بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ القمر: 17

"اور بلاشبہ یقیناً ہم نے بالکل آسان بنا دیا ہے (اس) قرآن کو سمجھنے کے لیے، تو کیا کوئی ہے نصیحت لینے والا"

تین رنگوں کی مدد سے گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے
ترجمۂ قرآن کا جدید اور منفرد انداز

مِصباحُ القرآن

وَمَالِيَ 23

پروفیسر عبد الرحمٰن طاہر

BAIT-UL-QURAN

بیتُ القرآن
لاھور - پاکستان
0092-321-8844845

جملہ حقوق بحق بیت القرآن (رجسٹرڈ) محفوظ ہیں
(A Company Registered U/S 42 of the Companies Act, 2017)

مصباحُ القرآن
وَمَالِیَ 23

پروفیسر عبد الرحمٰن طاہر
فاضل جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، ایم اے عربی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور
اُستاذ: انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ریسرچ اسکالرز ٹیم

مولانا عبد الرحمٰن اطہر
فاضل علوم اسلامیہ، ایم اے عربی و اسلامیات
سابق نائب مدیر تعلیم: مرکز ابن القاسم الاسلامی، ملتان

قاری محمد اکرم محمدی
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D اسکالر
اُستاذ: جامعہ اسلامیہ، مرکز جاوید بن اسماعیل، لاہور، پاکستان

ڈاکٹر حافظ سعید عمران
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D(ITC)UMT
لیکچرار: ICET، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

مدثر بن یوسف حجازی
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D اسکالر
لیکچرار: IER، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

محمد عابد رحمت
فاضل علوم اسلامیہ، M.Phil(ITC)UMT
لیکچرار: IER، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

حافظ محمد مستمر خان
فاضل علوم اسلامیہ، جامعہ اشرفیہ، لاہور
رجسٹرڈ پروف ریڈر، محکمہ اوقاف، پنجاب

ایڈیشن سوم، اشاعت اول .... جون 2023
ناشر .... بیت القرآن (رجسٹرڈ) لاہور، پاکستان
پرنٹر .... اعزاز الدین ٹی بی ایم پرنٹرز، لاہور، پاکستان

ادارہ "بیت القرآن" درحقیقت قرآن فہمی کی ایک عظیم تحریک ہے جس کا مقصد لوگوں تک اللہ کے کلام کو نہایت آسان اور عام فہم انداز میں پہنچانا ہے۔ زیر نظر ترجمہ "مصباح القرآن" تمام مسالک میں مقبولِ عام ہے جبکہ ادارہ "بیت القرآن" نصاب سازی کیلیے "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ" میں بطور "**Book Developer**" رجسٹرڈ ہے۔ ادارہ "بیت القرآن" اپنی مطبوعات امپورٹڈ کاغذ پر، انتہائی اعلیٰ اور دیدہ زیب پرنٹنگ کروا کر صرف اشاعت فنڈ وصول کرتا ہے، الحمد للہ۔
2001ء سے تاحال قرآن فہمی کے لیے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کا کام جاری وساری ہے، اللہ کی توفیق سے "مصباح القرآن" کی تکمیل کے بعد اب اس مشن کو منظم انداز میں سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور عوامی حلقوں میں پھیلانے کی اشد ضرورت ہے، لہٰذا اس عظیم مشن کو جاری رکھنے کے لیے آپ کا ہر ممکن تعاون درکار ہے، جزاکم اللہ خیراً۔

Account Title : Bait-ul-Quran, IBAN Account # PK65MUCB 0075 9525 6100 0334
MCB Bank, Upper Mall Branch, Lahore, Pakistan.

بیت القرآن
1-C سکندر علی روڈ، گلبرگ 2، لاہور
موبائل: **0092-321-8844845**
آفس: **0092-322-8844700** ایکسٹینشن: **115**
ویب سائیٹ: **www.bait-ul-quran.org**
ای میل: **info@bait-ul-quran.org**

برائے رابطہ: ڈسٹری بیوٹرز

کتاب سرائے، اُردو بازار، لاہور	0321-4163595
ادارہ صدائے اسلام اُردو بازار، لاہور	0335-1143822
البلاغ، مرکز G10، اسلام آباد	0300-5511552
دار السلام، مرکز F8، اسلام آباد	051-2281513
دار السلام، مین طارق روڈ، کراچی	0321-7796655
فضلی بک سپر مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی	021-32212991
مکتبہ اسلامیہ، کوتوالی روڈ، فیصل آباد	0300-0997826
مکتبہ اُمّ القریٰ، جناح پارک، رحیم یار خان	0303-2696753
البلاغ، چنگی نمبر 6، بوسن روڈ، ملتان	0300-6112240

حرف اوّل

قرآن مجید وحی الٰہی کا واحد نسخہ اور نمونہ ہے جو آج انسانیت کے پاس اسی زبان میں اور اسی متن کے ساتھ محفوظ ہے جو لوحِ محفوظ سے جبریل علیہ السلام کے ذریعے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا۔ یہ کتاب ہدایت ہے جو صاحب تقویٰ لوگوں کے لیے تزکیہ نفس، طمانیتِ قلب اور تطہیر دماغ کا فریضہ سر انجام دیتی ہے۔

قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ اسے آسان بنا کر پیش کیا گیا ہے تاکہ اس میں غور وفکر آسان ہو اور راہ عمل ہر ایک طالب ہدایت پر واضح ہو جائے۔

قرآن فہمی کے معلمِ اوّل تو خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر آپ کے درسِ قرآن کے فیض یافتگان نے پھر اس علم الوحی کو چہار دانگ عالم میں اس طرح پھیلادیا کہ پہلی صدی ہجری کے اختتام تک قرآن مجید کے فہم و تدبر کے متعدد مراکز 65 لاکھ مربع میل کے ممالک اور خطوں کے باسیوں میں اپنی خدمات پیش کررہے تھے۔ قرآنی علوم وفنون کا ایک ارتقائی سلسلہ ہے جو کہ گزشتہ چودہ صدیوں سے جاری ہے اور ان کی جوئے رواں دلوں اور دماغوں کی سرزمین کو سیراب کرتی ہوئی ایمان و عمل کے گل وگلزار کی شادابیاں پیش کر رہی ہے۔

پاکستان کی سرزمین بھی کتاب و سنت کی تعلیمات کے نفاذ کے لئے ایک عملی ماڈل کے طور پر حاصل کی گئی، مگر یہاں قرآن فہمی کے لئے وہ تگ و دو نہ ہوسکی جس کی عملاً ضرورت تھی، اس صورت حال کے پیش نظر یہاں ترجمہ قرآن اور قرآن فہمی کے مختلف مراکز قائم ہوئے، جن میں سے ایک موقر اور موثر ادارہ "بیت القرآن" بھی ہے۔ اس ادارے کے روح رواں محترم پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ترجمہ کو آسان اور سائنٹیفک انداز میں سکھانے اور پڑھانے کا ایک خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے، ان کی اس کوشش کے دو رنگ اور پیرائے ہمارے سامنے ہیں: ایک "مفتاح القرآن" کی شکل میں جب کہ دوسرا "مصباح القرآن" کے رنگ میں موجود ہے۔ فہم قرآن اور ترجمہ قرآن کے لحاظ سے ایک اسلوب مختلف الفاظ کو مختلف رنگوں میں پیش کر کے پھر انہی رنگوں میں ان کے معانی اور مطالب کو بیان کرنے کا ہے۔ مصنف موصوف نے بڑی مہارت اور علمی چابک دستی سے ان رنگوں کا سائنٹیفک استعمال کیا ہے۔ مجھے ان کے اس تجزیے سے اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے 65 فیصد الفاظ کو ہم اپنی روز مرہ زبان اردو میں استعمال کرتے ہیں۔ 20 فیصد وہ الفاظ ہیں جو قرآن مجید میں بہت تکرار سے استعمال ہوئے ہیں، یوں صرف 15 فیصد الفاظ ایسے رہ جاتے ہیں، جن پر خصوصی غور وفکر اور تدبر کی ضرورت ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف نے اپنے "مفتاح القرآن" والے منصوبے میں ان الفاظ کو بالترتیب مختلف رنگوں میں پیش کر کے ان کو سمجھنے میں آسانی کی راہ پیدا کی ہے۔ "مصباح القرآن" ترجمہ قرآن یقیناً ایک نئے اور مفید اسلوب سے آراستہ ہے یہ کوشش قرآنی مطالب کو عام کرنے اور ایک طالب قرآن کو اس کے معانی و مفہوم سے آشنا کرنے کی کامیاب کوشش ہے۔ "مصباح القرآن" میں ترجمہ قرآن کا جو اسلوب اختیار کیا گیا ہے، اس میں تین رنگوں میں تقسیم الفاظ قرآن کے معانی کو بھی "مفتاح القرآن" کے اصولوں کے مطابق انہی رنگوں میں قواعد کی تقسیم اور جوڑ توڑ کے پیرائے میں یوں درج کیا گیا ہے کہ کسی آیت شریفہ کا کوئی لفظ یا اِن لفظوں کے مزید کسی گرامر میں منقسم حصے کی تعیین، تشریح اور تفہیم بہت واضح، آسان، عام فہم اور دلچسپ ہوگئی ہے۔

اس صفحے کے مقابل صفحہ پر روز مرہ زندگی میں اردو زبان میں استعمال ہونے والے 65 فیصد الفاظ کو سیاہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے، تکرار کے ساتھ استعمال ہونے والے 20 فیصد الفاظ کو نیلا رنگ اور 15 فیصد دوسرے اہم الفاظ کو سرخ رنگ میں پیش کر کے ان کے فہم کے الگ الگ دائرے متعین کر دیئے ہیں تاکہ ایک اُستاد یا طالب قرآن ان کی مدد سے ان کا خصوصی فہم حاصل کرلے، میرے نزدیک انسانی ذہن کو گرامر کی گراں بار اصطلاحات میں اُلجھانے اور ان کی تعلیم کے ادق اور پیچیدہ اسلوب کی بجائے یہ ایک آسان اور سلیس طریق ہے جسے انسانی نفسیات کے مطلوبہ اسلوب کے مطابق پیش کر دیا گیا ہے۔

میں برادر عزیز پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر صاحب کی اس قرآنی کاوش کو ایک مفید اور انقلابی کوشش سمجھتا ہوں مجھے یقین ہے کہ "مصباح القرآن" کے اس نظام اور پروگرام کے ذریعے اردو خواں دنیا میں فہم قرآن کی ایک ایسی تحریک پیدا ہوگی جو عامۃ المسلمین میں عمل و تقویٰ اور صلاح و فلاح کا ایک نیا زاویہ فکر پیدا کرے گی۔ اہل خیر سے توقع ہے کہ اس علمی اور قرآنی اسلوب کی سرپرستی اور تعاون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور دین و دنیا کی حسنات کو حاصل کریں گے، اللہ تعالیٰ اس کاوش کی حفاظت فرمائے اور اس کی قبولیت اور افادیت کی راہیں ہموار فرمائے۔ آمین۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر (مرحوم)

سابق ڈپٹی ڈائریکٹر: الدعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

تقریظ

رسول اکرم ﷺ حکم الٰہی "يَاۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ" کے اولین مخاطب اور مصداق تھے۔ بعد ازاں فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ نبوی تلقین کو محبان رسول ﷺ نے ہر دور میں جاری رکھا اسی نبوی روایت کو جاری وساری رکھتے ہوئے عامۃ الناس میں قرآنی فہم عام کرنے، عمل کا جذبہ اُبھارنے کے لیے ذوق وشوق اور جہدِ مسلسل الاستاذ عبدالرحمن طاہر مدنی کا خاصہ ہے۔ "مصباح القرآن" پہلے ایک ایک پارے کی صورت میں اور اب پانچ پاروں کی شکل میں ان کی محنت، لگن اور اخلاص کا ثمر ہے۔ یقیناً ہزاروں لوگ قرآن مجید کے اس آسان طریقِ تفہیم سے قرآنی تعلیمات کو سمجھ رہے ہیں۔

قرآنِ عظیم ربِ کریم کی ایسی کتاب ہے جو سارے انسانوں کے لیے ہدایت، قیامت تک کے لیے موجود اور محفوظ۔ ہدایت کے ہر طلب گار کے لیے آسان فہم ہے جسے خالق کائنات نے کثافتوں اور ملاوٹوں سے پاک رکھا۔ جس کی تازگی اور شفافیت ساڑھے چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی برقرار ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ قیامت تک اس چشمۂ صافی سے پیاسوں نے سیراب ہونا ہے۔ گم کردہ راہ مسافروں نے نورِ ہدایت حاصل کر کے منزل کو پانا ہے۔

کتابِ ہدایت کے لیے حفاظت کا الٰہی بندوبست کچھ ایسا ہوا کہ نزول کے آغاز سے ہی اوراق میں محفوظ، سینوں میں محفوظ، ہر آیت اور ہر سورۃ محفوظ، اور یوں پورا قرآن محفوظ "ایک مثالی زندگی" کے شب وروز اور ماہ وسال میں آپ کی رفیقۂ حیات، یارغارِ رسول ﷺ کی بیٹی ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ کی گواہی "كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ" کی صورت جس پر "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" کی خدائی مہرِ تصدیق ثبت ہو چکی۔ مزید براں لاکھوں منوّر چہروں اور معطّر قلوب سے متصف صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین پر مشتمل ایمان افروز معاشرہ "آیاتِ قرآنیہ" کے موجود اور محفوظ ہونے کا عملی گواہ ہے۔ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ پہلے قرآنی سبق کے نزول کے ساتھ روزِ اول سے فلاحِ دارین کے لیے قرآنی تعلیمات کا فہم لازم اور عمل واجب قرار پایا۔ چنانچہ قرآنی تحفیظ و تعلیم، تفسیر و تفہیم اور تیسیر و تسہیل کا عمل ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اور اس سارے عمل نے ایک تحریک کی شکل اختیار کر لی، تفسیریں لکھی گئیں اور مختلف زبانوں میں قرآن کے ترجمے کیے گئے۔ برصغیر پاک وہند میں فارسی اور اردو ترجمہ کی روایت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی اور ان کے بیٹوں نے ڈالی۔ بعدہٗ اللہ کے بیسیوں بندوں نے لوگوں میں قرآن فہمی کے لیے عربی دانی کا ذوق وشوق پیدا کیا تاکہ اللہ کی کتاب کو براہ راست سمجھا جا سکے۔ گلی گلی، شہر شہر، قرآن وحدیث کی مبارک محفلیں برپا ہوئیں۔ عالم اسلام میں خاص طور پر اور کرۂ ارض پر عام طور پر جگہ جگہ یہ سلسلہ نہ صرف قائم ہے بلکہ روز افزوں ہے۔

اُردو جاننے اور بولنے والے قرآن فہمی کے لاکھوں شائقین کے لیے فہمِ قرآن کی ایک "طرح" جناب پروفیسر عبدالرحمن طاہر مدنی صاحب نے ڈالی ہے۔ "مصباح القرآن" میں اردو ترجمہ کو قرآن کے عربی متون کے بالمقابل تین رنگوں میں کچھ اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ قرآن کا فہم آسان تر ہو جاتا ہے۔ اردو خواں قاری قرآن اور عربی الفاظ سے کچھ یوں مانوس ہو تا جاتا ہے کہ عربی زبان سے اس کی "نفسیاتی وحشت" دور ہوتی جاتی ہے اور تسہیل کے رنگین اشاراتی اسلوب سے قرآن سینے میں اترنے لگتا ہے۔ موصوف کے ہاں قرآن کی تدریس و تفہیم کے لیے سفر وحضر، صبح وشام وقت کی کوئی قید نہیں ہے۔ جبکہ مسجدوں، کھلے پارکوں، تفریح گاہوں اور تعلیمی اداروں میں ان سے قرآن سیکھنے والے خواتین وحضرات سب ان کے شیدائی اور انکے حضور قرآن فہمی کے لیے ہمہ تن گوش رہتے ہیں۔ عام طور پر طباعت واشاعت کوئی آسان کام نہیں ہوتا، جبکہ "مصباح القرآن" جیسا مبارک کتابی سلسلہ اپنے اندر طباعت کے لحاظ سے بہت نزاکت رکھتا ہے۔ مہارت اور احتیاط کا متقاضی بھی ہے لیکن پروفیسر صاحب کے معاونین نے فنی مہارت اور مالی تعاون کے ساتھ اس ہدف کو ممکن الحصول بنا دیا ہے۔ "مصباح القرآن" کی طباعت واشاعت، فنی مہارت اور مالی تعاون کے ساتھ "مصباح القرآن" کے اس سلسلۂ اشاعت کو آسان بنانے والے یقیناً امت کے محسن اور سعید لوگ ہیں۔ اللہ کے حضور ان کی زندگیوں اور مالوں میں برکت کے لیے بے شمار دعائیں۔ بجا طور پر ریسرچ سکالرز کی ٹیم جناب محمد اکرم محمدی، حافظ سعید عمران، مدثر بن یوسف حجازی، تمام معاونین اور طباعتی واشاعتی ادارہ "بیت القرآن" اس صدقہ جاریہ کا معتبر ذریعہ ہیں۔ یقیناً محترم الاستاذ عبدالرحمن طاہر مدنی اس قرآنی قافلے کے سالار ہیں۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی کاوشوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور یہ سلسلہ کروڑوں اُردو خواں حضرات وخواتین کے لیے باعث ہدایت ورحمت بنتا رہے۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

ڈاکٹر شبیر احمد منصوری

پروفیسر مسند سیرت (ر) شعبہ اسلامیات، پنجاب یونیورسٹی لاہور

تقریظ

زیرنظر کتاب "مصباح القرآن" جو کہ پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر مدنی سلمہ اللہ نے مرتب کی ہے، چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کیا ہے۔
موصوف نے اس میں قرآن کریم کے ترجمہ کو رنگوں کی مدد سے سہل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے، تحت اللفظ اور بامحاورہ دونوں ترجمے کیے گئے ہیں، نیز حاشیہ پر قرآنی الفاظ کی وضاحت اور ان کے اردو میں استعمال کا طریقہ، عربی گرامر کے نکات ومسائل کو بھی خوبصورت انداز سے بیان کیا ہے۔
دعا ہے کہ اللہ جل شانہ موصوف کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، عوام الناس، علماء اور طلباء کے لیے اسے نافع بنائے اور موصوف کو اسی طرح قرآن کریم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

محتاج دعا

حافظ فضل الرحیم اشرفی
مہتمم جامعہ اشرفیہ، لاہور، پاکستان

تقریظ

پروفیسر عبدالرحمن طاہر صاحب حفظہ اللہ اُن فضلائے مدینہ یونیورسٹی میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے "الجامعۃ الاسلامیہ" سے فراغت اور سعودی حکومت کی طرف سے مبعوث ہونے کے بعد اپنے ملک پاکستان میں دینی خدمت کی خصوصی توفیق سے نوازا۔ فاضل موصوف نے قرآن کریم کے معانی ومطالب کو زیادہ سے زیادہ عام فہم بنانے کے لیے عام ڈگر سے ہٹ کر کچھ نئے تجربے کیے جس کی تفصیل آپ "عرض مرتب" میں ملاحظہ فرمائیں۔
پڑھنے والوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اسی طریقہ تعلیم کو کتابی شکل میں پیش کیا جائے تاکہ اس کا دائرہ استفادہ محدود نہ رہے، بلکہ وسیع سے وسیع تر ہو جائے اور ملک کے اطراف واکناف میں ہر جگہ قرآن فہمی کا سلسلہ اس کے ذریعے سے عام ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، موصوف حفظہ اللہ نے اس کے لیے پہلے دو کتابیں مرتب کیں، "مفتاح القرآن" اور "مصباح القرآن" دونوں کو اللہ تعالی نے قبولیت عامہ کے شرف سے نوازا۔
"مفتاح القرآن" میں عربی گرامر کو آسان انداز میں پیش کیا اور "مصباح القرآن" میں اس کے مطابق قرآن کریم کا لفظی ترجمہ اور دیگر وہ جدتیں شامل کیں جو قرآن کریم کے فہم کو آسان سے آسان تر کر دے جس کی بابت اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔
﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴾ القمر 17
ایک صفحے پر خانوں میں لفظی ترجمہ اور حاشیے میں مشکل الفاظ کی وضاحت، حل لغات اور صرفی تعلیل۔ اور دوسرے صفحے پر بامحاورہ ترجمہ ہے اور اس کے حاشیے میں قرآنی الفاظ کی اُردو میں استعمال کی وضاحت دی گئی ہے۔
اس طرح "مصباح القرآن" دو ترجموں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے، لفظی بھی اور بامحاورہ بھی اور دونوں صفحے الگ الگ فوائد کے حامل ہیں۔
اب پروفیسر صاحب نے اس کا نیا ایڈیشن تیار کیا ہے، اُمید ہے کہ وہ بہت پسند کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔
پروفیسر صاحب موصوف کی یہ عظیم قرآنی خدمت جس طرح عندالناس مقبول ہوئی ہے، اُمید ہے عنداللہ بھی درجہ قبولیت سے سرفرازی جائے گی اور ان کے لیے اور ان کے تمام معاونین کے لیے بھی ذخیرہ آخرت اور ذریعہ نجات ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ

حافظ صلاح الدین یوسف
مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

عرض مرتب

جنوری 1998ء کی بات ہے کہ مجھے "قرآن انسٹی ٹیوٹ سوسائٹی" کے زیر اہتمام گلبرگ لاہور میں قرآن فہمی کی کلاسز لینے کا موقع ملا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں نے گرامر کے ساتھ ساتھ علامتوں کی مدد سے ترجمۂ قرآن پڑھانے کا ایک سلسلہ شروع کیا، میں وائٹ بورڈ پر قرآنی آیت تحریر کر کے اس کے الفاظ میں موجود گرامر کی علامتوں کی وضاحت کرتا اور الفاظ کو جوڑ توڑ کے ذریعے خوب واضح کر دیتا کہ قرآن کے الفاظ تین اقسام پر مشتمل ہیں: اکثر الفاظ ہم روز مرّہ زندگی میں استعمال کرتے ہیں اور کچھ الفاظ بار بار استعمال ہو کر خود بخود یاد ہو جاتے ہیں اور بہت کم الفاظ ہیں جو نئے اور خالص عربی زبان کے الفاظ ہیں اور انہیں یاد کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے بعد ہر قسم کے قرآنی الفاظ کی شناخت کراتا، الحمدللہ اس طریقہ تدریس میں طلبہ نے خوب دلچسپی کا اظہار کیا۔

2001ء کے وسط میں انہی طلبہ میں سے ایک صاحب خیر طالب علم کے مشورے سے قرآن حکیم کی اشاعت اور خدمت کی غرض سے ادارہ "بیت القرآن" کی داغ بیل ڈال دی گئی۔

میں نے کام کا باقاعدہ آغاز کر دیا، اس سلسلے میں سب سے پہلے گرامر کی علامتوں کے گروپ بنا کر 36 اسباق پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی جو "مفتاح القرآن" کے نام سے شائع کی، اس کے بعد "مصباح القرآن" کے نام سے ایک ایسا ترجمۂ قرآن ترتیب دینا شروع کیا جس میں ان علامات کا عملی انطباق موجود ہو۔

"مصباح القرآن" کا یہ عظیم الشان پروجیکٹ 14 سال کی محنت شاقہ کے نتیجے میں 31 دسمبر 2014 کو پایۂ تکمیل تک پہنچا جو کہ الگ الگ پاروں کی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ الحمدللہ۔

"مصباح القرآن" کی پروف ریڈنگ کے کئی مراحل طے کیے گئے ہیں، ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ اس میں کوئی غلطی نہ رہنے پائے، تاہم انسان غلطیوں سے مبرا ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا کیونکہ کوتاہیوں سے مبرا ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔

آئندہ صفحہ پر "مصباح القرآن" سے استفادہ کرنے کا طریقہ بتا دیا گیا ہے، اگر اس طریقہ کو پیش نظر رکھ کر استفادہ کیا جائے تو ان شاء اللہ نتائج حوصلہ افزا نکلیں گے۔

میرے خیال میں "مصباح القرآن" اپنے منفرد اسلوب کی وجہ سے برصغیر پاک و ہند میں شائع ہونے والے تمام تراجم میں سے آسان ترین اور عام فہم ترجمہ ہے، اللہ تعالیٰ اسے اُمتِ اسلامیہ کے لیے نافع اور مقبول عام فرمائے۔ آمین۔

میں تمام معاونین کا شکر گزار ہوں اور خاص طور پر "بیت القرآن ریسرچ ٹیم" کا کہ جن کی ہر مرحلے میں میرے ساتھ معاونت رہی ہے اور یہ عظیم کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ آخر میں میری استفادہ کرنے والے تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ میرے لیے، میرے والدین، میرے اساتذہ، اہل خانہ، بیت القرآن ریسرچ ٹیم اور اس کار خیر میں معاونت کرنے والے تمام افراد کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اجر و مغفرت سے نوازے، آمین۔

عبد الرحمٰن طاہر

فاضل جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، ایم اے عربی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور
اُستاد: انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی، قائد اعظم کیمپس لاہور، پاکستان

”مصباح القرآن“ سے استفادہ کرنے کا طریقہ

قارئین کی سہولت کے پیشِ نظر ”مصباح القرآن“ میں ترجمۂ قرآن سکھانے کے دو مختلف اسلوب اختیار کیے گئے ہیں۔

1. دائیں طرف پہلے صفحہ پر قرآنی الفاظ کو الگ الگ (Break up) کر کے خانوں میں درج کیا گیا ہے، ہر لفظ کے اجزاء کو الگ الگ رنگ دے کر ترجمہ واضح کیا گیا ہے، اگر کسی لفظ میں ایک علامت استعمال ہوئی ہے تو اسے سرخ رنگ اور دو علامتوں کی صورت میں دوسری علامت کو نیلے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے اور ترجمہ میں رنگوں کا استعمال قرآنی الفاظ کے رنگوں کے مطابق کیا گیا ہے، بعض الفاظ کی ضروری وضاحت بھی حاشیہ میں کر دی گئی ہے، اس صفحہ پر استعمال ہونے والی علامات کی تفصیلات ”مفتاح القرآن“ (لانگ کورس) اور ”معلم القرآن“ (شارٹ کورس) میں بیان کی جا چکی ہیں، اگر ”مصباح القرآن“ کے مطالعہ سے قبل ”مفتاح القرآن“ اور ”معلم القرآن“ کی ان علامات کو سمجھ لیا جائے تو قرآن فہمی میں بہتر نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔

2. بائیں طرف دوسرے صفحے پر قرآنی الفاظ کو تین مختلف رنگوں میں پیش کیا گیا ہے۔

پہلی قسم اُن الفاظ کی ہے جنہیں ہم روز مرّہ زندگی میں بالکل اُسی طرح یا معمولی فرق کے ساتھ اُردو بول چال میں استعمال کرتے ہیں اور ایسے الفاظ کم و بیش 65 فیصد ہیں۔ اِن الفاظ کو سیاہ رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے اور اِن کے اُردو میں استعمال کی وضاحت اسی صفحہ کے حاشیے پر کر دی گئی ہے۔

دوسری قسم کے الفاظ وہ ہیں جو اُردو میں استعمال نہیں ہوتے البتہ کثرتِ استعمال کے باعث خود بخود یاد ہو جاتے ہیں اُن کے بارے میں بہت فکرمندی کی ضرورت نہیں، یہ الفاظ اندازاً 20 فیصد ہیں اور اِنہیں نیلے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

تیسری قسم کے الفاظ وہ ہیں جو خالصتاً عربی زبان کے ہیں اور بالکل نئے ہیں اُنہیں خوب یاد کرنے کی ضرورت ہے، ایسے الفاظ تقریباً 15 فیصد ہیں اور ان کو سرخ رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

اس صفحہ کا ترجمہ بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ترجمہ میں رنگ قرآنی الفاظ کے رنگوں کے مطابق دیئے گئے ہیں، البتہ جو الفاظ ترجمہ کی وضاحت کیلئے استعمال ہوئے ہیں اُنہیں بریکٹ میں دیا گیا ہے۔

اگر سیاہ الفاظ کے اُردو میں استعمال پر غور کر لیا جائے، نیلے الفاظ جو کہ بار بار استعمال ہو کر خود بخود ہی یاد ہو جاتے ہیں اور صرف سرخ الفاظ یاد کر لیے جائیں تو یقیناً قرآن فہمی میں نہایت آسانی ہو جاتی ہے اور اس طریقہ سے ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary) کی کمی کا مسئلہ بھی تقریباً حل ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

وَ	مَا	لِيَ	لَآ	اَعْبُدُ	الَّذِيْ
اور	کیا (ہے)	مجھ کو	(کہ) نہ	میں عبادت کروں	(اس کی) جس نے

فَطَرَنِيْ [1]	وَ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ [2] (22)	ءَ	اَتَّخِذُ
مجھے پیدا کیا	اور	اسی کی طرف	تم سب لوٹائے جاؤ گے	کیا	میں بنالوں

مِنْ دُوْنِهٖٓ [3]	اٰلِهَةً [4]	اِنْ	يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ [1][5]	بِضُرٍّ [6][7]
اس کے سوا	(ایسے) معبود	اگر	وہ رحمان میرے ساتھ ارادہ کرے	کسی نقصان کا

لَّا تُغْنِ [5][8]	عَنِّيْ	شَفَاعَتُهُمْ	شَيْـًٔا	وَّلَا
(تو) نہیں کام آئے گی	مجھ سے	ان کی سفارش	کچھ بھی	اور نہیں

يُنْقِذُوْنِ [5] ج (23)	اِنِّيْٓ	اِذًا [9]	لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (24)
وہ سب چھڑا سکیں گے مجھے	بے شک میں	اس وقت	یقیناً کھلی گمراہی میں (ہوں گا)

اِنِّيْٓ	اٰمَنْتُ	بِرَبِّكُمْ [6]	فَاسْمَعُوْنِ [5] ط (25)	قِيْلَ
بے شک میں	میں ایمان لایا ہوں	تمہارے رب پر	سو تم سب سنو مجھ سے	کہا گیا

ادْخُلِ	الْجَنَّةَ ط [8][10]	قَالَ	يٰلَيْتَ	قَوْمِيْ	يَعْلَمُوْنَ لا (26)
تو داخل ہو جا	جنت (میں)	اس نے کہا	اے کاش	میری قوم	وہ سب جانتے

بِمَا [6]	غَفَرَ	لِيْ	رَبِّيْ	وَ	جَعَلَنِيْ [1]
(اس) کو کہ	بخش دیا	مجھ کو	میرے رب نے	اور	اس نے بنایا مجھے

مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ (27)	وَمَآ	اَنْزَلْنَا	عَلٰى قَوْمِهٖ	مِنْۢ بَعْدِهٖ [3]
معزز لوگوں میں سے	اور نہیں	ہم نے اتارا	اس کی قوم پر	اس کے بعد

مِنْ جُنْدٍ [3][7]	مِّنَ السَّمَآءِ	وَمَا	كُنَّا	مُنْزِلِيْنَ [11] (28)
کوئی لشکر	آسمان سے	اور نہ	تھے ہم	اُتارنے والے (ہی)

اِنْ [12]	كَانَتْ [8]	اِلَّا	صَيْحَةً وَّاحِدَةً [8]	فَاِذَا [9]
نہیں	تھی	مگر	ایک چیخ	پس اچانک

هُمْ	خٰمِدُوْنَ [13] (29)	يٰحَسْرَةً [8]	عَلَى الْعِبَادِ ج
وہ سب	سب بجھے ہوئے (تھے)	ہائے افسوس	(ان) بندوں پر

وقف غفران

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے

2 فعل کے شروع میں علامت تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

3 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

4 یہاں ةً واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ یہ جمع کے لیے ہے۔

5 يُرِدْنِ، تُغْنِ، يُنْقِذُوْنِ، فَاسْمَعُوْنِ در اصل يُرِدْنِيْ، تُغْنِيْ، يُنْقِذُوْنِيْ، فَاسْمَعُوْنِيْ تھے تخفیف کیلیے آخر سے ی حذف کی گئی ہے۔

6 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ کیا جاتا ہے۔

7 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

8 تَ، ةَ اور تْ مؤنث کی علامتیں ہیں۔

9 اِذْ، اِذَا کا ترجمہ جب، اچانک اور اِذًا کا ترجمہ تب اور کبھی اس وقت ہوتا ہے۔

10 مفسرین نے لکھا ہے جب اس نے توحید کی دعوت دی تو لوگ اس پر پل پڑے اور اسے شہید کر دیا شہادت ہوتے ہی اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں داخلے کی اجازت دے دی گئی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں اُڑتی پھرتی ہیں۔

11 یعنی ہم نے اُن کو تباہ کرنے کے لیے آسمان سے فرشتوں کی کوئی فوج نہیں اتاری اور نہ ہمیں اُسکے اتارنے کی ضرورت تھی۔

12 اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آرہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

13 حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک زور کی چیخ ماری جس کی وجہ سے سب مر گئے۔

الجزء 23

قرآنی متن	اردو ترجمہ
وَمَالِيَ لَآ اَعۡبُدُ	اور مجھے کیا ہے (کہ) میں (اس کی) عبادت نہ کروں
الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ	جس نے مجھے پیدا کیا
وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿22﴾	اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ ﴿22﴾
ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ	کیا میں اس کے سوا (ایسے) معبود بنالوں، (کہ) اگر
يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ	رحمان میرے ساتھ کسی نقصان کا ارادہ کرے (تو)
لَّا تُغۡنِ عَنِّىۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا	ان کی سفارش میرے کچھ بھی کام نہیں آئے گی
وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ ﴿23﴾	اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں گے۔ ﴿23﴾
اِنِّىۡۤ اِذًا لَّفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿24﴾	بیشک میں اس وقت یقیناً کھلی گمراہی میں ہوں گا۔ ﴿24﴾
اِنِّىۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ	بے شک میں تمہارے رب پر ایمان لایا ہوں
فَاسۡمَعُوۡنِ ﴿25﴾	سو مجھ سے سنو۔ ﴿25﴾
قِيۡلَ ادۡخُلِ الۡجَـنَّةَ ؕ قَالَ	کہا گیا تو اس جنت میں داخل ہو جا، اس نے کہا
يٰلَيۡتَ قَوۡمِىۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿26﴾	اے کاش میری قوم (کے لوگ) جان لیتے۔ ﴿26﴾
بِمَا غَفَرَ لِىۡ رَبِّىۡ	اس (بات) کو کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا
وَجَعَلَنِىۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ ﴿27﴾	اور اس نے مجھے معزز لوگوں میں سے بنا دیا۔ ﴿27﴾
وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ	اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر نہیں اتارا
مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ	آسمان سے کوئی لشکر
وَمَا كُنَّا مُنۡزِلِيۡنَ ﴿28﴾	اور نہ ہی ہم اتارنے والے تھے۔ ﴿28﴾
اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً	نہیں تھی مگر ایک چیخ
فَاِذَا هُمۡ خٰمِدُوۡنَ ﴿29﴾	پس اچانک وہ سب بجھے ہوئے تھے۔ ﴿29﴾
يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ	ہائے افسوس (ان) بندوں پر

وقف غفران

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ	: رحم وکرم، شان وشوکت۔
لَآ	: لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
اَعۡبُدُ	: عبد، عابد، معبود، عبادت۔
اِلَيۡهِ	: مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
تُرۡجَعُوۡنَ	: رجوع، راجع، رجعت پسندی
اَتَّخِذُ	: اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
يُّرِدۡنِ	: ارادہ، مرید، مراد۔
بِضُرٍّ	: مضر صحت، ضرر رساں۔
تُغۡنِ	: غنی، مستغنی، اغنیا۔
شَفَاعَتُهُمۡ	: شفاعت، شفیع المذنبین۔
شَيۡـًٔا	: شئے، اشیائے خورد ونوش۔
ضَلٰلٍ	: ضلالت وگمراہی۔
مُّبِيۡنٍ	: بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر
اٰمَنۡتُ	: ایمان، مومن، امن۔
فَاسۡمَعُوۡنِ	: سمع وبصر، آلہ سماعت، سامع۔
قِيۡلَ	: قول، مقولہ، اقوال زرّیں۔
ادۡخُلِ	: داخل، دخول، داخلہ۔
قَوۡمِىۡ	: قوم، قومیت، اقوام۔
يَعۡلَمُوۡنَ	: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
غَفَرَ لِىۡ	: مغفرت، استغفار، استغفر اللہ
مِنَ	: منجانب، من حیث القوم۔
الۡمُكۡرَمِيۡنَ	: کرم، اکرام، تکریم، محترم ومکرم
اَنۡزَلۡنَا	: نازل، نزول، منزل من اللہ۔
عَلٰى	: علیحدہ، علی العموم۔
بَعۡدِهٖ	: بعد از طعام، بعد از نماز عشا
السَّمَآءِ	: کتب سماویہ، ارض وسما۔
اِلَّا	: الاماشاءاللہ، الّا قلیل۔
وَّاحِدَةً	: واحد، احد، توحید، موحد۔
يٰحَسۡرَةً	: حسرت، حسرت انگیز۔
الۡعِبَادِ	: عبد، معبود، عبادت، عبودیت

مَا [1]	يَاْتِيْهِمْ	مِّنْ رَّسُوْلٍ [2][3]	اِلَّا	كَانُوْا	بِهٖ
نہیں	وہ آتا تھا ان کے پاس	کوئی رسول	مگر	تھے وہ سب	اس کے ساتھ

يَسْتَهْزِءُوْنَ (30)	اَ [4]	لَمْ يَرَوْا [5]	كَمْ	اَهْلَكْنَا [6]
وہ سب استہزاء کرتے رہے	کیا	نہیں اُن سب نے دیکھا	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں

قَبْلَهُمْ	مِّنَ الْقُرُوْنِ [1]	اَنَّهُمْ	اِلَيْهِمْ	لَا يَرْجِعُوْنَ [7] (31) ط
ان (سے) پہلے	اُمتیں	کہ بیشک وہ	ان کی طرف	نہیں وہ سب لوٹیں گے

وَ	اِنْ [8]	كُلٌّ	لَّمَّا	جَمِيْعٌ	لَّدَيْنَا
اور	نہیں (ہیں)	سب	مگر	اکٹھے	ہمارے پاس

ع 2 20 1

مُحْضَرُوْنَ [9] (32) ع	وَاٰيَةٌ [10][3]	لَّهُمُ	الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ [10] ج
سب حاضر کیے جانے والے (ہیں)	اور ایک نشانی	ان کے لیے	مردہ زمین ہے

اَحْيَيْنٰهَا [6]	وَ	اَخْرَجْنَا [6]	مِنْهَا	حَبًّا
ہم نے زندہ کر دیا اسے	اور	ہم نے نکالا	اس سے	دانہ (یعنی اناج)

فَمِنْهُ	يَاْكُلُوْنَ (33)	وَ	جَعَلْنَا [6]	فِيْهَا	جَنّٰتٍ [10]
تو اس میں سے	وہ سب کھاتے ہیں	اور	ہم نے بنائے	اس میں	کئی باغ

مِّنْ نَّخِيْلٍ	وَّ	اَعْنَابٍ	وَّ	فَجَّرْنَا [6]	فِيْهَا
کھجوروں سے	اور	انگوروں (سے)	اور	ہم نے پھاڑ نکالے	ان میں

مِنَ الْعُيُوْنِ [2] (34) لا	لِيَاْكُلُوْا [11]	مِنْ ثَمَرِهٖ لا	وَمَا	عَمِلَتْهُ [10]
چشمے	تاکہ وہ سب کھائیں	اس کے پھل سے	حالانکہ نہیں	بنایا اسے

اَيْدِيْهِمْ ط	اَفَلَا [12]	يَشْكُرُوْنَ (35)	سُبْحٰنَ	الَّذِيْ
ان کے ہاتھوں نے	تو (بھلا) کیا نہیں	وہ سب شکر کرتے	پاک (ہے)	(وہ ذات) جس نے

خَلَقَ	الْاَزْوَاجَ [13]	كُلَّهَا	مِمَّا [1][14]	تُنْۢبِتُ [10]	الْاَرْضُ
پیدا کیے	جوڑے	وہ سب	(ان) میں سے جو	اُگاتی ہے	زمین

وَ	مِنْ اَنْفُسِهِمْ	وَ	مِمَّا [1][14]	لَا يَعْلَمُوْنَ [7] (36)
اور	خود ان سے (بھی)	اور	(ان چیزوں) سے (بھی) جنہیں	نہیں وہ سب جانتے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[2] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[3] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[4] علامت "أ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے۔

[5] لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے اس لیے ترجمہ وہ کی بجائے اُن کیا گیا ہے۔

[6] نا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[7] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[8] اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے یہاں لَمَّا بمعنی اِلَّا ہے۔

[9] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[10] ات، ۃ، ة اور تْ مؤنث کی علامتیں ہیں ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[11] فعل کے شروع میں لِ کا ترجمہ عموماً تاکہ اور کبھی چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

[12] "أ" کے بعد اگر وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] الْاَزْوَاجَ جوڑے کا اطلاق نر اور مادہ دونوں پر ہوتا ہے کیونکہ دونوں جوڑے کے ممبر ہوتے ہیں اسکا ایک معنی اقسام بھی ہے یعنی آپس میں مماثلت رکھنے والی انواع واقسام کی چیزوں کے لیے بھی آتا ہے خواہ ہمیں اُن کا علم ہو یا نہ ہو۔

[14] مِمَّا دراصل مِنْ + مَا کا مجموعہ ہے۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ	(کہ) ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا رہا
اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿30﴾	مگر وہ اسکے ساتھ استہزاء کرتے رہے تھے۔ ﴿30﴾
اَلَمْ يَرَوْا كَمْ	کیا انہوں نے دیکھا نہیں (کہ) کتنی
اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ	اُمتیں ہم نے ان سے پہلے ہلاک کر دیں
اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿31﴾	کہ بیشک (اب) وہ ان کی طرف نہیں لوٹیں گے۔ ﴿31﴾
وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ	اور نہیں ہیں سب مگر اکٹھے
لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿32﴾ ع 2 / 20 / 1	ہمارے پاس حاضر کیے جانے والے ہیں۔ ﴿32﴾
وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ	اور انکے لیے مردہ زمین (ہماری قدرت کی) ایک نشانی ہے
اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا	ہم نے (پانی برسا کر) اسے زندہ کر دیا اور ہم نے اس سے نکالا
حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿33﴾	دانہ (یعنی اناج) تو وہ اس میں سے کھاتے ہیں۔ ﴿33﴾
وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ	اور ہم نے اس میں کئی باغ بنائے
مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ	کھجوروں اور انگوروں سے
وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿34﴾	اور ہم نے ان میں چشمے پھاڑ نکالے۔ ﴿34﴾
لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ	تاکہ وہ اس کے پھل میں سے کھائیں
وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ	حالانکہ اسے ان کے ہاتھوں نے تو نہیں بنایا
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿35﴾	تو (بھلا) کیا وہ (نعمتوں کا) شکر ادا نہیں کرتے۔ ﴿35﴾
سُبْحٰنَ الَّذِيْ	پاک ہے وہ (ذات) جس نے
خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا	وہ سب کے سب جوڑے پیدا کیے ان (چیزوں) سے جو (بھی)
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ	زمین اگاتی ہے، اور خود ان سے
وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿36﴾	اور ان چیزوں سے (بھی) جنہیں وہ نہیں جانتے۔ ﴿36﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

يَسْتَهْزِءُوْنَ	: استہزاء کرنا۔
يَرَوْا	: رویت ہلال، مرئی و غیر مرئی اشیا
اَهْلَكْنَا	: ہلاک، ہلاکت، مہلک۔
قَبْلَهُمْ	: قبل از وقت، قبل الکلام۔
الْقُرُوْنِ	: قرون اولیٰ۔
اِلَيْهِمْ	: مکتوب الیہ، الداعی الی الخیر۔
يَرْجِعُوْنَ	: رجوع، راجع، رجعت پسندی
كُلٌّ	: کل نمبر، کل تعداد۔
جَمِيْعٌ	: جمع، جامع، مجمع، اجتماع۔
مُحْضَرُوْنَ	: حاضر، حاضری، استحضار۔
الْاَرْضُ	: ارض و سما، قطعہ اراضی۔
الْمَيْتَةُ	: موت و حیات، میت۔
اَحْيَيْنٰهَا	: احیائے سنت، حیات جاوداں۔
اَخْرَجْنَا	: خارج، خروج، اخراج۔
حَبًّا	: حبہ حبہ پائی پائی، حب کبد نوشادری
فَمِنْهُ	: منجانب، من حیث القوم۔
يَاْكُلُوْنَ	: اکل و شرب، ماکولات۔
نَخِيْلٍ	: نخلستان۔
ثَمَرِهٖ	: ثمر، ثمرات۔
عَمِلَتْهُ	: عمل، عامل، معمول، معمولات۔
اَيْدِيْهِمْ	: ید بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
يَشْكُرُوْنَ	: شکر، شاکر، اظہار تشکر۔
سُبْحٰنَ	: تسبیح، تسبیحات، سبحان اللہ۔
خَلَقَ	: خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
الْاَزْوَاجَ	: زوجہ، زوجیت، ازدواجی زندگی
تُنْۢبِتُ	: نباتات و جمادات۔
الْاَرْضُ	: ارض و سماء، قطعہ اراضی۔
اَنْفُسِهِمْ	: نفس، نفسا نفسی۔
لَا	: لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
يَعْلَمُوْنَ	: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔

وَ	اٰيَةٌ [1][2]	لَّهُمُ [3]	الَّيْلُ ۚ	نَسْلَخُ	مِنْهُ
اور	ایک نشانی	ان کے لیے	رات (ہے)	(کہ) ہم کھینچ لیتے ہیں	اس میں سے

النَّهَارَ	فَاِذَا [4]	هُمْ [5]	مُّظْلِمُوْنَ [6] ﴿37﴾ لا	وَ
دن کو	تو اچانک	وہ سب	سب اندھیرے میں رہ جانے والے (ہوتے ہیں)	اور

الشَّمْسُ	تَجْرِيْ [7]	لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ [8][3]	ذٰلِكَ [9]	تَقْدِيْرُ
سورج	چل رہا ہے	اپنے مقرر راستے پر	یہ	اندازہ (ہے)

الْعَزِيْزِ	الْعَلِيْمِ ﴿38﴾ ۭ	وَالْقَمَرَ	قَدَّرْنٰهُ	مَنَازِلَ
نہایت غالب	خوب جاننے والے (کا)	اور چاند	ہم نے مقرر کر دیں اس کی	منزلیں

حَتّٰى	عَادَ [10]	كَالْعُرْجُوْنِ	الْقَدِيْمِ ﴿39﴾
یہاں تک کہ	وہ دوبارہ ہو جاتا ہے	کھجور کی ٹیڑھی ٹہنی کی طرح	پرانی

لَا الشَّمْسُ	يَنْۢبَغِيْ [11]	لَهَآ [3]	اَنْ	تُدْرِكَ [7]	الْقَمَرَ
نہ سورج	لائق ہے	اس کے لیے	کہ	وہ جا پکڑے	چاند کو

وَلَا	الَّيْلُ	سَابِقُ [12]	النَّهَارِ ۭ	وَكُلٌّ
اور نہ	رات	پہل کرنے والی ہے	دن سے	اور سب

فِيْ فَلَكٍ	يَّسْبَحُوْنَ ﴿40﴾	وَ	اٰيَةٌ [1][2]	لَّهُمْ [3]
(اپنے اپنے) مدار میں	وہ سب تیرتے پھرتے ہیں	اور	ایک نشانی	ان کے لیے

اَنَّا [13]	حَمَلْنَا	ذُرِّيَّتَهُمْ	فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿41﴾ لا
(یہ ہے) کہ بیشک ہم	ہم نے سوار کیا	ان کی اولاد کو	بھری کشتی میں

وَ	خَلَقْنَا	لَهُمْ [3]	مِّنْ مِّثْلِهٖ [14]	مَا
اور	ہم نے پیدا کیں	ان کے لیے	اس کی مثل	جن (پر)

يَرْكَبُوْنَ ﴿42﴾	وَ	اِنْ	نَّشَاْ	نُغْرِقْهُمْ
وہ سب سوار ہوتے ہیں	اور	اگر	ہم چاہیں	ہم غرق کر دیں انہیں

فَلَا صَرِيْخَ	لَهُمْ [3]	وَلَا	هُمْ [5]	يُنْقَذُوْنَ ﴿43﴾ لا
پھر نہ کوئی فریاد رس ہو	ان کا	اور نہ	وہ سب	وہ سب بچائے جائیں گے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 ۃ اسم کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

2 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

3 لَھُمْ اور لَھَا میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہوتا ہے۔

4 اِذَا کا ترجمہ عموماً جب اور کبھی اچانک بھی کیا جاتا ہے۔

5 علامت ھُمْ اگر الگ استعمال ہو تو ترجمہ وہ سب کیا جاتا ہے۔

6 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنیوالے کا مفہوم ہوتا ہے۔

7 تَ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

8 مُسْتَقَرّ کے تین مفہوم ہو سکتے ہیں۔

1: یعنی اپنے مقررہ مدار پر چل رہا ہے۔

2: یعنی قیامت تک چلتا رہے گا جب قیامت آئے گی تو وہ ٹھہر جائے گا۔

3: یعنی اپنے ٹھہرنے کے مقام تک چلتا رہے گا اور حدیث کے مطابق سورج کے ٹھہرنے کا مقام اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے ہے یہ تینوں مفہوم اپنی اپنی جگہ درست ہیں۔

9 ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہوتا ہے کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

10 یہ فعل ماضی ہے ضرورتاً ترجمہ حال میں کیا جارہا ہے۔

11 یہاں یَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

12 فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے یہ اسم مذکر ہے ضرورتاً ترجمہ مؤنث میں کیا گیا ہے

13 اَنَّا دراصل اَنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون حذف ہے۔

14 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ	اور ان کے لیے ایک نشانی رات (بھی) ہے (کہ)
نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ	ہم اس میں سے دن کو کھینچ لیتے ہیں تو اچانک وہ
مُّظْلِمُوْنَ ۙ﴿37﴾	اندھیرے میں رہ جانے والے ہوتے ہیں۔ ﴿37﴾
وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ	اور سورج اپنے ٹھکانے (پر پہنچنے) کے لیے چل رہا ہے
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؕ﴿38﴾	یہ نہایت غالب خوب جاننے والے کا اندازہ ہے۔ ﴿38﴾
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ	اور چاند ہم نے اس کی منزلیں مقرر کر دیں ہیں
حَتّٰى عَادَ	یہاں تک کہ (گھٹتے گھٹتے) وہ دوبارہ ہو جاتا ہے
كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿39﴾	کھجور کی پرانی ٹیڑھی ٹہنی کی طرح۔ ﴿39﴾
لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ	نہ سورج لائق ہے اسکے لیے (یعنی سورج کے لیے ممکن نہیں)
اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ	کہ وہ چاند کو جا پکڑے (یعنی دونوں ایک منزل میں آجائیں)
وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ	اور نہ رات دن سے پہل کرنے والی ہے
وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿40﴾	اور سب (اپنے اپنے) مدار میں تیرتے پھرتے ہیں ﴿40﴾
وَاٰيَةٌ لَّهُمْ	اور ان کے لیے ایک نشانی (یہ بھی) ہے
اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ	کہ بیشک ہم نے ان کی اولاد کو سوار کیا
فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۙ﴿41﴾	بھری ہوئی کشتی میں۔ ﴿41﴾
وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ	اور ہم نے انکے لیے اسکی مثل (اور سواریاں) پیدا کیں
مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿42﴾	جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔ ﴿42﴾
وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ	اور اگر ہم چاہیں (جب وہ سوار ہوں تو) ہم انہیں غرق کر دیں
فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ	پھر نہ ان کے لیے کوئی فریاد رس
وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۙ﴿43﴾	اور نہ وہ بچائے جائیں۔ ﴿43﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
اٰيَةٌ : آیت، آیات قرآنی۔
الَّيْلُ : لیل ونہار، لیلۃ القدر۔
مِنْهُ : منجانب، من حیث القوم۔
مُّظْلِمُوْنَ : ظلمت، بحر ظلمات۔
تَجْرِيْ : جاری وساری، اجرا۔
لِمُسْتَقَرٍّ : مستقر، قرار گاہ (چھاونی)۔
تَقْدِيْرُ : مقدار، بقدرِ ضرور، تقدیر۔
الْعَلِيْمِ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
مَنَازِلَ : منزل، منازل۔
حَتّٰى : حتیٰ کہ، حتی الامکان۔
عَادَ : اعادہ، عود کر آنا۔
كَالْعُرْجُوْنِ : کماحقہ، کالعدم، عوام کالانعام
الْقَدِيْمِ : آثار قدیمہ، جدید وقدیم۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
الشَّمْسُ : شمس وقمر، شمسی توانائی۔
الْقَمَرَ : قمری مہینہ، شمس وقمر۔
سَابِقُ : سبقت، سابقہ، حسب سابق
النَّهَارِ : نہار منہ، لیل ونہار۔
كُلٌّ : کل نمبر، کل کائنات۔
حَمَلْنَا : حمل، حامل، حاملہ عورت۔
ذُرِّيَّتَهُمْ : ذریت آدم، ذریت ابلیس۔
فِيْ : فی الحال، اظہار مافی الضمیر۔
خَلَقْنَا : خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
مِّثْلِهٖ : مثل، مثالیں، امثلہ، تمثیل۔
مَا : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
نَّشَاْ : ماشاءاللہ، مشیت الٰہی۔
نُغْرِقْهُمْ : غرق، غرقاب، مستغرق۔
لَا : لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اِلَّا	رَحْمَةً [1]	مِّنَّا [2]	وَمَتَاعًا	اِلٰى حِيْنٍ [3] (44)	وَاِذَا
مگر	رحمت	ہماری طرف سے	اور فائدہ	ایک مدت تک	اور جب

قِيْلَ [4]	لَهُمُ	اتَّقُوْا	مَا	بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ [5]
کہا جائے	ان سے	تم سب بچو	جو	تمہارے ہاتھوں کے درمیان (یعنی سامنے)

وَمَا	خَلْفَكُمْ [5]	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ [6] (45)	وَمَا
اور جو	تمہارے پیچھے (ہے)	تاکہ تم	تم سب رحم کیے جاؤ	اور نہیں

تَاْتِيْهِمْ [1]	مِّنْ اٰيَةٍ [8][7][1]	مِّنْ اٰيٰتِ [1]	رَبِّهِمْ	اِلَّا
آتی ان کے پاس	کوئی نشانی	نشانیوں میں سے	ان کے رب کی	مگر

كَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِيْنَ [9] (46)	وَاِذَا	قِيْلَ [4]
وہ سب ہوتے ہیں	ان سے	سب منہ پھیرنے والے	اور جب	کہا جائے

لَهُمْ	اَنْفِقُوْا	مِمَّا [10]	رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ	قَالَ [11]
ان سے	تم سب خرچ کرو	(اس) میں سے جو	رزق دیا ہے تمہیں اللہ نے	کہتے ہیں

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اَ	نُطْعِمُ
(وہ لوگ) جن	سب نے کفر کیا	(ان) سے جو	سب ایمان لائے	کیا	ہم کھلائیں

مَنْ	لَّوْ	يَشَآءُ اللّٰهُ [12]	اَطْعَمَهٗٓ ۖ [13]	اِنْ اَنْتُمْ [14]	اِلَّا
جسے	اگر	اللہ چاہتا	(تو) اُسے کھلا دیتا	نہیں (ہو) تم	مگر

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (47)	وَيَقُوْلُوْنَ	مَتٰى	هٰذَا الْوَعْدُ	اِنْ
واضح گمراہی میں	اور وہ سب کہتے ہیں	کب (ہوگا)	یہ وعدہ	اگر

كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ (48)	مَا	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّا	صَيْحَةً وَّاحِدَةً [1]
ہو تم	سب سچے	نہیں	وہ سب انتظار کر رہے	مگر	ایک زور دار آواز کا

تَاْخُذُهُمْ [1]	وَهُمْ [15]	يَخِصِّمُوْنَ [16] (49)	فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
(جو) آپکڑے گی انہیں	جبکہ وہ سب	وہ سب جھگڑ رہے ہونگے	پھر نہ وہ سب طاقت رکھیں گے

تَوْصِيَةً [1][8]	وَّلَآ	اِلٰٓى اَهْلِهِمْ	يَرْجِعُوْنَ (50) ع
کسی وصیت کی	اور نہ	اپنے گھر والوں کی طرف	وہ سب واپس جاسکیں گے

ع 3 18 2

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 ۃ، ـۃ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

2 مِنَّا دراصل مِنْ + نَا کا مجموعہ ہے۔

3 ایک مدت سے مراد موت یا قیامت تک ہے

4 قِيْلَ دراصل قُوِلَ تھا گرامر کے اصول کے مطابق وٗ کی زیر پچھلے حرف کو دے کر اُسے یٰ سے بدلا جاتا ہے۔

5 كُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے

6 شروع میں تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

7 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

8 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

9 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

10 مِمَّا دراصل مِنْ + مَا کا مجموعہ ہے۔

11 قَالَ فعل ماضی ہے ضرورتاً ترجمہ حال میں کیا گیا ہے اور یہ فعل واحد ہے سیاق وسباق کے لحاظ سے ترجمہ جمع میں کیا گیا ہے۔

12 یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

13 یعنی جب مشرکین کو فقراء ومساکین کے حقوق ادا کرنے کا کہا جاتا تو یہ اپنی بخیلی کو چھپانے کے لیے کٹ حجتی کرتے ہیں کہ جسکو اللہ خود نہیں کھلانا چاہتا تو ہم اسے کیوں کھلائیں

14 اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہے اسکے بعد اسی جملے میں اِلَّا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

15 "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

16 يَخِصِّمُوْنَ اصل میں يَخْتَصِمُوْنَ تھا قاعدے کے مطابق ت کو ص سے بدل کر ص میں مدغم کردیا گیا ہے اور ص کی موافقت کے لیے خ کو بھی زیر دے دی گئی ہے۔

اِلَّا رَحۡمَةً مِّنَّا	مگر ہماری طرف سے رحمت کی وجہ سے
وَمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ ﴿44﴾	اور ایک مدت تک فائدہ پہنچانے کی وجہ سے۔ ﴿44﴾
وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّقُوۡا	اور جب ان سے کہا جائے تم (اس عذاب سے) بچو
مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡكُمۡ وَمَا خَلۡفَكُمۡ	جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے
لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿45﴾	تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ﴿45﴾
وَمَا تَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ	اور ان کے پاس کوئی نشانی نہیں آتی
مِّنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِمۡ	ان کے رب کی نشانیوں میں سے
اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ ﴿46﴾	مگر وہ (ہمیشہ) ان سے منہ پھیرنے والے ہوتے ہیں ﴿46﴾
وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اَنۡفِقُوۡا	اور جب ان سے کہا جائے (کہ) خرچ کرو
مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ	اس میں سے جو اللہ نے تمہیں رزق دیا ہے
قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا	(تو) وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں
لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنُطۡعِمُ	ان سے جو ایمان لائے کیا ہم (اُسے) کھلائیں
مَنۡ لَّوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطۡعَمَهٗۤ ۖ	جسے اگر اللہ چاہتا اسے کھلا دیتا
اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿47﴾	نہیں ہو تم مگر واضح گمراہی میں۔ ﴿47﴾
وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ	اور وہ کہتے ہیں یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا
اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿48﴾ مَا يَنۡظُرُوۡنَ	اگر تم سچے ہو۔ ﴿48﴾ نہیں وہ انتظار کر رہے ہے
اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً تَاۡخُذُهُمۡ	مگر ایک چیخ کا (جو) اُنہیں آپکڑے گی
وَهُمۡ يَخِصِّمُوۡنَ ﴿49﴾	جبکہ وہ (آپس میں) جھگڑ رہے ہوں گے۔ ﴿49﴾
فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ تَوۡصِيَةً وَّلَاۤ	پھر نہ وہ طاقت رکھیں گے کسی وصیت کی اور نہ
اِلٰٓى اَهۡلِهِمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿50﴾ ع 3 18 2	اپنے گھر والوں کی طرف وہ واپس جا سکیں گے۔ ﴿50﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اِلَّا	: اِلّا ماشاء اللہ، اِلّا قلیل۔
رَحۡمَةً	: رحمت، رحم، رحیم، رحمٰن۔
مِّنَّا	: منجانب، من حیث القوم۔
مَتَاعًا	: متاعِ کارواں، مال ومتاع۔
اِلٰى	: مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
قِيۡلَ	: قول، مقولہ، اقوالِ زرّیں۔
اتَّقُوۡا	: تقویٰ، متقی۔
بَيۡنَ	: بین السطور، بین الاقوامی۔
اَيۡدِيۡكُمۡ	: یدِ بیضا، یدِ طولیٰ، رفع الیدین
خَلۡفَكُمۡ	: خلیفہ، خلافت، ناخلف۔
تُرۡحَمُوۡنَ	: رحمت، رحم، رحیم، رحمٰن۔
مُعۡرِضِيۡنَ	: اعراض کرنا۔
اَنۡفِقُوۡا	: نان ونفقہ، انفاق فی سبیل اللہ۔
رَزَقَكُمُ	: رزق، رزّاق، رازق۔
كَفَرُوۡا	: کفر، کافر، کفار، کفارِ مکہ۔
اٰمَنُوۡۤا	: ایمان، مومن، امن۔
نُطۡعِمُ	: قیام وطعام، بعد از طعام۔
يَشَآءُ	: ماشاء اللہ، مشیتِ الٰہی۔
ضَلٰلٍ	: ضلالت وگمراہی۔
مُّبِيۡنٍ	: بیان، دلیلِ بیّن۔
هٰذَا	: مسجدِ ہٰذا، حاملِ رقعہ ہٰذا۔
الۡوَعۡدُ	: وعدہ، وعید، مسیحِ موعود۔
صٰدِقِيۡنَ	: صداقت، صدقِ دل، صادق۔
يَنۡظُرُوۡنَ	: انتظار، منتظر، انتظار گاہ۔
تَاۡخُذُهُمۡ	: اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
يَخِصِّمُوۡنَ	: مخاصمت۔
يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ	: استطاعت، حسبِ استطاعت۔
تَوۡصِيَةً	: وصیت، وصی۔
اَهۡلِهِمۡ	: اہل وعیال، اہلِ خانہ، اہلیہ۔
يَرۡجِعُوۡنَ	: رجوع، راجع، رجعت پسندی۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَنُفِخَ [1][2]	فِي الصُّوْرِ	فَاِذَا [3]	هُمْ	مِّنَ الْاَجْدَاثِ [4]
اور پھونکا جائے گا	صور میں	تو اچانک	وہ سب	قبروں سے

اِلٰى رَبِّهِمْ	يَنْسِلُوْنَ (51)	قَالُوْا [2]	يٰوَيْلَنَا
اپنے رب کی طرف	وہ سب تیزی سے دوڑ رہے ہونگے	وہ سب کہیں گے	ہائے افسوس ہم پر

مَنْۢ [5]	بَعَثَنَا	مِنْ مَّرْقَدِنَا ؔسکتۃ	هٰذَا	مَا	وَعَدَ
کس نے	ہمیں اُٹھا دیا	ہماری سونے کی جگہ سے	یہ	جس کا	وعدہ کیا تھا

الرَّحْمٰنُ [6]	وَصَدَقَ	الْمُرْسَلُوْنَ [7] (52)	اِنْ [8]	كَانَتْ [9]	اِلَّا
رحمان نے	اور سچ کہا تھا	سب بھیجے ہوؤں نے	نہیں	وہ ہے	مگر

صَيْحَةً وَّاحِدَةً [9]	فَاِذَا [3]	هُمْ	جَمِيْعٌ	لَّدَيْنَا
ایک ہی چیخ	تو اچانک	وہ سب	سب کے سب	ہمارے پاس

مُحْضَرُوْنَ [7] (53)	فَالْيَوْمَ	لَا	تُظْلَمُ [10]	نَفْسٌ [11]
حاضر کیے ہوئے (ہوں گے)	پس آج	نہیں	ظلم کیا جائے گا	کسی جان (پر)

شَيْـًٔا	وَّ	لَا	تُجْزَوْنَ [12][10]	اِلَّا	مَا
کچھ بھی	اور	نہ	تم سب بدلہ دیے جاؤ گے	مگر	(وہی) جو

كُنْتُمْ	تَعْمَلُوْنَ (54)	اِنَّ	اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ [9]
تھے تم	تم سب عمل کرتے	بے شک	جنت والے

الْيَوْمَ	فِيْ شُغُلٍ [11]	فٰكِهُوْنَ (55) ج	هُمْ	وَ
آج	ایک شغل میں	سب خوش (ہیں)	وہ سب	اور

اَزْوَاجُهُمْ	فِيْ ظِلٰلٍ	عَلَى الْاَرَآئِكِ	مُتَّكِـُٔوْنَ [13] (56)
ان کی بیویاں	(گھنے) سایوں میں	مسہریوں پر	سب ٹیک لگائے ہوئے (ہیں)

لَهُمْ [14]	فِيْهَا	فَاكِهَةٌ [9]	وَّ	لَهُمْ [14]	مَّا
ان کے لیے	اس میں	پھل (ہیں)	اور	ان کے لیے	(وہ ہے) جو

يَدَّعُوْنَ (57) صلے	سَلٰمٌ قف	قَوْلًا	مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (58)
وہ سب مانگیں گے	سلام (ہو)	کہنا (ہوگا)	بے حد مہربان رب (کی طرف) سے

وقف لازم
وقف غفران
وقف منزل

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] یہ فعل ماضی ہے ضرورتاً مستقبل میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

[3] اِذَا کا ترجمہ عموماً جب اور کبھی اچانک بھی کیا جاتا ہے۔

[4] قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر کا لفظ عام ہے اور اجداث کا لفظ ایسی قبروں کے لیے بولا جاتا ہے جن کے نشان تک معدوم ہو جائیں۔

[5] مَنْ کا ترجمہ عموماً جو، جس اور کبھی کون یا کس بھی کیا جاتا ہے۔

[6] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[7] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[8] اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[9] تْ فعل کے آخر میں اور ۃ اسم کے آخر میں مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[10] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[11] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے۔

[12] تُجْزَوْنَ دراصل تُجْزَيُوْنَ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے ی کو حذف کیا گیا ہے۔

[13] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[14] لَهُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوۡرِ	اور صور میں پھونکا جائے گا
فَاِذَا هُمۡ مِّنَ الۡاَجۡدَاثِ	تو اچانک وہ قبروں سے
اِلٰى رَبِّهِمۡ يَنۡسِلُوۡنَ ﴿51﴾	اپنے رب کی طرف تیزی سے دوڑ رہے ہوں گے۔ ﴿51﴾
قَالُوۡا يٰوَيۡلَنَا	وہ کہیں گے ہائے ہماری بربادی
مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا ۜ	کس نے ہمیں ہماری سونے کی جگہ سے اٹھا دیا
هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ	یہ (وہی تو) ہے جس کا رحمان نے وعدہ کیا تھا
وَصَدَقَ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿52﴾	اور رسولوں نے سچ کہا تھا (تم سے قیامت آنے والی ہے)۔ ﴿52﴾
اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً	نہیں ہے وہ (قیامت) مگر ایک ہی چیخ (یعنی صور کی آواز)
فَاِذَا هُمۡ جَمِيۡعٌ	(جب وہ آئے گی) تو اچانک وہ سب کے سب
لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿53﴾	ہمارے پاس حاضر کیے ہوئے ہوں گے۔ ﴿53﴾
فَالۡيَوۡمَ لَا تُظۡلَمُ نَفۡسٌ شَيۡـًٔا	پس آج کسی جان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا
وَّلَا تُجۡزَوۡنَ اِلَّا	اور تم بدلہ نہیں دیے جاؤ گے مگر (اسی کا)
مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿54﴾	جو تم (دنیا میں) عمل کرتے تھے۔ ﴿54﴾
اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ	بے شک جنت والے
الۡيَوۡمَ فِىۡ شُغُلٍ فٰكِهُوۡنَ ﴿55﴾ ۚ	آج ایک (دلچسپ) مشغلے میں خوش ہیں۔ ﴿55﴾
هُمۡ وَاَزۡوَاجُهُمۡ فِىۡ ظِلٰلٍ	وہ اور ان کی بیویاں (گھنے) سایوں میں
عَلَى الۡاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوۡنَ ﴿56﴾	مسہریوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔ ﴿56﴾
لَهُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ	ان کے لیے اس میں (ہر قسم کا) پھل ہے
وَّلَهُمۡ مَّا يَدَّعُوۡنَ ﴿57﴾ ۖ	اور انکے لیے (اس میں) وہ ہے جو وہ مانگیں گے۔ ﴿57﴾
سَلٰمٌ ۣ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ ﴿58﴾	بے حد مہربان رب کی طرف سے سلام کہا جائے گا ﴿58﴾

وقف لازم
وقف غفران
وقف منزل

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

نُفِخَ	: نفخہ اولیٰ، نفّاخ، نفخ
فِي	: فی الحال، فی الفور، فی الوقت
الصُّوۡرِ	: صور پھونکنا، صور اسرافیل۔
مِّنَ	: منجانب، من حیث القوم۔
اِلٰى	: الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
قَالُوۡا	: قول، مقولہ، اقوال زرّیں۔
بَعَثَنَا	: بعث بعد الموت، بعثت۔
مَّرۡقَدِنَا	: مرقد (قبر، مزار)۔
مَا	: ماحول، ماتحت، ماجرا۔
وَعَدَ	: وعدہ، وعید، مسیح موعود۔
صَدَقَ	: صداقت، صدق دل۔
الۡمُرۡسَلُوۡنَ	: رسول، مرسل، ترسیل۔
اِلَّا	: اِلّاماشاءاللہ، اِلّا قلیل۔
جَمِيۡعٌ	: جمع، جامع، مجمع، جماعت۔
مُحۡضَرُوۡنَ	: حاضر، حاضری، استحضار۔
نَفۡسٌ	: نفسا نفسی، نفوس قدسیہ۔
شَيۡـًٔا	: شے، اشیائے خورد و نوش۔
تُجۡزَوۡنَ	: جزاء و سزا، جزاک اللہ۔
مَا	: ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
تَعۡمَلُوۡنَ	: عمل، عامل، معمول، معمولات۔
الۡيَوۡمَ	: یوم، یوم آخرت، یوم آزادی۔
اَزۡوَاجُهُمۡ	: زوجہ، زوجیت، ازدواجی زندگی
ظِلٰلٍ	: ظل ہما، ظل سبحانی۔
عَلَى	: علی الاعلان، علی العموم۔
مُتَّكِـُٔوۡنَ	: تکیہ، گاؤ تکیہ۔
يَدَّعُوۡنَ	: دعا، داعی، مدعو، دعوت۔
سَلٰمٌ	: سلام، سلامتی، سلامت۔
قَوۡلًا	: قول، مقولہ، اقوال زرّیں۔
مِّنۡ	: منجانب، من حیث القوم۔
رَّحِيۡمٍ	: رحمت، رحم، رحیم، رحمٰن۔

وَ	امۡتَازُوا	الۡيَوۡمَ	اَيُّهَا	الۡمُجۡرِمُوۡنَ [1] (59)
اور	تم سب الگ ہو جاؤ	آج	اے	سب جرم کرنے والو!

اَ [2]	لَمۡ اَعۡهَدۡ [3]	اِلَيۡكُمۡ	يٰبَنِيۡۤ اٰدَمَ	اَنۡ
کیا	نہیں میں نے تاکید کی تھی	تمہاری طرف	اے بنی آدم	کہ

لَّا	تَعۡبُدُوا [4]	الشَّيۡطٰنَ ج [5]	اِنَّهٗ	لَكُمۡ
نہ	تم سب عبادت کرنا	شیطان کی	یقیناً وہ	تمہارے لیے

عَدُوٌّ	مُّبِيۡنٌ (60) لا	وَّاَنِ [6]	اعۡبُدُوۡنِيۡ ط [7] [8]	هٰذَا
دشمن (ہے)	کھلا	اور یہ کہ	تم سب عبادت کرو میری	یہی

صِرَاطٌ	مُّسۡتَقِيۡمٌ (61)	وَ	لَقَدۡ	اَضَلَّ [9]	مِنۡكُمۡ
راستہ (ہے)	سیدھا	اور	بلاشبہ یقیناً	اس نے گمراہ کر دیا	تم میں سے

جِبِلًّا كَثِيۡرًا ط	اَفَلَمۡ [10]	تَكُوۡنُوۡا	تَعۡقِلُوۡنَ (62)	هٰذِهٖ
بہت سی مخلوق (کو)	تو (بھلا) کیا نہیں	تم سب تھے	تم سب سمجھتے	یہ

جَهَنَّمُ	الَّتِيۡ	كُنۡتُمۡ	تُوۡعَدُوۡنَ [11] (63)	اِصۡلَوۡهَا [7]
(وہ) جہنم (ہے)	جس (کا)	تم تھے	تم سب وعدہ دیے جاتے	تم سب داخل ہو جاؤ اس میں

اَلۡيَوۡمَ	بِمَا [12]	كُنۡتُمۡ	تَكۡفُرُوۡنَ (64)	اَلۡيَوۡمَ	نَخۡتِمُ
آج	اس وجہ سے جو	تم تھے	تم سب کفر کرتے	آج	ہم مہر لگا دیں گے

عَلٰۤى اَفۡوَاهِهِمۡ [13]	وَ	تُكَلِّمُنَاۤ [14]	اَيۡدِيۡهِمۡ [13]	وَ
ان کے مونہوں پر	اور	بات کریں گے ہم سے	ان کے ہاتھ	اور

تَشۡهَدُ [14]	اَرۡجُلُهُمۡ [13]	بِمَا [12]	كَانُوۡا	يَكۡسِبُوۡنَ [15] (65)
گواہی دیں گے	ان کے پاؤں	(اس) کی جو	وہ سب تھے	وہ سب کمایا کرتے

وَ	لَوۡ	نَشَآءُ	لَطَمَسۡنَا	عَلٰۤى اَعۡيُنِهِمۡ [16]
اور	اگر	ہم چاہیں	(تو) ضرور ہم مٹا دیں	ان کی آنکھیں

فَاسۡتَبَقُوا	الصِّرَاطَ	فَاَنّٰى	يُبۡصِرُوۡنَ (66)
پھر وہ سب دوڑیں	راستے (کی طرف)	تو کیسے	وہ سب دیکھ سکیں گے

وقف غفران

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

2 علامت "أ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے۔

3 لَمۡ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

4 لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْا ہو تو اس میں سب کو کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

5 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

6 یہ دراصل اَنۡ ہے نون پر جزم ہے اگلے لفظ سے ملانے کے لیے زیر آتی ہے۔

7 وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

8 فعل کے آخر میں یۡ آئے تو فعل اور اس یۡ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

9 فعل کے شروع میں "أ" فعل کے معنی میں تبدیلی لانے کے لیے ہے۔

10 جب "أ" کے بعد "وَ یا فَ" ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

11 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

12 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی اس وجہ سے کیا جاتا ہے۔

13 هُمۡ یا هِمۡ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ انکا، انکی، انکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

14 تـ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

15 قیامت کے دن مشرکین شروع میں جھوٹ بولیں گے ہم مشرک نہیں تھے تو اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگا دیگا پھر ان کے اعضاء گواہی دینگے کہ وہ کیا کیا عمل کرتے تھے۔

16 عَلٰی کا الگ ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿59﴾ اور (مجرموں سے کہا جائیگا) اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ ﴿59﴾

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	اے بنی آدم! کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی
اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ	کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿60﴾	یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ ﴿60﴾
وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ	اور یہ کہ تم میری عبادت کرو
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿61﴾	یہی سیدھا راستہ ہے۔ ﴿61﴾
وَلَقَدْ اَضَلَّ	اور بلاشبہ یقیناً اس نے گمراہ کر دیا
مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ	تم میں سے بہت سی مخلوق کو
اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿62﴾	تو (بھلا) کیا تم سمجھتے نہیں تھے۔ ﴿62﴾
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ	یہ (وہ) جہنم ہے
الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿63﴾	جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے۔ ﴿63﴾
اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ	آج اس میں داخل ہو جاؤ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿64﴾	اس وجہ سے جو تم کفر کرتے تھے۔ ﴿64﴾
اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ	آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے
وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ	اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے
وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ	اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿65﴾ وَلَوْ نَشَآءُ	اس کی جو وہ کمایا کرتے تھے۔ ﴿65﴾ اور اگر ہم چاہیں
لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ	(تو) ضرور ہم ان کی آنکھوں کو مٹا (کر اندھا کر) دیں
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ	پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں
فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿66﴾	تو وہ کیسے دیکھ سکیں گے؟ ﴿66﴾

وقف غفران

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اِمْتَازُوْا : امتیاز، ممتاز، امتیازی حیثیت
اَلْيَوْمَ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
الْمُجْرِمُوْنَ : جرم، مجرم، جرائم پیشہ افراد۔
اَعْهَدْ : عہد، ایفائے عہد، نقض عہد۔
اِلَيْكُمْ : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
تَعْبُدُوْا : عبد، عابد، معبود، عباد الرحمن۔
عَدُوٌّ : عدوّ، اعداء، عداوت۔
مُّبِيْنٌ : بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر۔
صِرَاطٌ : صراط مستقیم، پل صراط۔
مُّسْتَقِيْمٌ : صراط مستقیم، خطِ مستقیم۔
اَضَلَّ : ضلالت وگمراہی۔
كَثِيْرًا : کثرت، اکثر، کثیر۔
تَعْقِلُوْنَ : عقل، عاقل، معقول۔
تُوْعَدُوْنَ : وعدہ، وعید، مسیح موعود۔
مَا : ماتحت، ماحول، ماجرا۔
تَكْفُرُوْنَ : کفر، کافر، کفار۔
نَخْتِمُ : ختم نبوت، خاتم النبیین۔
عَلٰٓى : علی الاعلان، علی العموم۔
اَفْوَاهِهِمْ : افواہ (ہر منہ پر بات)۔
وَ : لیل ونہار، رحم وکرم۔
تُكَلِّمُنَآ : کلمہ، کلام، متکلم، انداز تکلم۔
اَيْدِيْهِمْ : ید بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
تَشْهَدُ : شاہد، شہید، شہادت، مشہود۔
يَكْسِبُوْنَ : کسبِ حلال، اکتسابِ فیض۔
نَشَآءُ : ماشاء اللہ، مشیت الٰہی۔
عَلٰٓى : علی الاعلان، علی العموم۔
اَعْيُنِهِمْ : عینی شاہد، معاینہ، عین سامنے
فَاسْتَبَقُوْا : سبقت لینا۔
الصِّرَاطَ : صراط مستقیم، پل صراط۔
يُبْصِرُوْنَ : سمع وبصر، بصارت، تبصرہ۔

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

وَلَوْ	نَشَآءُ	لَمَسَخْنٰهُمْ [1][2]	عَلٰى مَكَانَتِهِمْ [2]		
اور اگر	ہم چاہیں	ضرور ہم مسخ کردیں انہیں	ان کی جگہوں پر (ہی)		
فَمَا	اسْتَطَاعُوْا	مُضِيًّا [3]	وَّ	لَا يَرْجِعُوْنَ (67)	
پھر نہ	وہ سب طاقت رکھیں	(آگے) چلنے کی	اور	نہ وہ سب واپس آسکیں گے	
وَ	مَنْ	نُّعَمِّرْهُ [4]	نُنَكِّسْهُ [4]	فِي الْخَلْقِ [5]	
اور	جو	ہم عمر دیں اسے (زیادہ)	ہم اُلٹا کر دیتے ہیں اسے	بناوٹ میں	
اَفَلَا [6]	يَعْقِلُوْنَ (68)	وَمَا	عَلَّمْنٰهُ [4]		
تو (بھلا) کیا نہیں	وہ سب سمجھتے	اور نہ	ہم نے سکھایا ہے اس (رسول) کو		
الشِّعْرَ	وَمَا	يَنْۢبَغِيْ [7]	لَهٗ [8]	اِنْ هُوَ [9]	اِلَّا
شعر	اور نہ	لائق ہے	اس کے	نہیں (ہے) وہ	مگر
ذِكْرٌ [10]	وَّ	قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ (69)	لِّيُنْذِرَ [11]	مَنْ	
ایک نصیحت	اور	واضح قرآن	تاکہ وہ ڈرائے (اسے)	جو	
كَانَ	حَيًّا	وَّ	يَحِقَّ [7]	الْقَوْلُ	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (70)
ہے	زندہ	اور	ثابت ہوجائے	بات	کافروں پر
اَوَلَمْ [6]	يَرَوْا [12]	اَنَّا	خَلَقْنَا	لَهُمْ [8]	
اور (بھلا) کیا نہیں	ان سب نے دیکھا	کہ بیشک ہم	ہم نے پیدا کیے	ان کے لیے	
مِّمَّا [13]	عَمِلَتْ [14]	اَيْدِيْنَآ	اَنْعَامًا	فَهُمْ	لَهَا [8]
(ان) میں سے جنہیں	بنایا	ہمارے ہاتھوں نے	کئی چوپائے	پھر وہ	ان کے
مٰلِكُوْنَ (71)	وَ	ذَلَّلْنٰهَا	لَهُمْ [8]	فَمِنْهَا	
سب مالک (ہیں)	اور	ہم نے تابع کر دیا انہیں	ان کے لیے	تو ان میں سے (کچھ)	
رَكُوْبُهُمْ [2]	وَ	مِنْهَا	يَاْكُلُوْنَ (72)	وَ	لَهُمْ [7]
ان کی سواری (ہیں)	اور	ان میں سے (کچھ)	وہ سب کھاتے ہیں	اور	ان کے لیے
فِيْهَا	مَنَافِعُ	وَ	مَشَارِبُ	اَفَلَا [6]	يَشْكُرُوْنَ (73)
ان میں	فائدے	اور	پینے کی چیزیں (ہیں)	تو (بھلا) کیا نہیں	وہ سب شکر کرتے

ع 4 17 3

1 فعل کے شروع میں لَ تاکید کی علامت ہے
2 هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ انکا، انکی، انکے یا اپنا، اپنی، اپنے اور اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُنہیں کیا جاتا ہے۔
3 مُضِيًّا دراصل مُضُوِيًا تھا قواعد کے مطابق و کو ی سے بدل کر ی میں مدغم کیا گیا ہے اور ی کی مناسبت سے ضـ کی پیش کو زیر سے بدل دیا گیا ہے۔
4 علامت ہٗ یا ہُ فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُسے یا اس کو کیا جاتا ہے۔
5 یعنی اعضا اور دماغ میں کمزوری کی وجہ سے وہ ایک بچے کی طرح ہو جاتا ہے وہ دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔
6 جب "أ" کے بعد "وَ یا فَ" ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔
7 یہاں علامت یـ کا الگ ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
8 لَهٗ، لَهُمْ، لَهَا میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہوجاتا ہے۔
9 اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آرہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔
10 ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاسکتا ہے۔
11 فعل کے شروع میں لِ اور آخر میں زبر ہو تو لِ کا ترجمہ تاکہ کیا جاتا ہے۔
12 لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانہ میں کیا جاتا ہے اسی لیے یَ کا ترجمہ وہ کی بجائے ان کیا گیا ہے۔
13 مِمَّا دراصل مِنْ + مَا کا مجموعہ ہے۔
14 تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ	اور اگر ہم چاہیں (تو) ضرور انکے چہرے مسخ کر دیں
عَلٰی مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا	ان کی جگہ پر ہی پھر وہ طاقت نہ رکھیں
ع 4 17 3 مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿67﴾	(آگے) چلنے کی اور نہ وہ واپس آسکیں گے۔ ﴿67﴾
وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ	اور (ہماری قدرت دیکھو) جسے ہم (زیادہ) عمر دیتے ہیں
نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ	(تو) ہم اُسے بناوٹ میں اُلٹا کر دیتے ہیں
اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿68﴾	تو کیا وہ سمجھتے نہیں۔ ﴿68﴾
وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ	اور ہم نے اس (رسول) کو شعر کہنا نہیں سکھایا ہے
وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ	اور نہ وہ اس کے لائق ہے، نہیں ہے وہ (کلام الٰہی)
اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿69﴾	مگر ایک نصیحت اور واضح قرآن۔ ﴿69﴾
لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا	تاکہ وہ (اسے) ڈرائے (اور ہدایت کا راستہ دکھائے) جو زندہ ہے
وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿70﴾	اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے۔ ﴿70﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا	اور (بھلا) کیا انہوں نے نہیں دیکھا
اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ	کہ بے شک ہم نے ان کے لیے پیدا کر دیئے
مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا	کئی چوپائے ان میں سے جنہیں ہمارے ہاتھوں نے بنایا
فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿71﴾	پھر وہ ان کے مالک ہیں۔ ﴿71﴾
وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ	اور ہم نے اُنہیں ان کے لیے تابع کر دیا
فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ	تو ان میں سے کچھ ان کی سواری ہیں
وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿72﴾	اور ان میں سے کچھ وہ کھاتے ہیں۔ ﴿72﴾
وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ	اور ان کے لیے ان میں (اور) فائدے ہیں
وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿73﴾	اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا وہ شکر نہیں کرتے۔ ﴿73﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

نَشَآءُ : ماشاءاللہ، ان شاءاللہ، مشیّت۔
لَمَسَخْنٰهُمْ : مسخ کرنا۔
مَكَانَتِهِمْ : کون ومکان، مکانات، مکانیت۔
اسْتَطَاعُوْا : استطاعت، حسب استطاعت۔
لَا : لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
يَرْجِعُوْنَ : رجوع، راجع، رجعت پسندی۔
نُّعَمِّرْهُ : عمر، عمر دراز، عمریں بیت گئیں۔
فِي : فی الحال، اظہار مافی الضمیر۔
الْخَلْقِ : خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
يَعْقِلُوْنَ : عقل، عاقل، معقول۔
عَلَّمْنٰهُ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
الشِّعْرَ : شعر، شاعر، شاعری۔
اِلَّا : اِلَّاماشاءاللہ، اِلَّا قلیل۔
ذِكْرٌ : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
مُّبِيْنٌ : بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر۔
لِّيُنْذِرَ : بشیر ونذیر۔
يَحِقَّ : حق وباطل، حقیقت، حق گوئی۔
الْقَوْلُ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
يَرَوْا : رویت ہلال، مرئی وغیر مرئی۔
مِّمَّا : منجانب، من وعن/ماحول۔
عَمِلَتْ : عمل، عامل، معمول، تعمیل۔
اَيْدِيْنَآ : ید بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
اَنْعَامًا : عوام کالانعام۔
مٰلِكُوْنَ : مالک المُلک، ملکیت۔
يَاْكُلُوْنَ : اکل وشرب۔
فِيْهَا : فی الحال، اظہار مافی الضمیر۔
مَنَافِعُ : نفع، منافع، نفع ونقصان۔
مَشَارِبُ : شربت، مشروب۔
اَفَلَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
يَشْكُرُوْنَ : شکر، شاکر، اظہار تشکر۔

وَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ [1]	اٰلِهَةً [2]	لَّعَلَّهُمْ
اور	ان سب نے بنا لیے	اللہ کے سوا	کئی معبود	تاکہ وہ

يُنْصَرُوْنَ [3] ۗ (74)	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ [4]	نَصْرَهُمْ ۙ	وَهُمْ
وہ سب مدد کیے جائیں	نہیں وہ سب طاقت رکھتے	ان کی مدد کرنے کی	اور وہ سب

لَهُمْ	جُنْدٌ	مُّحْضَرُوْنَ [5][6] (75)	فَلَا	يَحْزُنْكَ
ان کے لیے	لشکر (ہیں)	سب حاضر کیے ہوئے	پس نہ	وہ غم زدہ کرے آپ کو

قَوْلُهُمْ ۘ	اِنَّا [7]	نَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَمَا
ان کی بات	کہ بیشک ہم	ہم جانتے ہیں	جو	وہ سب چھپاتے ہیں	اور جو

يُعْلِنُوْنَ (76)	اَوَلَمْ [8]	يَرَ [9]	الْاِنْسَانُ [10]	اَنَّا [7]
وہ سب ظاہر کرتے ہیں	اور (بھلا) کیا نہیں	دیکھا	انسان نے	کہ بیشک ہم

خَلَقْنٰهُ	مِنْ نُّطْفَةٍ [11]	فَاِذَا [12]	هُوَ	خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ (77)
ہم نے پیدا کیا ہے اسے	ایک قطرے سے	تو اچانک	وہ	صریح جھگڑالو (بن بیٹھا ہے)

وَ	ضَرَبَ	لَنَا	مَثَلًا [11]	وَّ	نَسِيَ
اور	اس نے بیان کی	ہمارے لیے	ایک مثال	اور	وہ بھول گیا

خَلْقَهٗ ۗ	قَالَ	مَنْ	يُّحْيِ	الْعِظَامَ [10]	وَهِيَ
اپنی پیدائش کو	اس نے کہا	(کہ) کون	وہ زندہ کرے گا	ہڈیوں کو	جبکہ وہ

رَمِيْمٌ [13] (78)	قُلْ	يُحْيِيْهَا	الَّذِيْٓ	اَنْشَاَهَآ
بوسیدہ (ہو چکی ہوں گی)	آپ کہہ دیجیے	وہ زندہ کرے گا ان کو	جس نے	پیدا کیا انہیں

اَوَّلَ مَرَّةٍ [10] ۗ	وَهُوَ	بِكُلِّ	خَلْقٍ	عَلِيْمُ ۙ (79)
پہلی مرتبہ	اور وہ	ہر طرح کی	پیدائش کو	خوب جاننے والا (ہے)

الَّذِيْ	جَعَلَ	لَكُمْ	مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ
جس نے	بنادی	تمہارے لیے	سرسبز درخت سے

نَارًا	فَاِذَآ [12]	اَنْتُمْ	مِّنْهُ	تُوْقِدُوْنَ (80)
آگ	پھر یکایک	تم	اس سے	تم سب آگ جلاتے ہو

وقف لازم

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[2] یہاں ۃ واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ یہ جمع کے لیے ہے۔

[3] فعل کے شروع میں یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[4] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[5] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[6] یعنی مشرک جن بتوں کو معبود سمجھتے ہیں وہ اُن کی کیا مدد کریں گے اُلٹا اگر کوئی اُن بتوں کے خلاف کاروائی کرے تو یہ مشرک اُن بتوں کے لیے حمایتی لشکر بن جاتے ہیں وہ بت خود اپنی مدد نہیں کر سکتے۔

[7] اِنَّا، اَنَّا دراصل اِنَّ، اَنَّ + نَا کا مجموعہ ہے

[8] جب "أ" کے بعد "وَ یا فَ" ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] یَرَ دراصل یَرْاَیُ تھا قاعدے کے مطابق ء کی زبر پچھلے ساکن حرف کو دے کر اُسے گرایا گیا اور لَمْ کے بعد آخر سے یُ کو بھی گرایا ہے اور یہاں یہ کے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

[10] فعل کے بعد اسم کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل اور اگر آخر میں زبر ہو وہ وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے

[11] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[12] اِذَا کا ترجمہ عموماً جب اور کبھی اچانک اور یکایک بھی کیا جاتا ہے۔

[13] رَمِيْمٌ ایسی بوسیدہ ہڈیوں کے متعلق بولا جاتا جو بالکل اپنی افادیت کھو بیٹھیں اور ریزہ ریزہ ہو کر ذرات بن جائیں۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً	اور انہوں نے اللہ کے سوا کئی معبود بنا لیے
لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿74﴾	تاکہ وہ مدد کیے جائیں۔ ﴿74﴾
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ	وہ (معبود) انکی مدد کرنے کی (بالکل) طاقت نہیں رکھتے
وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿75﴾	اور (لیکن پھر بھی) وہ (مشرک) انکے لیے حاضر باش لشکری ہیں ﴿75﴾
فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ	پس آپ کو ان کی بات غم زدہ نہ کرے
اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ	بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿76﴾	اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ ﴿76﴾
اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ	اور (بھلا) کیا انسان نے دیکھا نہیں (یعنی غور نہیں کیا)
اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ	کہ بیشک ہم نے اسے ایک قطرے سے پیدا کیا ہے
فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿77﴾	تو اچانک وہ صریح جھگڑالو (بن بیٹھا) ہے۔ ﴿77﴾
وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا	اور اس نے ہمارے لیے مثال بیان کی
وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ	اور وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا
قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ	اس نے کہا (کہ) ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا
وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿78﴾	جبکہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی۔ ﴿78﴾
قُلْ يُحْيِيْهَا	آپ کہہ دیجیے (کہ) ان کو وہی (اللہ) زندہ کرے گا
الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ	جس نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا
وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿79﴾	اور وہ ہر طرح کا پیدا کرنا خوب جاننے والا ہے۔ ﴿79﴾
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ	جس نے تمہارے لیے بنا دی
مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ	آگ سر سبز درخت سے پھر یکایک
اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿80﴾	تم اس (کی ٹہنیوں) سے آگ جلاتے ہو۔ ﴿80﴾

وقف لازم

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اتَّخَذُوْا : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
اٰلِهَةً : الٰہ العالمین، الوہیت، یا الٰہی۔
يُنْصَرُوْنَ : نصرت، ناصر، نصیر، انصار۔
يَسْتَطِيْعُوْنَ : استطاعت، حسب استطاعت۔
مُّحْضَرُوْنَ : حاضر، حاضری، استحضار۔
يَحْزُنْكَ : حزن وملال، عام الحزن۔
قَوْلُهُمْ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
نَعْلَمُ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
مَا : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
يُسِرُّوْنَ : اسرار و رموز، پر اسرار، سرّ نہاں۔
يُعْلِنُوْنَ : علی الاعلان، علانیہ طور پر۔
يَرَ : رؤیت ہلال، مرئی وغیر مرئی۔
خَلَقْنٰهُ : خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
نُّطْفَةٍ : نطفہ۔
خَصِيْمٌ : مخاصمت، خصومت۔
مُّبِيْنٌ : بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر۔
ضَرَبَ : ضرب المثل، ضرب الامثال۔
مَثَلًا : مثل، مثالیں، امثلہ، تمثیل۔
نَسِيَ : نسیان، نسیاً منسیاً۔
يُّحْيِ : احیائے سنت، حیات جاوداں۔
اَنْشَاَ : نشوونما، انشاء۔
اَوَّلَ : اوّل درجہ، اوّل انعام یافتہ۔
مَرَّةٍ : روز مرہ، ایک مرتبہ۔
بِكُلِّ : کل نمبر، کل کائنات۔
خَلْقٍ : خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
عَلِيْمٌ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
مِّنَ : منجانب، من حیث القوم۔
الشَّجَرِ : حجر وشجر، شجر کاری مہم۔
الْاَخْضَرِ : گنبد خضریٰ۔
نَارًا : نوری ناری مخلوق۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وقفِ غفران

اَوَلَيۡسَ [1]	الَّذِىۡ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ [2]	وَالۡاَرۡضَ
اور (بھلا) کیا نہیں	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں کو	اور زمین (کو)

بِقٰدِرٍ [3]	عَلٰٓى	اَنۡ	يَّخۡلُقَ	مِثۡلَهُمۡ ؕ [4]	بَلٰى ق
قادر	(اس بات) پر	کہ	وہ پیدا کرے	ان کی مثل	ہاں کیوں نہیں

وَ	هُوَالۡخَلّٰقُ [5][6]	الۡعَلِيۡمُ [6] ﴿81﴾	اِنَّمَآ [7]	اَمۡرُهٗۤ
اور	وہی سب کچھ پیدا کرنے والا	بہت خوب جاننے والا (ہے)	بیشک صرف	اس کا حکم

اِذَآ	اَرَادَ [8]	شَيۡـًٔا [9]	اَنۡ	يَّقُوۡلَ	لَهٗ [10]
جب	وہ ارادہ کرتا ہے	کسی چیز کا	(یہ ہوتا ہے) کہ	وہ کہتا ہے	اس کو

كُنۡ	فَيَكُوۡنُ ﴿82﴾	فَسُبۡحٰنَ	الَّذِىۡ	بِيَدِهٖ [11]
ہوجا	تو وہ ہوجاتا ہے	سو پاک ہے	(وہ ذات) جو	اُس کے ہاتھ میں

مَلَكُوۡتُ [12]	كُلِّ شَىۡءٍ	وَّ	اِلَيۡهِ	تُرۡجَعُوۡنَ [13] ع ﴿83﴾
مکمل بادشاہی (ہے)	ہر چیز (کی)	اور	اسی کی طرف	تم سب لوٹائے جاؤ گے

ع 16/4

اٰيَاتُهَا: 182 — 37 سُوۡرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ 56 — رُكُوۡعَاتُهَا: 5

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

المنزل 6

وَ [14]	الصّٰٓفّٰتِ [2][15]	صَفًّا لا ﴿1﴾	فَالزّٰجِرٰتِ [2][15]
قسم ہے	صف باندھنے والی (جماعتوں) کی	خوب صف باندھنا	پھر (ان کی جو) ڈانٹنے والی ہیں

زَجۡرًا لا ﴿2﴾	فَالتّٰلِيٰتِ [2][15]	ذِكۡرًا لا ﴿3﴾
زبردست ڈانٹنا	پھر (ان کی جو) تلاوت کرنے والی ہیں	ذکر (یعنی قرآن کی)

اِنَّ [16]	اِلٰهَكُمۡ	لَوَاحِدٌ [17] ؕ ﴿4﴾	رَبُّ
بے شک	تمہارا معبود	یقیناً ایک ہے	رب

السَّمٰوٰتِ [2]	وَ [14]	الۡاَرۡضِ	وَ [14]	مَا
آسمانوں (کا)	اور	زمین (کا)	اور	جو (کچھ)

بَيۡنَهُمَا	وَ [14]	رَبُّ	الۡمَشَارِقِ ؕ ﴿5﴾
ان دونوں کے درمیان	اور	رب	تمام مشرقوں (کا)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] جب "أ" کے بعد "وَ یا فَ" ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] ات اسم کے آخر میں جمع مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[3] یہاں بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[4] هُمۡ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے ہوتا ہے۔

[5] هُوَ کے بعد اَلۡ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

[6] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغ کا مفہوم ہوتا ہے۔

[7] اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں بیشک صرف یا بس کا مفہوم ہوتا ہے۔

[8] یہ فعل ماضی ہے لیکن اِذَا کے بعد عموماً فعل کا ترجمہ مستقبل میں کیا جاتا ہے۔

[9] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے اسی لیے ترجمہ کسی کیا گیا ہے۔

[10] لَهٗ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[11] یہاں بِ کا ترجمہ ضرورتاً میں کیا گیا ہے۔

[12] مَلَكُوۡتُ کا لفظ صرف اللہ کیلئے خاص ہے اسی لیے ترجمہ مکمل بادشاہی کیا گیا ہے۔

[13] فعل کے شروع میں تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[14] "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[15] الصّٰٓفّٰتِ، الزّٰجِرٰتِ، التّٰلِيٰتِ سے مراد فرشتے یا مجاہدین کے گروہ یا پھر نمازیوں کی جماعتیں ہیں۔

[16] اِنَّ اسم کے شروع میں تاکید کی علامت ہے

[17] لَ اسم کے شروع میں تاکید کی علامت ہے جس کا ترجمہ بلاشبہ یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ	اور (بھلا) کیا نہیں ہے وہ جس نے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ	اس بات پر قادر کہ وہ پیدا کرے ان جیسے (اور انسان)
وقف غفران بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ	ہاں کیوں نہیں اور وہی خوب پیدا کرنے والا
الْعَلِيْمُ ﴿81﴾	خوب جاننے والا ہے۔ ﴿81﴾
اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ	بیشک صرف اس کا حکم (یہ ہوتا) ہے
اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا	جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے (تو)
اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿82﴾	وہ اس کو کہتا ہے کہ ہوجا! تو وہ ہوجاتا ہے۔ ﴿82﴾
فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ	سو پاک ہے (وہ ذات) جس کے ہاتھ میں
مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ	ہر چیز کی مکمل بادشاہی ہے۔
ع 5 16 4 وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ع ﴿83﴾	اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ ع ﴿83﴾

اٰيَاتُهَا: 182 — 37 سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ 56 — رُكُوْعَاتُهَا: 5

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

المنزل 6 وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿1﴾ لا	قسم ہے صف باندھنے والی (جماعتوں) کی خوب صف باندھنا۔ ﴿1﴾
فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿2﴾ لا	پھر ان کی جو ڈانٹنے والی ہیں زبردست ڈانٹنا۔ ﴿2﴾
فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿3﴾ لا	پھر انکی ذکر (یعنی قرآن) کی جو تلاوت کرنے والی ہیں ﴿3﴾
اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿4﴾ ؕ	بے شک تمہارا معبود یقیناً ایک ہے۔ ﴿4﴾
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	(وہی) آسمانوں اور زمین کا رب ہے
وَمَا بَيْنَهُمَا	اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے
وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿5﴾ ؕ	اور تمام مشرقوں کا رب ہے۔ ﴿5﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

خَلَقَ : خالق، خلقت، مخلوق۔
السَّمٰوٰتِ : کتب سماویہ، ارض وسما۔
الْاَرْضَ : ارض وسماء، قطعہ اراضی۔
بِقٰدِرٍ : قدرت، قادر، قدیر، مقدر۔
عَلٰٓى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
مِثْلَهُمْ : مثل، مثال، امثلہ، تمثیل۔
اَمْرُهٗٓ : امر، آمر، مامور، امور۔
اَرَادَ : ارادہ، مرید، مراد۔
شَيْـًٔا : شے، اشیاء، اشیائے خورد ونوش۔
يَّقُوْلَ : قول، قائل، مقولہ، اقوال زرّیں۔
فَسُبْحٰنَ : سبحان تیری قدرت، سبحان اللہ۔
بِيَدِهٖ : ید بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
مَلَكُوْتُ : ملک، ملوکیت، مملکت۔
اِلَيْهِ : الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
تُرْجَعُوْنَ : رجوع، راجع، رجعت پسندی۔
بِسْمِ : اسم گرامی، اسم بامسمیٰ۔
الرَّحْمٰنِ : رحمٰن، رحم، رحیم۔
الرَّحِيْمِ : رحیم، رحمت خداوندی۔
الصّٰٓفّٰتِ : صف بندی، صف اوّل۔
فَالزّٰجِرٰتِ : زجر وتوبیخ۔
فَالتّٰلِيٰتِ : تلاوت، وحی متلو۔
ذِكْرًا : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
اِلٰهَكُمْ : الہ العالمین، الوہیت، یاالٰہی۔
لَوَاحِدٌ : واحد، احد، توحید، موحّد۔
السَّمٰوٰتِ : کتب سماویہ، ارض وسما۔
الْاَرْضِ : ارض وسماء، قطعہ اراضی۔
بَيْنَهُمَا : بین السطور، بین الاقوامی۔
رَبُّ : رب تعالیٰ، رب العالمین، مربی۔
الْمَشَارِقِ : مشرق ومغرب، شرق وغرب۔

اِنَّا [1]	زَيَّنَّا	السَّمَآءَ الدُّنْيَا	بِزِيْنَةِ	الْكَوَاكِبِ [2] ۙ (6)
بیشک ہم	ہم نے مزین کیا	دنیاوی آسمان کو	ایک زینت سے	(یعنی) ستاروں (سے)

وَ	حِفْظًا [3]	مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ	مَّارِدٍ ۚ (7)	لَا يَسَّمَّعُوْنَ [4]
اور	حفاظت (کے لیے)	ہر شیطان سے	(جو) سرکش (ہے)	نہیں وہ سب کان لگا سکتے

اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى [5]	وَ	يُقْذَفُوْنَ [6]	مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ (8)
اوپر کی مجلس کی طرف	اور	اُن سب پر پھینکے جاتے ہیں	ہر جانب سے

دُحُوْرًا	وَّلَهُمْ	عَذَابٌ	وَّاصِبٌ ۙ (9)	اِلَّا	مَنْ
بھگانے (کے لیے)	اور ان کے لیے	عذاب (ہے)	دائمی	مگر	جو

خَطِفَ	الْخَطْفَةَ [2]	فَاَتْبَعَهٗ	شِهَابٌ [7]	ثَاقِبٌ (10)
اچک لے	جھٹ سے	تو پیچھا کرتا ہے اس کا	ایک شعلہ	چمکتا ہوا

فَاسْتَفْتِهِمْ	اَ [8]	هُمْ	اَشَدُّ [9]	خَلْقًا
پس آپ پوچھیے ان سے	کیا	وہ سب	زیادہ سخت ہیں	پیدا کرنے (کے لحاظ سے)

اَمْ مَّنْ [10]	خَلَقْنَا ؕ	اِنَّا [1]	خَلَقْنٰهُمْ	مِّنْ طِيْنٍ
یا (وہ) جنہیں	ہم نے پیدا کیا	بے شک ہم	ہم نے پیدا کیا ان کو	گارے سے

لَّازِبٍ (11)	بَلْ	عَجِبْتَ	وَ	يَسْخَرُوْنَ ۖ (12)
چپکنے والے (لیس دار)	بلکہ	آپ نے تعجب کیا	اور	وہ سب مذاق اڑاتے ہیں

وَاِذَا	ذُكِّرُوْا [11]	لَا	يَذْكُرُوْنَ [4] ۖ (13)	وَاِذَا
اور جب	وہ سب نصیحت کیے جائیں	(تو) نہیں	وہ سب نصیحت قبول کرتے	اور جب

رَاَوْا	اٰيَةً [2][7]	يَّسْتَسْخِرُوْنَ [12] ۖ (14)	وَ	قَالُوْٓا [13]
وہ سب دیکھیں	کوئی نشانی	(تو) وہ سب خوب مذاق اڑاتے ہیں	اور	وہ سب کہتے ہیں

اِنْ [14]	هٰذَآ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ [7] ۚ (15)	ءَاِذَا [8]	مِتْنَا [13]
نہیں	یہ	مگر	ایک واضح جادو	کیا جب	ہم مر جائیں گے

وَكُنَّا [13]	تُرَابًا	وَّعِظَامًا	ءَاِنَّا [1][8]	لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ (16)
اور ہم ہو جائیں گے	مٹی	اور ہڈیاں	کیا بے شک ہم	واقعی سب اٹھائے جانے والے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے۔
2. ۃ واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
3. یعنی دنیوی آسمان پر ستاروں کو زینت کے ساتھ ساتھ ہر سرکش شیطان سے محفوظ کرنے کے لیے بنایا ہے۔
4. يَسَّمَّعُوْنَ دراصل يَتَسَمَّعُوْنَ تھا گرامر کے قاعدے کے مطابق تَ کو سَ سے بدل کر سَ میں مدغم کیا گیا ہے۔
5. اوپر کی مجلس سے مراد فرشتوں کی مجلس ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو نافذ کرنے کے لیے آپس میں گفتگو کرتے ہیں کہ آئندہ فلاں کام کیا، کب اور کیسے کرنا ہے۔
6. فعل کے شروع میں یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے یہاں ضرورتاً یہ کا ترجمہ اُن کیا گیا ہے
7. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔
8. علامت "أ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے۔
9. اسم کے شروع میں علامت "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔
10. اَمْ کا ترجمہ کبھی کیا کبھی یا کیا جاتا ہے۔
11. فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔
12. يَسْتَسْخِرُوْنَ میں یَ کے بعد سْ اور تَ میں کام کو تکلف و مبالغہ سے کرنے کا مفہوم ہے اسی لیے ترجمہ خوب کیا گیا ہے۔
13. یہ فعل ماضی ضرورتاً ترجمہ حال یا مستقبل میں کیا گیا ہے۔
14. اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا	بے شک ہم نے دنیوی آسمان کو مزین کیا
بِزِيْنَةِ ِالْكَوَاكِبِ ﴿6﴾	ایک زینت (یعنی) ستاروں سے۔ ﴿6﴾
وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿7﴾	اور ہر سرکش شیطان سے حفاظت کے لیے۔ ﴿7﴾
لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى	(کہ) وہ اوپر کی مجلس کی طرف کان نہیں لگا سکتے
وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿8﴾	اور ہر جانب سے (ان پر انگارے) پھینکے جاتے ہیں۔ ﴿8﴾
دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿9﴾	بھگانے کے لیے اور انکے لیے دائمی عذاب ہے۔ ﴿9﴾
اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ	مگر جو کوئی اچانک اچک لے جھٹ سے
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿10﴾	تو اس کا ایک چمکتا ہوا شعلہ پیچھا کرتا ہے۔ ﴿10﴾
فَاسْتَفْتِهِمْ	پس آپ پوچھیے ان (کافروں) سے
اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا	کیا وہ پیدا کرنے میں زیادہ سخت (یعنی مشکل) ہیں
اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ	یا (وہ) جنہیں ہم نے پیدا کیا بیشک ہم نے انہیں پیدا کیا
مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿11﴾	ایک چپکنے والے (لیس دار) گارے سے۔ ﴿11﴾
بَلْ عَجِبْتَ	بلکہ آپ نے (انکے انکارِ آخرت پر) تعجب کیا اور (اس پر آپکا)
وَيَسْخَرُوْنَ ﴿12﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا	وہ مذاق اڑاتے ہیں۔ ﴿12﴾ اور جب وہ نصیحت کیے جائیں
لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿13﴾ وَاِذَا	(تو) وہ نصیحت قبول نہیں کرتے۔ ﴿13﴾ اور جب
رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿14﴾	وہ کوئی نشانی دیکھیں (تو) وہ خوب مذاق اُڑاتے ہیں ﴿14﴾
وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿15﴾	اور وہ کہتے ہیں نہیں ہے یہ مگر ایک واضح جادو۔ ﴿15﴾
ءَاِذَا مِتْنَا	کیا جب ہم مر جائیں گے
وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا	اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿16﴾	کیا بیشک ہم واقعی اٹھائے جانے والے ہیں۔ ﴿16﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- زَيَّنَّا: زیب و زینت، تزئین و آرائش۔
- السَّمَآءَ: کتب سماویہ، ارض و سماء۔
- الدُّنْيَا: دنیا و آخرت، دین و دنیا۔
- الْكَوَاكِبِ: کوکب، کواکب۔
- حِفْظًا: حافظ، محافظ، حفاظت، تحفظ۔
- يَسَّمَّعُوْنَ: سمع و بصر، آلۂ سماعت، سامع۔
- اِلَى: مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
- الْاَعْلٰى: اعلیٰ و ارفع، اعلیٰ مقام۔
- جَانِبٍ: جانب، جانبین، منجانب۔
- اِلَّا: اِلّاماشاءاللہ، اِلّا قلیل، اِلّا یہ کہ۔
- فَاَتْبَعَهٗ: اتباع، تابع، متبع سنت۔
- شِهَابٌ: شہاب ثاقب۔
- فَاسْتَفْتِهِمْ: فتویٰ، مفتی، دارالافتاء، استفتاء۔
- اَشَدُّ: شدید، شدت، اشد ضرورت۔
- خَلْقًا: خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
- مِّنْ: منجانب، من حیث القوم۔
- طِيْنٍ: بدطینت۔
- بَلْ: بلکہ۔
- عَجِبْتَ: عجب، عجیب، تعجب، عجائب گھر۔
- يَسْخَرُوْنَ: تمسخر اڑانا، مسخرہ پن۔
- ذُكِّرُوْا: ذکر، اذکار، تذکیر۔
- رَاَوْا: رویت ہلال، مرئی و غیر مرئی۔
- اٰيَةً: آیت، آیات قرآنی۔
- قَالُوْٓا: قول، مقولہ، اقوال زرّیں۔
- اِلَّا: اِلّاماشاءاللہ، اِلّا قلیل، اِلّا یہ کہ۔
- سِحْرٌ: سحر، ساحر، سحر بیانی، مسحور کن
- مُّبِيْنٌ: بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر
- مِتْنَا: موت و حیات، میت۔
- تُرَابًا: تربت، ابوتراب۔
- لَمَبْعُوْثُوْنَ: بعث بعد الموت، مبعوث۔

اَوَ [1]	اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿17﴾	قُلْ [2]	نَعَمْ	وَ
اور کیا	ہمارے سب پہلے باپ دادا (بھی)	آپ کہہ دیجیے	ہاں	اور

اَنْتُمْ	دٰخِرُوْنَ ﴿18﴾	فَاِنَّمَا [3]	هِيَ	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ [4]
تم	سب ذلیل وخوار ہونے والے (ہو)	سو بیشک صرف	وہ	ایک ہی ڈانٹ (ہوگی)

فَاِذَا [5]	هُمْ يَنْظُرُوْنَ [6] ﴿19﴾	وَ	قَالُوْا [7]	يٰوَيْلَنَا [8]
تو اچانک (زندہ ہوکر)	وہ سب دیکھ رہے ہوں گے	اور	وہ سب کہیں گے	ہائے ہماری بربادی

هٰذَا	يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿20﴾	هٰذَا	يَوْمُ الْفَصْلِ	الَّذِيْ
یہ	جزا کا دن (ہے)	یہی	فیصلے کا دن (ہے)	(وہ) جو

ع 21 (1, 5)

كُنْتُمْ	بِهٖ	تُكَذِّبُوْنَ ﴿21﴾	اُحْشُرُوا	الَّذِيْنَ
تھے تم	اس کو	تم سب جھٹلاتے	تم سب اکٹھا کرو	(ان لوگوں کو) جن

ظَلَمُوْا	وَ	اَزْوَاجَهُمْ [9]	وَمَا	كَانُوْا	يَعْبُدُوْنَ ﴿22﴾
سب نے ظلم کیا	اور	انکے جوڑوں کو	اور جن کی	وہ سب تھے	وہ سب عبادت کرتے

الربع

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ [10]	فَاهْدُوْهُمْ [11]	اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿23﴾
اللہ کے سوا	پھر تم سب لے چلو انہیں	جہنم کے راستے کی طرف

وَ	قِفُوْهُمْ [12] [11]	اِنَّهُمْ	مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿24﴾	مَا
اور	تم سب ٹھہراؤ اُنہیں	بے شک وہ	سب سوال کیے جانے والے (ہیں)	کیا (ہے)

لَكُمْ	لَا	تَنَاصَرُوْنَ [13] ﴿25﴾	بَلْ	هُمُ
تم کو	نہیں	تم سب ایک دوسرے کی مدد کرتے	بلکہ	وہ سب

الْيَوْمَ	مُسْتَسْلِمُوْنَ [14] ﴿26﴾	وَ	اَقْبَلَ [7]	بَعْضُهُمْ
آج	سب انتہائی فرمانبردار (ہیں)	اور	متوجہ ہوگا	ان کا بعض

عَلٰى بَعْضٍ	يَّتَسَآءَلُوْنَ [13] ﴿27﴾	قَالُوْٓا [7]
بعض پر (یعنی ایک دوسرے کی طرف)	وہ سب ایک دوسرے سے سوال کریں گے	وہ سب کہیں گے

اِنَّكُمْ	كُنْتُمْ	تَاْتُوْنَنَا	عَنِ الْيَمِيْنِ [15] ﴿28﴾
بے شک تم	تھے تم	تم سب آتے ہمارے پاس	دائیں (اور بائیں طرف) سے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 جب "أَ" کے بعد "وَ یا فَ" ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

2 قُلْ قَوْلٌ سے بنا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق درمیان سے "و" گرا ہوا ہے۔

3 اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں بیشک صرف یا بس کا مفہوم ہوتا ہے۔

4 ۃ واحد مؤنث کی علامت ہے۔

5 اِذَا کا ترجمہ عموماً جب اور کبھی اچانک بھی کیا جاتا ہے۔

6 هُمْ اور یَ کا ملا کر ترجمہ وہ کیا گیا ہے۔

7 قَالُوْا فعل ماضی ہے ضرورتاً مستقبل میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

8 یٰ کا عموماً ترجمہ اے ہوتا ہے لیکن جب یہ وَیْلٌ کے ساتھ استعمال ہو تو ترجمہ ہائے کیا جاتا ہے

9 ازواج سے مراد ان جیسے دوسرے لوگ ہیں یا پھر انکی بیویاں بھی ہوسکتی ہیں۔

10 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

11 وا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

12 قِفُوْهُمْ دراصل اِوْقِفُوْهُمْ تھا قاعدے کے مطابق پڑھنے میں آسانی کے لیے شروع سے اِوْ کو حذف کیا گیا ہے۔

13 اس فعل میں "تَ" اور "ا" میں کام کو باہمی طور پر کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

14 مُسْتَسْلِمُوْنَ میں مر کے بعد سَ اور تَ میں تکلف و مبالغہ کا مفہوم ہے اسی لیے ترجمہ انتہائی کیا گیا ہے۔

15 بعض نے اَلْيَمِيْنِ (داہنا ہاتھ) سے مراد قوت لی ہے یعنی تم زور اور قوت کے ذریعے مرعوب کرکے ہمیں بہکاتے تھے اور بعض نے یمین کا معنی قسم لیا ہے تم قسمیں کھا کھا کر اپنے آپکو ہمارا خیر خواہ ثابت کرتے تھے۔

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿17﴾	اور (بھلا) کیا ہمارے پہلے باپ دادا (بھی)۔ ﴿17﴾
قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿18﴾	کہہ دیجیے ہاں اور تم ذلیل وخوار ہوگے۔ ﴿18﴾
فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ	سو بیشک صرف وہ ایک ہی ڈانٹ (زور کی آواز) ہوگی
فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿19﴾	تو اچانک وہ (زندہ ہو کر) دیکھ رہے ہوں گے۔ ﴿19﴾
وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا	اور وہ کہیں گے ہائے ہماری بربادی
هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿20﴾	یہ (تو) جزا کا دن ہے۔ ﴿20﴾
هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ	(کہا جائے گا ہاں) یہی فیصلے کا دن ہے
الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿21﴾ ع 1/21/5	(وہ دن) جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ ﴿21﴾
اُحْشُرُوا	(فرشتوں سے کہا جائے گا) اکٹھا کرو (ان لوگوں کو)
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ	جنہوں نے ظلم کیا اور ان کے جوڑوں کو (بھی)
وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿22﴾	اور (ان کو) جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ ﴿22﴾
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اللہ کے سوا
فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿23﴾ الربع	پھر انہیں جہنم کے راستے کی طرف لے چلو ﴿23﴾
وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿24﴾	اور (ابھی) اُنہیں ٹھہراؤ بیشک یہ سوال کیے جانیوالے ہیں ﴿24﴾
مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿25﴾	تمہیں کیا ہے تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ﴿25﴾
بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿26﴾	بلکہ آج وہ انتہائی فرمانبردار ہیں۔ ﴿26﴾
وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ	اور انکے بعض بعض پر (یعنی ایک دوسرے کیطرف) متوجہ ہونگے
يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿27﴾	(اور) ایک دوسرے سے سوال کریں گے۔ ﴿27﴾
قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا	وہ کہیں گے بے شک تم ہمارے پاس آتے تھے
عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿28﴾	دائیں (اور بائیں ہر طرف) سے۔ ﴿28﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- اٰبَآؤُنَا : آباؤ اجداد، آبائی علاقہ۔
- الْاَوَّلُوْنَ : اوّل وآخر، اوّل انعام، اوّلیّت
- وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
- وَّاحِدَةٌ : واحد، احد، توحید، موحّد۔
- يَنْظُرُوْنَ : نظر، نظارہ، منظر، منظور نظر۔
- هٰذَا : لہٰذا، حامل رقعہ ہٰذا۔
- يَوْمُ : یوم، ایام، یوم آخرت، یومیہ۔
- الْفَصْلِ : فیصلہ، فیصل۔
- تُكَذِّبُوْنَ : کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
- اُحْشُرُوا : حشر، روزِ محشر، حشر ونشر۔
- ظَلَمُوْا : ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
- اَزْوَاجَهُمْ : زوجہ، ازدواجی زندگی
- مَا : ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
- يَعْبُدُوْنَ : عبد، عابد، معبود، عبادت۔
- فَاهْدُوْهُمْ : ہدایت، ہادیٔ برحق۔
- اِلٰى : مرسل الیہ، مکتوب الیہ۔
- صِرَاطِ : صراط مستقیم، پل صراط۔
- وَقِفُوْهُمْ : وقف، وقفہ، موقوف۔
- مَّسْئُوْلُوْنَ : سوال، سائل، مسئول۔
- لَا : لاعلم، لاتعداد، لامحدود۔
- تَنَاصَرُوْنَ : نصرت، ناصر، نصیر، انصار۔
- بَلْ : بلکہ۔
- الْيَوْمَ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
- مُسْتَسْلِمُوْنَ : تسلیم ورضا، سلامتی، اسلام۔
- اَقْبَلَ : قبول، قبولیت، مقبول، اقبال
- بَعْضُهُمْ : بعض اوقات، بعض دفعہ
- عَلٰى : علی الاعلان، علی العموم
- يَّتَسَآءَلُوْنَ : سوال، سائل، مسئول۔
- قَالُوْٓا : قول، مقولہ، اقوالِ زرّیں۔
- الْيَمِيْنِ : یمین ویسار، میمنہ ومیسرہ۔

قَالُوْٓا [1]	بَلْ	لَّمْ تَكُوْنُوْا [2]	مُؤْمِنِيْنَ [3] ج (29)	وَمَا
وہ سب (جواباً) کہیں گے	بلکہ	نہیں تم سب تھے	سب ایمان لانے والے	اور نہیں
كَانَ	لَنَا [4]	عَلَيْكُمْ	مِّنْ سُلْطٰنٍ ج [6][5]	بَلْ
تھا	ہمارے لیے	تم پر	کوئی زور	بلکہ
كُنْتُمْ	قَوْمًا [7]	طٰغِيْنَ [8] (30)	فَحَقَّ	عَلَيْنَا
تم (خود) تھے	لوگ	سب حد سے بڑھنے والے	سو ثابت ہو چکی	ہم پر
قَوْلُ رَبِّنَآ صلے	اِنَّا [9]	لَذَآئِقُوْنَ (31)	فَاَغْوَيْنٰكُمْ	
ہمارے رب کی بات	بیشک ہم	ضرور سب (عذاب) چکھنے والے (ہیں)	پس ہم نے گمراہ کیا تمہیں	
اِنَّا [9]	كُنَّا [10]	غٰوِيْنَ [8] (32)	فَاِنَّهُمْ	يَوْمَئِذٍ
بلاشبہ ہم	تھے ہم (خود بھی)	سب گمراہ	پس بے شک وہ	اس دن
فِي الْعَذَابِ	مُشْتَرِكُوْنَ (33)	اِنَّا [9]	كَذٰلِكَ	
عذاب میں	سب مشترک (ہوں گے)	بے شک ہم	اسی طرح	
نَفْعَلُ	بِالْمُجْرِمِيْنَ [11] (34)	اِنَّهُمْ	كَانُوْٓا	
ہم کیا کرتے ہیں	سب مجرموں کے ساتھ	بے شک وہ سب	سب تھے (کہ)	
اِذَا	قِيْلَ [12]	لَهُمْ [13][4]	لَآ اِلٰهَ [14]	اِلَّا اللّٰهُ لا
جب	کہا جاتا	ان سے	کوئی (سچا حقیقی) معبود نہیں	اللہ کے سوا
يَسْتَكْبِرُوْنَ لا (35)	وَ	يَقُوْلُوْنَ	اَئِنَّا [9]	
(تو) وہ سب تکبر کرتے	اور	وہ سب کہتے	کیا بے شک ہم	
لَتَارِكُوْٓا	اٰلِهَتِنَا	لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ [6] ط (36)		
واقعی سب چھوڑنے والے (ہیں)	اپنے معبودوں (کو)	ایک دیوانے شاعر کے لیے		
بَلْ	جَآءَ	بِالْحَقِّ [11]	وَصَدَّقَ	الْمُرْسَلِيْنَ (37)
بلکہ	وہ آیا ہے	حق کے ساتھ	اور اس نے تصدیق کی	تمام رسولوں کی
اِنَّكُمْ	لَذَآئِقُوا	الْعَذَابِ	الْاَلِيْمِ ج (38)	
بے شک تم	سب ضرور چکھنے والے ہو	عذاب	دردناک	

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] قَالُوْا فعل ماضی ہے ضرورتاً مستقبل میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

[2] لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ عموماً گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

[3] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[4] لَنَا اور لَهُمْ میں لَ دراصل لِ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ ہوا ہے۔

[5] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[6] ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، جس کا ترجمہ ایک، کوئی، کچھ یا کسی کیا جاتا ہے۔

[7] قَوْمًا لفظاً واحد ہے اور معنًی جمع ہے اس لیے ترجمہ لوگ کیا گیا ہے۔

[8] طٰغِيْنَ دراصل طَاغِيِيْنَ اور غٰوِيْنَ دراصل غَاوِيِيْنَ تھا قاعدے کے مطابق پڑھنے میں آسانی کے لیے ایک ی کو حذف کیا گیا ہے۔

[9] اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے اور أَئِنَّا دراصل أَ + اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے

[10] كُنَّا دراصل كَوَنْنَا تھا گرامر کے اصول کے مطابق و کو ہٹا کر ك کو پیش دی جاتی ہے اور ن کو ن میں مدغم کیا جاتا ہے۔

[11] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[12] قِيْلَ دراصل قُوِلَ تھا گرامر کے اصول کے مطابق قِيْلَ ہوا ہے۔

[13] قَالَ، يَقُوْلُ کے بعد لِ یا لَ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

[14] لَآ کے بعد اسم کے آخر میں زبر ہو تو اس میں پوری جنس کی نفی ہوتی ہے اور ترجمہ کوئی نہیں کیا جاتا ہے۔

قَالُوْا بَلْ	وہ (جواباً) کہیں گے بلکہ
لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿29﴾	تم (خود ہی) ایمان لانے والے نہیں تھے۔ ﴿29﴾
وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ	اور ہمارا تم پر کوئی زور نہیں تھا
بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿30﴾	بلکہ تم (خود) حد سے بڑھنے والے لوگ تھے۔ ﴿30﴾
فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ	سو ہم پر ہمارے رب کی بات ثابت ہو چکی
اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿31﴾	بے شک ہم ضرور (عذاب) چکھنے والے ہیں۔ ﴿31﴾
فَاَغْوَيْنٰكُمْ	پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا
اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿32﴾	بلاشبہ ہم (خود بھی) گمراہ تھے۔ ﴿32﴾
فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ	پس بے شک وہ اس دن عذاب میں
مُشْتَرِكُوْنَ ﴿33﴾ اِنَّا	ایک دوسرے کے شریک ہوں گے۔ ﴿33﴾ بیشک ہم
كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿34﴾	مجرموں کے ساتھ اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ ﴿34﴾
اِنَّهُمْ كَانُوْٓا	بے شک وہ (ایسے لوگ) تھے (کہ)
اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	جب ان سے کہا جاتا اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں
يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿35﴾	(تو) وہ تکبر کرتے۔ ﴿35﴾
وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا	اور وہ کہتے کیا بیشک ہم واقعی چھوڑ دینے والے ہیں
اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿36﴾	اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کے لیے۔ ﴿36﴾
بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ	بلکہ وہ حق کے ساتھ آیا ہے
وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿37﴾	اور اس نے تمام رسولوں کی تصدیق کی ہے۔ ﴿37﴾
اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا	بے شک (اب) تم ضرور چکھنے والے ہو
الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿38﴾	دردناک عذاب۔ ﴿38﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَالُوْا	: قول، مقولہ، اقوال زرّیں۔
بَلْ	: بلکہ۔
مُؤْمِنِيْنَ	: ایمان، مومن، امن۔
مِّنْ	: منجانب، من حیث القوم۔
قَوْمًا	: قوم، اقوام، قومیت۔
طٰغِيْنَ	: طاغوت، طغیانی، طاغوتی نظام
فَحَقَّ	: حق وباطل، حقیقت، حق گوئی
رَبِّنَآ	: ربِّ کائنات، ربِّ ذوالجلال۔
لَذَآئِقُوْنَ	: ذائقہ، خوش ذائقہ، بدذائقہ۔
فَاَغْوَيْنٰكُمْ	: مغوی، اغوا، اغواکار۔
يَوْمَئِذٍ	: یوم، ایام، یوم آخرت۔
فِي	: فی الحال، فی الفور، فی الواقع۔
الْعَذَابِ	: عذاب، قبر، عذاب آخرت۔
مُشْتَرِكُوْنَ	: مشترک، اشتراک، شراکت۔
كَذٰلِكَ	: کماحقہ، کالعدم، عوام کالانعام
نَفْعَلُ	: فعل، فاعل، مفعول، افعال۔
بِالْمُجْرِمِيْنَ	: جرم، مجرم، جرائم پیشہ افراد۔
قِيْلَ	: قول، مقولہ، اقوال زرّیں۔
اِلَّا	: اِلّاماشاءاللہ، اِلّا قلیل۔
يَسْتَكْبِرُوْنَ	: کبیر، اکبر، تکبر، متکبر۔
يَقُوْلُوْنَ	: قول، مقولہ، اقوال زریں۔
لَتَارِكُوْٓا	: ترک، ترکہ، مال متروکہ۔
لِشَاعِرٍ	: شعر، شاعر، شاعری۔
مَّجْنُوْنٍ	: مجنون، جنون۔
بِالْحَقِّ	: حق وباطل، حقیقت، حق گوئی۔
صَدَّقَ	: تصدیق، مصدقہ۔
الْمُرْسَلِيْنَ	: رسول، مرسل، ترسیل، رسالت
لَذَآئِقُوا	: ذائقہ، خوش ذائقہ، بدذائقہ۔
الْاَلِيْمِ	: عذابِ الیم، المناک، دردوالم۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	مَا [1]	تُجْزَوْنَ [2][3]	اِلَّا	مَا [1]
اور	نہیں	تم سب بدلہ دیے جاؤ گے	مگر	(اسی کا) جو

كُنْتُمْ	تَعْمَلُوْنَ (39) لا	اِلَّا	عِبَادَ اللّٰهِ
تم تھے	تم سب عمل کرتے	مگر	اللہ کے بندے

الْمُخْلَصِيْنَ [4] (40)	اُولٰٓئِكَ [5]	لَهُمْ [6]	رِزْقٌ	مَّعْلُوْمٌ (41) لا
سب خالص کیے ہوئے	یہی (لوگ ہیں کہ)	ان کے لیے	رزق (ہے)	مقرر

فَوَاكِهُ ۚ	وَهُمْ [7]	مُّكْرَمُوْنَ [4] (42) لا	فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ [8] (43) لا
(کئی قسم کے) میوے	اور وہ سب (ہوں گے)	سب عزت دیے ہوئے	نعمتوں کے باغات میں

عَلٰى سُرُرٍ	مُّتَقٰبِلِيْنَ (44)	يُطَافُ [9][3]	عَلَيْهِمْ
تختوں پر	سب آمنے سامنے بیٹھنے والے (ہوں گے)	وہ پھرایا جائے گا	ان پر

بِكَاْسٍ	مِّنْ مَّعِيْنٍ [10] (45) لا	بَيْضَآءَ	لَذَّةٍ [8]
جام کو	(شراب کے) جاری چشمے سے	(جو) سفید (یعنی صاف شفاف)	لذت والی (ہوگی)

لِّلشّٰرِبِيْنَ (46) صلے	لَا	فِيْهَا	غَوْلٌ
پینے والوں کے لیے	نہ	اس میں	سر کا چکرانا (ہوگا)

وَّ	لَا	هُمْ [7]	عَنْهَا	يُنْزَفُوْنَ [3] (47)
اور	نہ	وہ سب	اس سے	وہ سب مدہوش کیے جائیں گے

وَ	عِنْدَهُمْ	قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ [8]	عِيْنٌ (48) لا
اور	ان کے پاس	نیچی نگاہ رکھنے والیاں	بڑی بڑی آنکھوں والی (عورتیں ہونگی)

كَاَنَّهُنَّ	بَيْضٌ [11]	مَّكْنُوْنٌ [12] (49)	فَاَقْبَلَ [13]	بَعْضُهُمْ
گویا کہ وہ (عورتیں)	انڈے (ہوں)	چھپا کر رکھے ہوئے	پھر متوجہ ہوگا	ان کا بعض

عَلٰى بَعْضٍ	يَّتَسَآءَلُوْنَ [14] (50)	قَالَ [13]	قَآئِلٌ [15]
بعض پر	وہ سب ایک دوسرے سے سوال کریں گے	کہے گا	ایک کہنے والا

مِّنْهُمْ	اِنِّيْ	كَانَ	لِيْ	قَرِيْنٌ [15] (51) لا
اُن میں سے	بے شک میں	تھا	میرے لیے	ایک ساتھی

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] مَا کا ترجمہ جو، جس کبھی نہیں، نہ بھی کیا جاتا ہے

[2] تُجْزَوْنَ دراصل تُجْزَيُوْنَ تھا گرامر کے اصول کے مطابق اور پڑھنے میں آسانی کے لیے ی کو حذف کیا گیا تو تُجْزَوْنَ ہوا ہے۔

[3] تَ، يَ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[4] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[5] اُولٰٓئِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُن ہے ضرورتاً کبھی ترجمہ یہ یا اس بھی کر دیا جاتا ہے

[6] لَهُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[7] علامت هُمْ اگر الگ استعمال ہو تو ترجمہ وہ سب کیا جاتا ہے۔

[8] ـة ت اور ة مؤنث کی علامت ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[9] يُطَافُ دراصل يُطْوَفُ تھا گرامر کے اصول کے مطابق يُطَافُ ہوا ہے۔

[10] مَّعِيْنٌ کا روٹ یا تو عِيْنٌ ہے جو کہ دراصل مَعْيُوْنٌ سے بدل کر مَعِيْنٌ بنا ہے یا پھر اس کا روٹ مَعْنٌ ہے مَعِيْنٌ کا وزن فَعِيْل ہے جس کا معنی جاری چشمہ ہے۔

[11] بَيْضٌ بَيْضَةٌ کی جمع ہے کیونکہ انڈے عموماً سفید ہوتے ہیں اس لیے جنت کی عورتوں کو انڈوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

[12] مَفْعُوْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] یہ فعل ماضی ہے ضرورتاً مستقبل میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

[14] اس فعل میں "تَ" اور "ا" میں کام کو باہمی طور پر کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[15] ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

وَمَا تُجْزَوْنَ	اور تم بدلہ نہیں دیے جاؤ گے
اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿39﴾	مگر (اسی کا) جو تم عمل کرتے تھے۔ ﴿39﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿40﴾	مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے (وہ اس عذاب سے محفوظ رہیں گے) ﴿40﴾
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿41﴾	یہی لوگ ہیں (کہ) ان کے لیے مقرر رزق ہے۔ ﴿41﴾
فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿42﴾	(یعنی ہر طرح کے) میوے، اور وہ معزز ہوں گے۔ ﴿42﴾
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿43﴾	نعمت کے باغات میں۔ ﴿43﴾
عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿44﴾	تختوں پر آمنے سامنے (بیٹھے) ہونگے۔ ﴿44﴾
يُطَافُ عَلَيْهِمْ	ان پر پھرایا جائے گا
بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿45﴾	(بھرے ہوئے) جام کو (شراب کے) جاری چشمے سے ﴿45﴾
بَيْضَآءَ لَذَّةٍ	(جو) سفید (یعنی صاف شفاف ہوگی) لذت والی ہوگی
لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿46﴾	پینے والوں کے لیے۔ ﴿46﴾
لَا فِيْهَا غَوْلٌ	نہ اس میں (یعنی اس کی وجہ سے) سر کا چکرانا ہوگا
وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿47﴾	اور نہ وہ اس سے مدہوش ہونگے۔ ﴿47﴾
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ	اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والیاں
عِيْنٌ ﴿48﴾	بڑی بڑی آنکھوں والی (عورتیں) ہونگی۔ ﴿48﴾
كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿49﴾	گویا کہ وہ چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہوں۔ ﴿49﴾
فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ	پھر ان کا بعض بعض پر متوجہ ہوگا
يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿50﴾	(اور) ایک دوسرے سے سوال کریں گے۔ ﴿50﴾
قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ	ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا
اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿51﴾	بے شک میرا ایک ساتھی تھا۔ ﴿51﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

تُجْزَوْنَ : جزاء و سزا، جزاک اللہ۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الا قلیل۔
مَا : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت
تَعْمَلُوْنَ : عمل، عامل، معمول، تعمیل۔
عِبَادَ : عبد، عابد، معبود، عبادت۔
الْمُخْلَصِيْنَ : خالص، خلوص، مخلص۔
مُّكْرَمُوْنَ : کرم، اکرام، تکریم، محترم و مکرم۔
فِيْ : فی الحال، اظہار مافی الضمیر۔
النَّعِيْمِ : نعمت، انعام، منعم حقیقی۔
عَلٰى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
مُّتَقٰبِلِيْنَ : مقابلہ، تقابل، تقابلی جائزہ۔
يُطَافُ : طواف، طواف بیت اللہ۔
بِكَاْسٍ : کاسہ، کاسۂ گدائی۔
مِّنْ : منجانب، من حیث القوم۔
بَيْضَآءَ : ید بیضا، ابیض، بیاض۔
لَذَّةٍ : لذت، لذیذ۔
لِّلشّٰرِبِيْنَ : شراب، شربت، مشروب۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
وَ : صبر و تحمل، حسن و جمال۔
عِنْدَهُمْ : عندالطلب، عنداللہ ماجور۔
عِيْنٌ : عینی شاہد، معاینہ۔
كَاَنَّهُنَّ : کماحقہ، کالعدم، عوام کالانعام
بَيْضٌ : ید بیضا، ابیض، بیضوی شکل۔
فَاَقْبَلَ : اقبال، مقابل۔
بَعْضُهُمْ : بعض، بعض اوقات۔
عَلٰى : علیحدہ، علی الاعلان۔
يَّتَسَآءَلُوْنَ : سوال، سائل، مسئول۔
قَالَ : قول، قائل، مقولہ۔
مِّنْهُمْ : منجانب، من حیث القوم۔

يَقُوْلُ	أَ [1]	ءِنَّكَ	لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ [2][3] (52)
وہ کہتا تھا	کیا	بے شک تو	واقعی تصدیق کرنے والوں میں سے (ہے)

ءَ إِذَا [1]	مِتْنَا	وَ	كُنَّا	تُرَابًا
کیا جب	ہم مر گئے	اور	ہم ہو گئے	مٹی

وَّ	عِظَامًا	ءَ [1]	إِنَّا	لَمَدِيْنُوْنَ [2][4] (53)
اور	ہڈیاں	کیا	بے شک ہم	واقعی سب بدلہ دیے جانے والے (ہیں)

قَالَ [5]	هَلْ	أَنْتُمْ	مُّطَّلِعُوْنَ [3] (54)
وہ کہے گا	کیا	تم	سب جھانک کر دیکھنے والے ہو

فَاطَّلَعَ	فَرَاٰهُ	فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ (55)	قَالَ [5]
پھر وہ جھانکے گا	تو وہ دیکھے گا اس (ساتھی) کو	جہنم کے وسط میں	(تو) وہ کہے گا

تَاللّٰهِ [6]	إِنْ [7]	كِدْتَّ	لَتُرْدِيْنِ [2][8] (56) لا
اللہ کی قسم	یقیناً	تو قریب تھا (کہ)	واقعی تو ہلاک کر دیتا مجھے

وَ	لَوْلَا [9]	نِعْمَةُ	رَبِّيْ
اور	اگر نہ (ہوتی)	مہربانی	میرے رب کی

لَكُنْتُ [2]	مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ [10] (57)	أَفَمَا [11]
یقیناً میں ہوتا	(عذاب میں) حاضر کیے جانے والوں میں سے	تو (بھلا) کیا نہیں

نَحْنُ	بِمَيِّتِيْنَ [12] (58) لا	إِلَّا	مَوْتَتَنَا الْأُوْلٰى
(ایسا نہیں کہ) ہم	ہرگز سب مرنے والے (نہیں) ہیں	سوائے	ہماری پہلی موت کے

وَ	مَا	نَحْنُ	بِمُعَذَّبِيْنَ [10][12] (59)
اور	نہ	ہم	ہرگز سب عذاب دیے جانے والے ہیں

إِنَّ	هٰذَا	لَهُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ [2] (60)
بلاشبہ	یہ	یقیناً وہ	بڑی کامیابی ہے

لِمِثْلِ هٰذَا	فَلْيَعْمَلِ [13]	الْعٰمِلُوْنَ (61)
اسی طرح کی (کامیابی) کے لیے	پس چاہیے کہ وہ عمل کریں	سب عمل کرنے والے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] علامت "أ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے۔

[2] لَ لفظ کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، ترجمہ ضرور، واقعی یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

[3] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[4] مَدِيْنُوْنَ اصل میں مَدْيُوْنُوْنَ تھا قاعدے کے مطابق پڑھنے میں آسانی کے لیے ي کی حرکت ختم کر کے د کو زیر دے کر و کو حذف کیا گیا ہے۔

[5] یہ فعل ماضی ہے ضرورتاً ترجمہ مستقبل میں کیا گیا ہے۔

[6] جب لفظ اللّٰه کے شروع میں تَ آئے تو اس میں قسم کا مفہوم ہوتا ہے۔

[7] إِنْ دراصل إِنَّ تھا پڑھنے میں آسانی اور تخفیف کے لیے إِنْ استعمال ہوا ہے۔

[8] یہ دراصل لَتُرْدِيْ+نِ+يْ تھا اگر فعل کے آخر میں يْ آئے تو فعل اور اس يْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے، تخفیف کے لیے آخر سے يْ کو حذف کیا گیا ہے۔

[9] لَوْلَا کے بعد اگر اسم ہو تو ترجمہ اگر نہ ہوتا ہے، لیکن اس کے بعد اگر فعل ہو تو ترجمہ کیوں نہیں کیا جاتا ہے۔

[10] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا یا کیا جانیوالا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[11] "أ" کے بعد اگر وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] بِ سے پہلے اگر نفی والا لفظ گزرا ہو تو اس بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ اس سے جملے میں تاکید کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے۔

[13] علامت فَ کے بعد لام ساکن ہو تو اس کا ترجمہ چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

يَّقُوْلُ اَءِنَّكَ	وہ کہتا تھا کیا بے شک تو
لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿52﴾	واقعی تصدیق کرنے والوں میں سے ہے۔ ﴿52﴾
ءَاِذَا مِتْنَا	(اس بات کی کہ) کیا جب ہم مر جائیں گے
وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا	اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے
ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿53﴾	کیا بیشک ہم واقعی بدلہ دیے جانے والے ہیں۔ ﴿53﴾
قَالَ هَلْ اَنْتُمْ	(پھر) وہ کہے گا کیا (جہنم میں اس شخص کو) تم
مُّطَّلِعُوْنَ ﴿54﴾	جھانک کر دیکھنے والے ہو۔ ﴿54﴾
فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ	پھر وہ جھانکے گا تو وہ دیکھے گا اس (ساتھی) کو
فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿55﴾	جہنم کے درمیان میں۔ ﴿55﴾
قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ	(تو) وہ کہے گا اللہ کی قسم یقیناً تو قریب تھا (کہ)
لَتُرْدِيْنِ ﴿56﴾	واقعی تو مجھے ہلاک کر دیتا۔ ﴿56﴾
وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ	اور اگر میرے رب کی مہربانی نہ ہوتی
لَكُنْتُ	(تو) یقیناً میں (بھی) ہوتا
مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿57﴾	(عذاب میں) حاضر کیے جانے والوں میں سے۔ ﴿57﴾
اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿58﴾	تو (بھلا) کیا (یہ درست ہے کہ) ہم ہرگز مرنے والے نہیں ہیں ﴿58﴾
اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى	سوائے ہماری پہلی موت کے (جو دنیا میں آچکی)
وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿59﴾	اور نہ ہم ہرگز عذاب دیے جانے والے ہیں۔ ﴿59﴾
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿60﴾	بلاشبہ یقیناً یہ ہی بڑی کامیابی ہے۔ ﴿60﴾
لِمِثْلِ هٰذَا	اسی طرح کی (کامیابی) کے لیے
فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿61﴾	پس چاہیے کہ عمل کرنے والے عمل کریں۔ ﴿61﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

يَّقُوْلُ : قول، مقولہ، اقوالِ زرّیں۔
لَمِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
الْمُصَدِّقِيْنَ : تصدیق، مصدقہ ذرائع۔
مِتْنَا : موت، میت، اموات۔
وَ : صبر و تحمل، حسن و جمال۔
تُرَابًا : تربت، ابوتراب۔
قَالَ : قول، مقولہ، اقوالِ زرّیں۔
مُّطَّلِعُوْنَ : اطلاع، مطلع۔
فَرَاٰهُ : رؤیت ہلال، مرئی و غیر مرئی۔
فِيْ : فی الحال، اظہار ما فی الضمیر۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
نِعْمَةُ : نعمت، انعام، منعمِ حقیقی۔
رَبِّيْ : ربّ، ربِّ کائنات۔
مِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
الْمُحْضَرِيْنَ : حاضر، حاضری، استحضار۔
بِمَيِّتِيْنَ : موت، میت، اموات۔
اِلَّا : اِلّا ماشاءاللہ، اِلّا قلیل۔
مَوْتَتَنَا : موت و حیات، اموات۔
الْاُوْلٰى : نخبۂ اولیٰ، قرونِ اولیٰ۔
بِمُعَذَّبِيْنَ : عذاب، دردناک عذاب۔
هٰذَا : حامل رقعہ ہذا، لہٰذا۔
الْفَوْزُ : فوز و فلاح، عہدے پر فائز ہونا
الْعَظِيْمُ : اجرِ عظیم، معظم، تعظیم۔
لِمِثْلِ : مثل، مثالیں، امثلہ، تمثیل۔
فَلْيَعْمَلِ : عمل، عامل، معمولات۔
الْعٰمِلُوْنَ : عملہ، عامل، عملیات۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اَ [1]	ذٰلِكَ [2]	خَيْرٌ	نُّزُلًا	اَمْ [3]	شَجَرَةُ [4]
کیا	یہ	بہتر (ہے)	مہمانی (کے طور پر)	یا	درخت

الزَّقُّوْمِ (62)	اِنَّا	جَعَلْنٰهَا	فِتْنَةً [5] [4]	لِّلظّٰلِمِيْنَ (63)
زقوم (تھوہر) کا	بے شک ہم	ہم نے بنایا اسے	ایک آزمائش	ظالموں کے لیے

اِنَّهَا	شَجَرَةٌ [4]	تَخْرُجُ [4]	فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ (64) لا	طَلْعُهَا
بلاشبہ وہ	ایک درخت (ہے)	(جو) نکلتا ہے	جہنم کی تہہ میں	اس کے خوشے

كَاَنَّهٗ	رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ (65)	فَاِنَّهُمْ	لَاٰكِلُوْنَ
گویا کہ وہ	شیطانوں کے سر (ہیں)	پس بے شک وہ	ضرور سب کھانے والے (ہیں)

مِنْهَا	فَمَالِئُوْنَ	مِنْهَا	الْبُطُوْنَ [6] (66) ط	ثُمَّ
اس میں سے	پھر سب بھرنے والے (ہیں)	اس سے	(اپنے) پیٹوں (کو)	پھر

اِنَّ	لَهُمْ	عَلَيْهَا ج	لَشَوْبًا	مِّنْ حَمِيْمٍ (67) ج
بے شک	ان کے لیے	اس پر	یقیناً آمیزش (ہوگی)	گرم پانی سے

ثُمَّ	اِنَّ	مَرْجِعَهُمْ [7]	لَاِلَى الْجَحِيْمِ (68) [8]	اِنَّهُمْ
پھر	بلاشبہ	ان کا لوٹنا (ہوگا)	یقیناً جہنم کی طرف	بے شک اُن

اَلْفَوْا	اٰبَآءَهُمْ [7]	ضَآلِّيْنَ (69) لا	فَهُمْ	عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ [7]
سب نے پایا	اپنے باپ دادا کو	سب گمراہ	تو وہ	ان کے قدموں کے نشانات پر

يُهْرَعُوْنَ (70) [10] [9]	وَ	لَقَدْ	ضَلَّ	قَبْلَهُمْ
وہ سب دوڑائے چلے جاتے ہیں	اور	بلاشبہ یقیناً	گمراہ ہوئے	ان (سے) پہلے

اَكْثَرُ	الْاَوَّلِيْنَ (71) لا	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا
اکثریت	سب پہلے لوگ	اور	بلاشبہ یقیناً	ہم نے بھیجے

فِيْهِمْ	مُّنْذِرِيْنَ (72) [11]	فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ
ان میں	ڈرانے والے	پھر آپ دیکھیے	کیسا	ہوا

عَاقِبَةُ [4]	الْمُنْذَرِيْنَ (73) [11] لا	اِلَّا	عِبَادَ اللّٰهِ	الْمُخْلَصِيْنَ (74) [11] ع
انجام	ڈرائے جانے والوں کا	مگر	اللہ کے بندے	خالص کیے (چنے) ہوئے

ع 53 6

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] علامت "أَ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے۔

[2] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہوتا ہے کبھی ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

[3] اَمْ کا ترجمہ کبھی کیا کبھی یا کیا جاتا ہے۔

[4] ۃ اسم کے آخر میں اور تـ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[5] ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[6] اَلْبُطُوْنَ یہ بَطْنٌ کی جمع ہے آخر میں و اور نَ اصل لفظ کا حصہ ہے۔

[7] هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں تو ترجمہ انکا، انکی یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[8] شروع میں "لَ" تاکید کی علامت ہے اور اس کے بعد الف زائد ہے اور الف کے اوپر اگر دائرہ ہو تو اس الف کو لمبا نہیں کرتے کیونکہ وہ الف پڑھا نہیں جاتا ہے۔

[9] فعل کے شروع میں علامت یـ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[10] يُهْرَعُوْنَ فعل کے روٹ میں تیز رفتاری اور شدت جذبات کا مفہوم پایا جاتا ہے یعنی جذبہ تقلید کی شدت یا کسی بیرونی طاقت کی سختی یا کسی خوف کی وجہ سے اپنی آباء واجداد کے نقش قدم پر چلے جا رہے تھے اور قوت متحرکہ کی شدت کو ظاہر کرنے کے لیے علامت یـ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر والا فعل استعمال ہوا ہے کہ اندرونی قوت کے آگے لاچار وہ ہانکے چلے جا رہے تھے۔

[11] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا اور اگر زبر ہو تو کیے گئے ہوئے کا مفہوم ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قرآن	اردو ترجمہ
اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ	کیا یہ مہمانی کے طور پر بہتر ہے
شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿62﴾	یا زقوم (تھوہر) کا درخت۔ ﴿62﴾
اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿63﴾	بیشک ہم نے اسے ظالموں کیلئے ایک آزمائش بنایا ﴿63﴾
اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ	بلاشبہ وہ ایک درخت ہے (جو) نکلتا (اُگتا) ہے
فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿64﴾ طَلْعُهَا	جہنم کی تہ میں۔ ﴿64﴾ اس کے خوشے
كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿65﴾	گویا کہ وہ شیطانوں کے سر ہیں۔ ﴿65﴾
فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا	پس بیشک وہ ضرور اس میں سے کھانے والے ہیں
فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿66﴾	پھر اسی سے (اپنے) پیٹ بھرنے والے ہیں۔ ﴿66﴾
ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا	پھر بے شک ان کے لیے اس پر
لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿67﴾ ثُمَّ	یقیناً گرم پانی کی آمیزش ہوگی۔ ﴿67﴾ پھر
اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿68﴾	بلاشبہ یقیناً جہنم کی طرف ان کا لوٹنا ہوگا۔ ﴿68﴾
اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿69﴾	بیشک انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا۔ ﴿69﴾
فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ	تو وہ انہی کے قدموں کے نشانات پر
يُهْرَعُوْنَ ﴿70﴾	دوڑائے چلے جاتے ہیں۔ ﴿70﴾
وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ	اور بلاشبہ یقیناً ان سے پہلے (بھی) گمراہ ہوئے
اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿71﴾ وَلَقَدْ	اگلے لوگوں میں سے زیادہ تر۔ ﴿71﴾ اور بلاشبہ یقیناً
اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿72﴾	ہم نے ان میں کئی ڈرانے والے بھیجے۔ ﴿72﴾
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ	پھر دیکھیے کیسا ہوا
عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿73﴾	ڈرائے جانے والوں کا انجام۔ ﴿73﴾
ع 2/53/6 اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿74﴾	سوائے اللہ کے خالص کیے ہوئے بندوں کے ﴿74﴾

لفظ	اردو استعمال
خَيْرٌ	خیر، خیریت، خیروعافیت۔
شَجَرَةُ	حجروشجر، شجرکاری مہم۔
فِتْنَةً	فتنہ وفساد، فتنہ برپا ہونا
لِّلظّٰلِمِيْنَ	ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
تَخْرُجُ	خارج، خروج، اخراج۔
فِيْٓ	فی الحال، اظہار مافی الضمیر۔
رُءُوْسُ	راَس المال، رئیس، رؤساء۔
لَاٰكِلُوْنَ	اکل وشرب، ماکولات ومشروبات
مِنْهَا	منجانب، من حیث القوم۔
الْبُطُوْنَ	بطنِ مادر۔
عَلَيْهَا	علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
مَرْجِعَهُمْ	رجوع، راجع، رجعت پسندی۔
اِلَى	مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
اٰبَآءَهُمْ	آباؤاجداد، آبائی علاقہ۔
ضَآلِّيْنَ	ضلالت وگمراہی۔
اٰثٰرِهِمْ	آثار، آثار قدیمہ۔
وَ	صبروتحمل، حسن وجمال۔
ضَلَّ	ضلالت وگمراہی۔
قَبْلَهُمْ	قبل ازوقت، قبل الکلام۔
اَكْثَرُ	اکثر اوقات، کثرت، کثیر۔
الْاَوَّلِيْنَ	اوّل درجہ، اوّل انعام۔
اَرْسَلْنَا	رسول، مرسل، ترسیل۔
فِيْهِمْ	فی الحال، فی الفور، فی الواقع۔
فَانْظُرْ	نظر، نظارہ، منظر، تناظر۔
كَيْفَ	کیفیت، بہر کیف۔
عَاقِبَةُ	عالم عقبیٰ، عاقبت نااندیش۔
اِلَّا	الاماشاءاللہ، الا قلیل۔
الْمُخْلَصِيْنَ	خالص، خلوص، مخلص۔

وَ	لَقَدْ	نَادٰىنَا [1]	نُوْحٌ [2]	فَلَنِعْمَ [3]
اور	بلاشبہ یقیناً	ہمیں پکارا	نوح نے	تو یقیناً اچھے

الْمُجِيْبُوْنَ [4] (75)	وَ	نَجَّيْنٰهُ [5][6]	وَ	اَهْلَهٗ [6]
قبول کرنے والے (ہیں)	اور	ہم نے نجات دی اسے	اور	اس کے گھر والوں (کو)

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ (76)	وَ	جَعَلْنَا [5]	ذُرِّيَّتَهٗ [6]
بہت بڑی مصیبت سے	اور	ہم نے بنایا	اس کی اولاد کو

هُمُ الْبٰقِيْنَ [7] (77)	وَ	تَرَكْنَا [5]	عَلَيْهِ
ہی باقی رہنے والے	اور	ہم نے (اس کا ذکر خیر باقی) چھوڑا	اس پر

فِي الْاٰخِرِيْنَ (78)	سَلٰمٌ	عَلٰى نُوْحٍ	فِي الْعٰلَمِيْنَ [8] (79)
پیچھے آنے والوں میں	سلام ہو	نوح پر	تمام جہانوں میں

اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الْمُحْسِنِيْنَ [9] (80)
بے شک ہم	اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	سب نیکی کرنے والوں (کو)

اِنَّهٗ	مِنْ عِبَادِنَا	الْمُؤْمِنِيْنَ [4][9] (81)	ثُمَّ
بے شک وہ	ہمارے بندوں میں سے (تھا)	(جو) ایمان لانے والے (تھے)	پھر

اَغْرَقْنَا [5]	الْاٰخَرِيْنَ (82)	وَ	اِنَّ
ہم نے غرق کر دیا	دوسروں کو	اور	بے شک

مِنْ شِيْعَتِهٖ [6]	لَاِبْرٰهِيْمَ [3] (83)	اِذْ [10]	جَآءَ
اس کے گروہ میں سے	یقیناً ابراہیم (ہے)	جب	وہ آیا

رَبَّهٗ [6]	بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ (84)	اِذْ [10]	قَالَ	لِاَبِيْهِ [6][11]
اپنے رب کے پاس	پاک صاف دل کے ساتھ	جب	اس نے کہا	اپنے باپ سے

وَ	قَوْمِهٖ [6]	مَاذَا	تَعْبُدُوْنَ (85)
اور	اپنی قوم (سے)	کس (چیز) کی	تم سب عبادت کرتے ہو

اَئِفْكًا	اٰلِهَةً [12]	دُوْنَ اللّٰهِ	تُرِيْدُوْنَ (86)
کیا جھوٹے گھڑے ہوئے	معبودوں (کو)	اللہ کے سوا	تم سب چاہتے ہو

وقف لازم

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] نَادٰىنَا دراصل نَادٰی+نَا تھا جب کھڑی زبر (ـٰ) کے ساتھ ی آئی ہو اور اسکے بعد کوئی علامت لگائی جائے تو اس ی کو دندانے سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

[2] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[3] لَ لفظ کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جسکا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

[4] یہاں وْنَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[5] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[6] ہٗ یا ہٖ اگر فعل کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اُسے اور اگر اسم کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اسکا، اسکی، اسکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے اور اگر ہٗ یا ہٖ سے پہلے الف یا سکون ہو تو یہ ہُ یا ہِ ہو جاتے ہیں۔

[7] هُمْ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

[8] اس جملے میں ایک مفہوم تو یہی ہے کہ ہم نے اسکا ذکرِ خیر پیچھے آنے والوں میں چھوڑا کہ وہ کہیں نوح پر سلام ہو تمام جہانوں میں اور ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ نے فرمایا: ہم نے کہا نوح پر سلام ہو تمام جہانوں میں۔

[9] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[10] اِذْ اور اِذَا کا ترجمہ جب ہوتا ہے اِذْ عموماً ماضی کے لیے اور اِذَا عموماً مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

[11] قَالَ، يَقُوْلُ کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

[12] یہاں ۃ واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ یہ جمع کے لیے ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ	اور بلاشبہ یقیناً نوح علیہ السلام نے ہمیں پکارا
فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿75﴾	تو یقیناً (ہم) اچھے قبول کرنے والے ہیں۔ ﴿75﴾
وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ	اور ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿76﴾	بہت بڑی مصیبت سے۔ ﴿76﴾
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿77﴾	اور ہم نے اسکی اولاد کو ہی باقی رہنے والے بنادیا ﴿77﴾
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ	اور ہم نے اس پر (ذکر خیر باقی) چھوڑا
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿78﴾	پیچھے آنے والوں میں۔ ﴿78﴾
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿79﴾	(کہ وہ کہیں) نوح پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔ ﴿79﴾
اِنَّا كَذٰلِكَ	بے شک ہم اسی طرح
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿80﴾	نیکی کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ ﴿80﴾
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿81﴾	بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔ ﴿81﴾
ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿82﴾	پھر ہم نے دوسروں کو غرق کردیا۔ ﴿82﴾
وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ	اور بے شک اس (نوح) کے گروہ میں سے
لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿83﴾ (وقف لازم)	یقیناً ابراہیم (بھی) ہے۔ ﴿83﴾
اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ	جب وہ اپنے رب کے پاس آیا
بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿84﴾	پاک صاف دل کے ساتھ۔ ﴿84﴾
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ	جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا
مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿85﴾	تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو۔ ﴿85﴾
اَئِفْكًا اٰلِهَةً	کیا جھوٹے گھڑے ہوئے معبودوں کو
دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿86﴾	تم اللہ کے سوا چاہتے ہو۔ ﴿86﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

نَادٰىنَا : نداء، منادی، ندائے ملت۔
فَلَنِعْمَ : نعمت، انعام، منعم حقیقی۔
الْمُجِيْبُوْنَ : مستجاب الدعاء، جواب۔
نَجَّيْنٰهُ : فرقہ ناجیہ، نجات دہندہ۔
اَهْلَهٗ : اہل وعیال، اہل خانہ۔
الْكَرْبِ : کرب، کرب وبلا۔
الْعَظِيْمِ : اجر عظیم، معظم، تعظیم۔
ذُرِّيَّتَهٗ : ذریت آدم، ذریت ابلیس۔
الْبٰقِيْنَ : باقی، بقایا، بقیہ۔
تَرَكْنَا : ترک، ترکہ، مال متروکہ۔
فِي : فی الحال، فی سبیل اللہ۔
الْاٰخِرِيْنَ : یوم آخرت، آخری۔
الْعٰلَمِيْنَ : الہ العالمین، عالم اسلام۔
كَذٰلِكَ : کماحقہ، کالعدم۔
نَجْزِي : جزاء وسزا، جزاک اللہ۔
الْمُحْسِنِيْنَ : احسن جزاء، احسان، محسن۔
عِبَادِنَا : عبد، عابد، عباد الرحمن۔
الْمُؤْمِنِيْنَ : ایمان، مومن، امن۔
اَغْرَقْنَا : غرق، غرقاب، مستغرق۔
الْاٰخَرِيْنَ : اوّلین وآخرین، یوم آخرت
مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
رَبَّهٗ : رب، رب العالمین۔
بِقَلْبٍ : قلبی تعلق، امراض قلب
سَلِيْمٍ : مسلم، مسلمان۔
قَالَ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
لِاَبِيْهِ : آباواجداد، آبائی علاقہ۔
قَوْمِهٖ : قوم، قومیت، اقوام عالم۔
تَعْبُدُوْنَ : عبادت، معبود۔
اٰلِهَةً : الہ العالمین، یاالٰہی۔
تُرِيْدُوْنَ : ارادہ، مرید، مراد۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَمَا [1][2]	ظَنُّكُمْ	بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [3] ﴿87﴾
تو کیا (ہے)	تمہارا خیال	جہانوں کے رب کے بارے میں

فَنَظَرَ [1]	نَظْرَةً [5][4]	فِي النُّجُوْمِ ﴿88﴾ لا
پس اس نے دیکھا	ایک نظر دیکھنا	ستاروں میں

فَقَالَ [1]	اِنِّيْ	سَقِيْمٌ ﴿89﴾	فَتَوَلَّوْا [1]
پھر اس نے کہا	بے شک میں	بیمار (ہوں)	چنانچہ وہ سب واپس چلے گئے

عَنْهُ	مُدْبِرِيْنَ [6] ﴿90﴾	فَرَاغَ [1]	اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ
اس سے	پیٹھ پھیرنے والے (ہوکر)	پھر متوجہ ہوا	ان کے معبودوں کی طرف

فَقَالَ [1]	اَلَا	تَاْكُلُوْنَ ﴿91﴾ ج	مَا [2]	لَكُمْ [7]
پس اس نے کہا	کیا نہیں	تم سب کھاتے ہو	کیا (ہے)	تم کو (کہ)

لَا	تَنْطِقُوْنَ ﴿92﴾	فَرَاغَ [1]	عَلَيْهِمْ	ضَرْبًا
نہیں	تم سب بولتے ہو	پھر وہ متوجہ ہوا	ان پر	مارتے ہوئے

بِالْيَمِيْنِ [3] ﴿93﴾	فَاَقْبَلُوْٓا [1]	اِلَيْهِ	يَزِفُّوْنَ ﴿94﴾
دائیں ہاتھ سے	تو وہ سب آئے	اس کی طرف	وہ سب دوڑ رہے تھے

قَالَ	اَ	تَعْبُدُوْنَ	مَا [2]	تَنْحِتُوْنَ ﴿95﴾ لا
اس نے کہا	کیا	تم سب عبادت کرتے ہو	(اس کی) جسے	تم سب (خود) تراشتے ہو

وَاللّٰهُ [8]	خَلَقَكُمْ [9]	وَ	مَا [2]	تَعْمَلُوْنَ ﴿96﴾
حالانکہ اللہ نے	پیدا کیا تمہیں	اور	(اسے بھی) جو	تم سب کرتے ہو

قَالُوا	ابْنُوْا	لَهٗ [7]	بُنْيَانًا [5]
وہ سب کہنے لگے	تم سب بناؤ	اس کے لیے	ایک عمارت

فَاَلْقُوْهُ [1]	فِي الْجَحِيْمِ ﴿97﴾	فَاَرَادُوْا [1]	بِهٖ [3]
پھر پھینک دو اسے	بھڑکتی ہوئی آگ میں	چنانچہ اُنہوں نے ارادہ کیا	اس کے ساتھ

كَيْدًا [5]	فَجَعَلْنٰهُمُ [10][1]	الْاَسْفَلِيْنَ [12][11] ﴿98﴾
ایک چال (چلنے کا)	تو ہم نے کر دیا انہیں	سب سے نیچے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[2] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[3] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ ہوتا ہے، یہاں ضرورتاً کے بارے میں کیا گیا ہے۔

[4] بعض مفسرین کا خیال ہے کہ وہ لوگ ستاروں کی گردش کو مؤثر سمجھتے تھے تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں پر نظر کی تاکہ وہ سمجھیں کہ جواب کیفیت ہوگی وہ ستاروں کی گردش سے ہوگی اور بعض نے کہا ہے یہ ایک محاورہ ہے کہ غوروفکر کرتے ہوئے اوپر کی طرف دیکھا جاتا ہے۔

[5] ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، جس کا ترجمہ ایک، کوئی، کچھ یا کسی کیا جاسکتا ہے۔

[6] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنیوالے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[7] لَكُمْ میں لَ اور لَهٗ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[8] "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[9] علامت كُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو اس کا ترجمہ تمہیں یا تم کو کیا جاتا ہے۔

[10] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[11] اسم کے شروع میں علامت "اَ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے اور یہاں آخر میں يْنَ کے الگ ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

[12] یعنی آگ کو ٹھنڈا کر کے ہم نے ان کی تدبیر کو خاک میں ملا دیا۔

فَمَا ظَنُّكُمْ	تو تمہارا کیا خیال ہے
بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿87﴾	جہانوں کے رب کے بارے میں؟ ﴿87﴾
فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿88﴾	پس اس نے ایک نظر ستاروں میں دیکھا۔ ﴿88﴾
فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿89﴾	پھر اس نے کہا بے شک میں بیمار ہوں۔ ﴿89﴾
فَتَوَلَّوْا عَنْهُ	تو وہ اس سے واپس چلے گئے
مُدْبِرِيْنَ ﴿90﴾	پیٹھ پھیرتے ہوئے۔ ﴿90﴾
فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ	پھر وہ ان کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوا
فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿91﴾	پس اس نے کہا کیا تم کھاتے نہیں ہو؟ ﴿91﴾
مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿92﴾	کیا ہے تمہیں (کہ) تم بولتے نہیں ہو؟ ﴿92﴾
فَرَاغَ عَلَيْهِمْ	پھر وہ ان پر متوجہ ہوا
ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿93﴾	دائیں ہاتھ سے مارتے (اور توڑتے) ہوئے۔ ﴿93﴾
فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿94﴾	تو وہ اس کی طرف دوڑتے ہوئے آئے۔ ﴿94﴾
قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ	اس نے کہا کیا تم (اسکی) عبادت کرتے ہو
مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿95﴾	جسے تم (خود) تراشتے ہو؟ ﴿95﴾
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ	حالانکہ اللہ نے تمہیں پیدا کیا
وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿96﴾	اور (اسے بھی) جو تم کرتے ہو۔ ﴿96﴾
قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا	وہ کہنے لگے تم اسکے لیے ایک عمارت (مقام) بناؤ
فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿97﴾	پھر اُسے بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینک دو۔ ﴿97﴾
فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا	چنانچہ انہوں نے اسکے ساتھ ایک چال چلنے کا ارادہ کیا
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿98﴾	تو ہم نے انہی کو سب سے نیچے کر دیا۔ ﴿98﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

ظَنُّكُمْ : بدظن، ظن غالب۔
الْعٰلَمِيْنَ : الہ العالمین، رحمۃ للعٰلمین۔
فَنَظَرَ : نظر، نظارہ، منظر، منظور نظر۔
فِي : فی الحال، اظہار مافی الضمیر۔
النُّجُوْمِ : علم نجوم، نجومی۔
فَقَالَ : قول، قائل، مقولہ، اقوال زرّیں
سَقِيْمٌ : سُقم، سقیم۔
مُدْبِرِيْنَ : ادبار زمانہ، دُبر۔
اِلٰى : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
اٰلِهَتِهِمْ : الہ العالمین، یاالٰہی۔
اَلَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
تَاْكُلُوْنَ : اکل وشرب، ماکولات ومشروبات۔
تَنْطِقُوْنَ : نُطق، حیوان ناطق، ناطقہ بند کرنا۔
عَلَيْهِمْ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
ضَرْبًا : ضربِ کاری، مضروب۔
بِالْيَمِيْنِ : یمین ویسار، میمنہ ومیسرہ۔
فَاَقْبَلُوْٓا : ایجاب وقبول، قبولیت، اقبال۔
قَالَ : قول، مقولہ، اقوال زرّیں
تَعْبُدُوْنَ : عبادت، معبود، عبادت گاہ۔
مَا : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
خَلَقَكُمْ : خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
تَعْمَلُوْنَ : عمل، عامل، معمول، تعمیل۔
ابْنُوْا : بنیاد، سنگ بنیاد، کس بناء پر۔
فَاَلْقُوْهُ : القاء۔
فِي : فی الحال، اظہار مافی الضمیر۔
فَاَرَادُوْا : ارادہ، مرید، مراد۔
بِهٖ : بالمقابل، بسبب، بالکل۔
الْاَسْفَلِيْنَ : سفلی علم، سفلہ پن۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	قَالَ	اِنِّيْ	ذَاهِبٌ [1]	اِلٰى رَبِّيْ
اور	اس نے کہا	بے شک میں	جانے والا (ہوں)	اپنے رب کی طرف

سَيَهْدِيْنِ [2][3] (99)	رَبِّ [4]	هَبْ	لِيْ
عنقریب ضرور وہ راستہ دکھائے گا مجھے	(اے) میرے رب	تو (اولاد) عطا فرما	مجھ کو

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (100)	فَبَشَّرْنٰهُ [5]	بِغُلٰمٍ	حَلِيْمٍ (101)
نیکوں میں سے	تو ہم نے خوشخبری دی اسے	ایک لڑکے کی	بردبار

فَلَمَّا	بَلَغَ	مَعَهُ	السَّعْيَ	قَالَ
پھر جب	وہ پہنچا	اس کے ساتھ	دوڑنے (کی عمر) کو	اس نے کہا

يٰبُنَيَّ [6]	اِنِّيْٓ	اَرٰى [7]	فِي الْمَنَامِ [8]
اے میرے (پیارے چھوٹے) بیٹے	بے شک میں	میں دیکھتا ہوں	خواب میں

اَنِّيْٓ	اَذْبَحُكَ	فَانْظُرْ	مَاذَا
کہ بے شک میں	میں ذبح کر رہا ہوں تجھے	پس تو دیکھ	کیا

تَرٰى ط	قَالَ	يٰٓاَبَتِ [9]	افْعَلْ
تو دیکھتا (خیال کرتا) ہے	اس نے کہا	اے میرے ابا جان	آپ کر گزریے

مَا	تُؤْمَرُ [10] ز	سَتَجِدُنِيْٓ [2]	اِنْ
جو	آپ کو حکم دیا جا رہا ہے	عنقریب ضرور آپ پائیں گے مجھے	اگر

شَآءَ اللّٰهُ [11]	مِنَ الصّٰبِرِيْنَ (102)	فَلَمَّآ	اَسْلَمَا [12]
اللہ نے چاہا	صبر کرنے والوں میں سے	پھر جب	وہ دونوں مطیع (تیار) ہو گئے

وَ	تَلَّهٗ	لِلْجَبِيْنِ [13] ج (103)	وَ	نَادَيْنٰهُ [5]
اور	اس نے لٹا دیا اُسے	پیشانی کے بل	اور	ہم نے پکارا اُسے

اَنْ	يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ لا (104)	قَدْ	صَدَّقْتَ	الرُّءْيَا ج
کہ	اے ابراہیم	یقیناً	تو نے سچ کر دکھایا	(اپنا) خواب

اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الْمُحْسِنِيْنَ (105)
بے شک ہم	اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔
2. فعل کے شروع میں "سَ" میں عموماً عنقریب ضرور کا مفہوم ہوتا ہے۔
3. سَيَهْدِيْنِ دراصل سَيَهْدِيْنِيْ تھا، اگر فعل کے آخر میں يْ آئے تو فعل اور اس يْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔
4. رَبِّ دراصل يَارَبِّيْ تھا، پڑھنے میں آسانی کے لیے شروع سے يا اور آخر سے يْ حذف کی گئی ہے۔
5. نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔
6. يٰبُنَيَّ دراصل يَا + بُنَيْوٌ + يْ تھا بُنَيْوٌ چھوٹے بیٹوں کو کہا جاتا ہے، گرامر کے اُصول کے مطابق و کو ی سے بدل کر ی میں مدغم کیا گیا اور تخفیف کے لیے ایک ی کو حذف کیا گیا تو يٰبُنَيَّ ہو گیا۔
7. اَرٰى دراصل اَرْءَيُ تھا، گرامر کے اصول کے مطابق اَرٰى ہوا ہے۔
8. اَلْمَنَامِ کا ترجمہ سونا یا نیند بھی ہوتا ہے جیسا کہ سورۃ الروم آیت نمبر 23 میں ہے۔
9. يٰٓاَبَتِ دراصل يَا اَبِيْ (اے میرے ابا جان) عرب لوگ جب والد کو پیار سے مخاطب کریں تو يَا اَبِيْ کی بجائے يٰٓاَبَتِ یعنی آخر سے ی کے عوض تِ استعمال کرتے ہیں۔
10. تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔
11. فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔
12. فعل کے آخر میں "ا" میں تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔
13. اسم کے شروع میں لِ کا عموماً ترجمہ کے لیے ہوتا ہے یہاں ضرورتاً ترجمہ کے بل کیا گیا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ	اور اس نے کہا بیشک میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں
سَيَهْدِيْنِ ﴿99﴾	عنقریب ضرور وہ مجھے راستہ دکھائے گا۔ ﴿99﴾
رَبِّ هَبْ لِيْ	اے میرے رب تو مجھے (اولاد) عطا فرما
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿100﴾	(جو) نیکوں میں سے (ہو)۔ ﴿100﴾
فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿101﴾	تو ہم نے اسے ایک بردبار لڑکے کی خوشخبری دی ﴿101﴾
فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ	پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا،
قَالَ يٰبُنَيَّ	اس نے کہا اے میرے چھوٹے (پیارے) بیٹے
اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ	بیشک میں خواب میں دیکھتا ہوں
اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ	کہ بے شک میں تجھے ذبح کر رہا ہوں
فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ	پس تو دیکھ تو کیا خیال کرتا ہے
قَالَ يٰٓاَبَتِ	اس نے کہا اے میرے ابا جان
افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ	آپ کر گزریے جو آپ کو حکم دیا جا رہا ہے
سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ	اگر اللہ نے چاہا آپ عنقریب ضرور مجھے پائیں گے
مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿102﴾	صبر کرنے والوں میں سے۔ ﴿102﴾
فَلَمَّآ اَسْلَمَا	پھر جب وہ دونوں مطیع ہو گئے
وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿103﴾ ۚ	اور اس نے اسے پیشانی کے بل لٹا دیا۔ ﴿103﴾
وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿104﴾ ۙ	اور ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم۔ ﴿104﴾
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ	یقیناً تو نے (اپنا) خواب سچا کر دکھایا
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي	بے شک ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿105﴾	نیکی کرنے والوں کو۔ ﴿105﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- اِلٰى: مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
- سَيَهْدِيْنِ: ہدایت، ہادیِ برحق۔
- هَبْ: ہبہ کرنا، کسبی اور وہبی۔
- مِنَ: منجانب، من حیث القوم۔
- الصّٰلِحِيْنَ: صالح، صلح، اعمال صالحہ۔
- فَبَشَّرْنٰهُ: بشارت، مبشر، بشیر۔
- بِغُلٰمٍ: حور و غلمان۔
- حَلِيْمٍ: حلم، حلیم و بردبار، حلیم الطبع۔
- بَلَغَ: بالغ، بلوغت، ذرائع ابلاغ، تبلیغ۔
- مَعَهُ: مع اہل و عیال، معیّت۔
- السَّعْيَ: سعی و کوشش، سعی لاحاصل۔
- يٰبُنَيَّ: ابن آدم، ابن قاسم، ابناء الجامعہ۔
- اَرٰى: رویت ہلال، مرئی و غیر مرئی۔
- اَذْبَحُكَ: ذبح، مذبح، ذبیحہ، مذبوحہ۔
- فَانْظُرْ: نظارہ، منظر، نظر۔
- افْعَلْ: فعل، فاعل، مفعول، افعال۔
- مَا: ماحول، مافوق الفطرت۔
- تُؤْمَرُ: امر، آمر، مامور، امور۔
- سَتَجِدُنِيْٓ: وجود، موجود، وجد۔
- شَآءَ: ماشاءاللہ، ان شاءاللہ۔
- مِنَ: منجانب، من حیث القوم۔
- الصّٰبِرِيْنَ: صبر و شکر، صابر و شاکر۔
- اَسْلَمَا: اسلام، تسلیم و رضا، سر تسلیم خم۔
- لِلْجَبِيْنِ: الحمدللہ، لہٰذا / جبین نیاز۔
- نَادَيْنٰهُ: ندا، منادی، ندائے ملت۔
- صَدَّقْتَ: تصدیق، صدق دل، صادق۔
- الرُّءْيَا: تعبیر الرویا، مرئی و غیر مرئی۔
- كَذٰلِكَ: کماحقہ، کالعدم، عوام کالانعام۔
- نَجْزِي: جزا و سزا، جزاک اللہ۔
- الْمُحْسِنِيْنَ: احسن جزا، احسان، محسن۔

إِنَّ	هٰذَا	لَهُوَ	الْبَلٰٓؤُا	الْمُبِيْنُ [1] (106)	وَ
بے شک	یہ	یقیناً وہ	آزمائش (ہے)	واضح	اور

فَدَيْنٰهُ [2][3]	بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ [4][5] (107)	وَ	تَرَكْنَا [2]
ہم نے بدلے میں دیا اس (اسماعیل) کے	ایک عظیم ذبیحہ	اور	ہم نے (باقی) چھوڑا

عَلَيْهِ	فِي الْاٰخِرِيْنَ (108) صلے	سَلٰمٌ	عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ [6] (109)
اس پر	پیچھے آنے والوں میں	سلام (ہو)	ابراہیم پر

كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الْمُحْسِنِيْنَ [7] (110)	اِنَّهٗ	مِنْ عِبَادِنَا
اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)	بیشک وہ	ہمارے بندوں میں سے (تھا)

الْمُؤْمِنِيْنَ [7] (111)	وَبَشَّرْنٰهُ [2][3]	بِاِسْحٰقَ	نَبِيًّا
(جو) سب ایمان لانے والے (تھے)	اور ہم نے خوشخبری دی اسے	اسحاق کی	(جو) نبی (ہوگا)

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (112)	وَ	بٰرَكْنَا [2]	عَلَيْهِ
(اور) نیک لوگوں میں سے (ہوگا)	اور	ہم نے برکت نازل کی	اس پر

وَ	عَلٰٓى اِسْحٰقَ ط	وَ	مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا [8]	مُحْسِنٌ [5][7]
اور	اسحاق پر	اور	اُن دونوں کی اولاد میں سے	کوئی نیکی کرنے والا

وَّ	ظَالِمٌ [5][9]	لِّنَفْسِهٖ [10]	مُبِيْنٌ (113) ع	وَلَقَدْ [11]
اور	کوئی ظلم کرنے والا	اپنے نفس پر	واضح	اور بلاشبہ یقیناً

ع 3 39 7

مَنَنَّا	عَلٰى مُوْسٰى	وَ	هٰرُوْنَ (114) ج	وَ
ہم نے احسان کیا	موسیٰ پر	اور	ہارون (پر)	اور

نَجَّيْنٰهُمَا [2][8]	وَقَوْمَهُمَا [8]	مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ (115) ج
ہم نے نجات دی ان دونوں کو	اور ان دونوں کی قوم کو	بہت بڑی مصیبت سے

وَ	نَصَرْنٰهُمْ [2]	فَكَانُوْا	هُمُ الْغٰلِبِيْنَ [9][12] (116) ج
اور	ہم نے مدد کی ان کی	تو تھے وہ سب	وہی سب غلبہ حاصل کرنے والے

وَ	اٰتَيْنٰهُمَا [2][8]	الْكِتٰبَ	الْمُسْتَبِيْنَ [13] (117) ج
اور	ہم نے دی ان دونوں کو	کتاب	نہایت واضح

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 یعنی باپ کا اکلوتے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا بہت بڑی آزمائش ہے۔

2 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

3 ہٗ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُسے یا اس کو کیا جاتا ہے اور اگر ہٗ یا ہٖ سے پہلے الف یا سکون ہو تو یہ ہُ یا ہِ ہو جاتے ہیں۔

4 یہاں علامت بِ کا الگ ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

5 ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، جس کا ترجمہ ایک، کوئی، کچھ یا کسی کیا جا سکتا ہے۔

6 اس جملے میں ایک مفہوم تو یہی ہے کہ ہم نے اسکا ذکر خیر پیچھے آنے والوں میں چھوڑا کہ وہ کہیں ابراہیم پر سلام ہو تمام جہانوں میں اور ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ نے فرمایا: ہم نے کہا ابراہیم پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔

7 اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

8 هُمَا، هِمَا کسی لفظ کے آخر میں تعداد میں دو ہونے کو ظاہر کرتا ہے اور اس کا ترجمہ ان دونوں کیا جاتا ہے۔

9 فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

10 اسم کے شروع میں لِ کا عموماً ترجمہ کے لیے ہوتا ہے کبھی اسکا ترجمہ پر بھی ہوتا ہے۔

11 لَ اور قَدْ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

12 هُمْ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

13 اَلْمُبِيْنُ کا ترجمہ واضح اور اَلْمُسْتَبِيْنُ کا ترجمہ نہایت واضح ہے کیونکہ اس میں سا اور تَ دو حرف زائد ہونے کی وجہ سے مبالغے کا مفہوم ہے اور اس سے مراد تورات ہے۔

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿106﴾	بے شک یہی یقیناً کھلی آزمائش ہے۔ ﴿106﴾
وَفَدَيْنٰهُ	اور ہم نے دیا اس (اسماعیل) کے بدلے میں
بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿107﴾	ایک عظیم ذبیحہ۔ ﴿107﴾
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ	اور ہم نے اس پر (ذکر خیر باقی) چھوڑا
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿108﴾ صلے	پیچھے آنے والوں میں۔ ﴿108﴾
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿109﴾	(کہ وہ کہیں) سلام ہو ابراہیم پر۔ ﴿109﴾
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿110﴾	اسی طرح ہم نیکی کرنیوالوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ ﴿110﴾
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿111﴾	بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔ ﴿111﴾
وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ	اور ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی
نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿112﴾	(کہ وہ) نبی (اور) نیک لوگوں میں سے ہوگا۔ ﴿112﴾
وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ط	اور ہم نے اس پر اور اسحاق پر برکت نازل کی
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ	اور ان دونوں کی اولاد میں سے کوئی تو نیکی کرنیوالا ہے
ع 3 39 7 وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿113﴾ ع	اور کوئی اپنے نفس پر واضح ظلم کرنے والا ہے۔ ﴿113﴾
وَلَقَدْ مَنَنَّا	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے احسان کیا
عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿114﴾ ج	موسیٰ اور ہارون پر۔ ﴿114﴾
وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا	اور ہم نے نجات دی ان دونوں کو اور ان دونوں کی قوم کو
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿115﴾ ج	بہت بڑی مصیبت سے۔ ﴿115﴾
وَنَصَرْنٰهُمْ	اور ہم نے ان کی مدد کی
فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿116﴾ ج	تو وہی غلبہ حاصل کرنے والے ہوئے۔ ﴿116﴾
وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿117﴾ ج	اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی۔ ﴿117﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

الْبَلٰٓؤُا : بلاء، ابتلاو آزمائش، مبتلا۔
الْمُبِيْنُ : بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر۔
وَ : شام وسحر، لیل ونہار۔
فَدَيْنٰهُ : فدیہ، فدا۔
بِذِبْحٍ : ذبح، ذبیحہ، مذبح۔
عَظِيْمٍ : عظیم، اعظم، معظم، تعظیم۔
تَرَكْنَا : ترک، ترکہ، مال متروکہ۔
عَلَيْهِ : علی الاعلان، علی العموم۔
فِي : فی الحال، فی الفور، فی نفسہ۔
الْاٰخِرِيْنَ : آخرت، یوم آخرت، آخری۔
سَلٰمٌ : سلام، امن وسلامتی۔
عِبَادِنَا : عبد، عابد، عباد الرحمٰن۔
بَشَّرْنٰهُ : بشارت، مبشر، بشیر۔
الصّٰلِحِيْنَ : صالح، صلح، اعمال صالحہ۔
بٰرَكْنَا : برکت، برکات، مبارک۔
مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
ذُرِّيَّتِهِمَا : ذریت آدم، ذریت ابلیس۔
مُحْسِنٌ : محسن، احسان، حسن سلوک۔
ظَالِمٌ : ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
لِّنَفْسِهٖ : نفس، نفسا نفسی، نفوسِ قدسیہ
مُبِيْنٌ : بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر
مَنَنَّا : ممنون، عبد المنان، منت۔
نَجَّيْنٰهُمَا : نجات، فرقہ ناجیہ۔
الْكَرْبِ : کرب، کرب وبلا۔
الْعَظِيْمِ : اجر عظیم، معظم، تعظیم۔
نَصَرْنٰهُمْ : نصرت، ناصر، نصیر، انصار۔
الْغٰلِبِيْنَ : غالب، مغلوب، ظن غالب۔
الْكِتٰبَ : کتاب، مکتوب، کتبہ۔
الْمُسْتَبِيْنَ : بیان، مبیّنہ طور پر، دلیل بیّن۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	هَدَيۡنٰهُمَا [1][2]	الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۚ (118)	وَ
اور	ہم نے ہدایت دی ان دونوں کو	سیدھے راستے کی	اور

تَرَكۡنَا [1]	عَلَيۡهِمَا [2]	فِي الۡاٰخِرِيۡنَ ۙ (119)	سَلٰمٌ
ہم نے (باقی) چھوڑا	ان دونوں پر	پیچھے آنے والوں میں	سلام (ہو)

عَلٰى مُوۡسٰى	وَ	هٰرُوۡنَ [3] (120)	اِنَّا [4]
موسیٰ پر	اور	ہارون (پر)	بے شک ہم

كَذٰلِكَ [5][6]	نَجۡزِي	الۡمُحۡسِنِيۡنَ [7] (121)	اِنَّهُمَا [2]
اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)	بے شک وہ دونوں

مِنۡ عِبَادِنَا [8]	الۡمُؤۡمِنِيۡنَ [7] (122)	وَ	اِنَّ
ہمارے بندوں میں سے	سب ایمان لانے والے (تھے)	اور	بے شک

اِلۡيَاسَ	لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ؕ (123)	اِذۡ [9]	قَالَ
الیاس	یقیناً رسولوں میں سے (تھا)	جب	اس نے کہا

لِقَوۡمِهٖۤ [10]	اَ [11]	لَا	تَتَّقُوۡنَ (124)	اَ [11]
اپنی قوم سے	کیا	نہیں	تم سب ڈرتے	کیا

تَدۡعُوۡنَ	بَعۡلًا [12]	وَّ	تَذَرُوۡنَ
تم سب پکارتے ہو	بعل (بت کو)	اور	تم سب چھوڑ دیتے ہو

اَحۡسَنَ الۡخَالِقِيۡنَ [13] ۙ (125)	اللّٰهَ	رَبَّكُمۡ [14]	وَرَبَّ
پیدا کرنے والوں میں سب سے بہتر کو	اللہ (کو)	(جو) تمہارا رب (ہے)	اور رب (ہے)

اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ [14] (126)	فَكَذَّبُوۡهُ	فَاِنَّهُمۡ
تمہارے پہلے سب آباؤ اجداد کا	تو ان سب نے جھٹلا دیا اُسے	سو یقیناً وہ

لَمُحۡضَرُوۡنَ [7] ۙ (127)	اِلَّا	عِبَادَ اللّٰهِ	الۡمُخۡلَصِيۡنَ [7] (128)
ضرور سب حاضر کیے جانے والے (ہیں)	سوائے	اللہ کے بندے	(جو) سب چُنے ہوئے (ہیں)

وَ	تَرَكۡنَا	عَلَيۡهِ	فِي الۡاٰخِرِيۡنَ [3] ۙ (129)
اور	ہم نے (ذکرِ خیر باقی) چھوڑا	اس پر	پیچھے آنے والوں میں

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 نا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

2 هُمَا ، هِمَا کسی لفظ کے آخر میں تعداد میں دو ہونے کو ظاہر کرتے ہیں ۔

3 اس جملے میں ایک مفہوم تو یہی ہے کہ ہم نے اسکا ذکرِ خیر پیچھے آنے والوں میں چھوڑا کہ وہ کہیں کہ: ہارون پر سلام ہو اور ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ نے فرمایا: ہم نے کہا ہارون پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔

4 اِنَّا دراصل اِنَّ + نا کا مجموعہ ہے۔

5 كَ اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے ہوتا ہے، ترجمہ مثل، مانند یا کی طرح کیا جاتا ہے۔

6 ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہوتا ہے کبھی ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

7 اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے اور اگر زبر ہو تو کیا ہوا یا کیا جانے والے کا مفہوم ہے۔

8 نا اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ہمارا، ہماری، ہمارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

9 اِذۡ اور اِذَا کا ترجمہ جب ہوتا ہے، اِذۡ عموماً ماضی کے لیے اور اِذَا عموماً مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔

10 قَالَ، يَقُوۡلُ کے بعد لِـ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

11 علامت "أ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے۔

12 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

13 اسم کے شروع میں علامت "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے ۔

14 كُمۡ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَهَدَيْنٰهُمَا	اور ہم نے ان دونوں کو ہدایت دی
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿118﴾	سیدھے راستے کی۔ ﴿118﴾
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا	اور ہم نے (باقی) چھوڑا ان دونوں پر
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿119﴾	(یعنی ان دونوں کا ذکرِ خیر) پیچھے آنے والوں میں۔ ﴿119﴾
سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿120﴾	(کہ) موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو۔ ﴿120﴾
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي	بے شک ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿121﴾ اِنَّهُمَا	نیکی کرنے والوں کو۔ ﴿121﴾ بے شک وہ دونوں
مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿122﴾	ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ ﴿122﴾
وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿123﴾	اور بیشک الیاس یقیناً رسولوں میں سے تھا۔ ﴿123﴾
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿124﴾	جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔ ﴿124﴾
اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ	کیا تم بعل (بت) کو پکارتے ہو اور تم چھوڑ دیتے ہو
اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿125﴾	پیدا کرنے والوں میں سب سے بہتر کو۔ ﴿125﴾
اللّٰهَ رَبَّكُمْ	یعنی اللہ کو (جو) تمہارا رب ہے
وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿126﴾	اور تمہارے پہلے آباء واجداد کا رب ہے۔ ﴿126﴾
فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ	تو انہوں نے اُسے جھٹلادیا
لَمُحْضَرُوْنَ ﴿127﴾	سو یقیناً وہ سب ضرور حاضر کیے جانے والے ہیں ﴿127﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ	سوائے اللہ کے (ان) بندوں کے
الْمُخْلَصِيْنَ ﴿128﴾	(جو) خالص کیے (یعنی چنے) ہوئے ہیں۔ ﴿128﴾
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ	اور ہم نے (باقی) چھوڑا اس پر (یعنی اس کا ذکرِ خیر
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿129﴾	پیچھے آنے والوں میں۔ ﴿129﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

هَدَيْنٰهُمَا	ہدایت، ہادی برحق۔
الصِّرَاطَ	صراطِ مستقیم، پل صراط۔
الْمُسْتَقِيْمَ	صراطِ مستقیم، خطِ مستقیم۔
تَرَكْنَا	ترک، ترکہ، مال متروکہ۔
عَلَيْهِمَا	علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
الْاٰخِرِيْنَ	آخرت، یومِ آخرت، آخری۔
كَذٰلِكَ	کماحقہ، کالعدم، عوام کالانعام۔
نَجْزِي	جزاوسزا، جزاک اللہ۔
الْمُحْسِنِيْنَ	احسن جزا، حسن، احسان، محسن۔
عِبَادِنَا	عبد، عابد، عباد الرحمن۔
الْمُؤْمِنِيْنَ	ایمان، مومن، امن۔
الْمُرْسَلِيْنَ	رسول، مرسل، ترسیل، رسالت۔
قَالَ	قول، مقولہ، اقوالِ زرّیں۔
لِقَوْمِهٖ	قوم، اقوام، من حیث القوم۔
اَلَا	لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
تَتَّقُوْنَ	تقویٰ، متقی۔
تَدْعُوْنَ	دعا، داعی، مدعو، دعوت۔
اَحْسَنَ	احسن جزا، احسان، محسن۔
الْخَالِقِيْنَ	خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
اٰبَآئِكُمْ	آباؤاجداد، آبائی علاقہ۔
الْاَوَّلِيْنَ	اوّل درجہ، اوّل انعام یافتہ۔
فَكَذَّبُوْهُ	کذب بیانی، کذاب، تکذیب۔
لَمُحْضَرُوْنَ	حاضر، حاضری، استحضار۔
اِلَّا	اِلّاماشاء اللہ، اِلّا قلیل۔
عِبَادَ	عبد، عابد، عباد الرحمن۔
الْمُخْلَصِيْنَ	خالص، خلوص، مخلص۔
تَرَكْنَا	ترک، ترکہ، مال متروکہ۔
فِي	فی الحال، فی الفور، فی الوقت۔
الْاٰخِرِيْنَ	آخرت، یومِ آخرت، آخری۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

سَلٰمٌ	عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ [1] (130)	اِنَّا [2]	كَذٰلِكَ
سلام (ہو)	الیاس پر	بے شک ہم	اسی طرح

نَجْزِي	الْمُحْسِنِيْنَ [3] (131)	اِنَّهٗ	مِنْ عِبَادِنَا [4]
ہم بدلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)	بلاشبہ وہ	ہمارے بندوں میں سے

الْمُؤْمِنِيْنَ [3] (132)	وَ	اِنَّ	لُوْطًا
(جو) ایمان لانے والے (تھے)	اور	بے شک	لوط

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ [5] (133) ط	اِذْ [6]	نَجَّيْنٰهُ [7]	وَاَهْلَهٗٓ
یقیناً رسولوں میں سے (تھے)	جب	ہم نے نجات دی اسے	اور اس کے گھر والوں کو

اَجْمَعِيْنَ (134) لا	اِلَّا	عَجُوْزًا [8]	فِي الْغٰبِرِيْنَ (135)
سب کے سب کو	سوائے	ایک بڑھیا (کے)	(جو) پیچھے رہ جانے والوں میں سے (تھی)

ثُمَّ	دَمَّرْنَا [7]	الْاٰخَرِيْنَ (136)	وَ	اِنَّكُمْ
پھر	ہم نے ہلاک کر دیا	دوسروں کو	اور	بے شک تم

لَتَمُرُّوْنَ [5]	عَلَيْهِمْ	مُّصْبِحِيْنَ [3] (137) ط	وَ
یقیناً تم سب گزرتے ہو	ان (کے گھروں) پر (سے)	صبح کرتے ہوئے	اور

ع 4 25 8

بِالَّيْلِ ط	اَفَلَا [9]	تَعْقِلُوْنَ [10] (138) ع	وَاِنَّ	يُوْنُسَ
رات کو	تو کیا نہیں	تم سب سمجھتے	اور بے شک	یونس

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ [5] (139) ط	اِذْ [6]	اَبَقَ [11]	اِلَى الْفُلْكِ
یقیناً رسولوں میں سے (تھا)	جب	بھاگ کر گیا	کشتی کی طرف

الْمَشْحُوْنِ (140) لا	فَسَاهَمَ	فَكَانَ [12]	مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ (141) ج
بھری ہوئی	پھر قرعہ میں شریک ہوا	تو وہ ہوگیا	ہارنے والوں میں سے

فَالْتَقَمَهُ	الْحُوْتُ [13]	وَ [14]	هُوَ	مُلِيْمٌ (142)
پھر نگل لیا اُسے	مچھلی نے	اس حال میں کہ	وہ	(خود کو) ملامت کرنے والا تھا

فَلَوْلَآ [15]	اَنَّهٗ	كَانَ [12]	مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ [3] (143) لا
پھر اگر نہ (ایسا ہوتا)	کہ بے شک وہ	تھا (ہوتا)	تسبیح کرنے والوں میں سے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. اِل یاسین حضرت الیاس کا ایک تلفظ ہے جیسے طور سیناء کو طور سینین بھی کہا گیا ہے
2. اِنَّا دراصل اِنَّ + نا کا مجموعہ ہے۔
3. اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔
4. نا اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ہمارا، ہماری، ہمارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔
5. لَ لفظ کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جس کا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔
6. اِذْ اور اِذَا کا ترجمہ جب ہوتا ہے اِذْ عموماً ماضی کے لیے اور اِذَا عموماً مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
7. نا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔
8. ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔
9. "أ" کے بعد اگر وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔
10. لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔
11. اَبَقَ غلام کے اپنے مالک کے پاس سے بھاگ جانے کو کہا جاتا ہے یونس علیہ السلام چونکہ اپنے اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کیے بغیر اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے گئے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اَبَقَ کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔
12. کَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو، ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔
13. فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔
14. "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔
15. لَوْلَا کے بعد اگر فعل ہو تو ترجمہ کیوں نہیں ورنہ ترجمہ اگر نہ ہوتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿130﴾ اِنَّا	(کہ وہ کہیں) سلام ہو الیاسین پر۔ ﴿130﴾ بے شک ہم
كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿131﴾	نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ ﴿131﴾
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿132﴾	بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔ ﴿132﴾
وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿133﴾ؕ	اور بیشک لوط علیہ السلام (بھی) یقیناً رسولوں میں تھا۔ ﴿133﴾ؕ
اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ	جب ہم نے اسے اور اسکے گھر والوں کو نجات دی
اَجْمَعِيْنَ ﴿134﴾ۙ اِلَّا عَجُوْزًا	سب کو۔ ﴿134﴾ سوائے ایک بڑھیا کے
فِى الْغٰبِرِيْنَ ﴿135﴾	(جو) پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔ ﴿135﴾
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿136﴾	پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ ﴿136﴾
وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ	اور بے شک تم یقیناً گزرتے ہو
عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿137﴾ؕ	ان (کے گھروں) پر سے صبح جاتے ہوئے۔ ﴿137﴾
ع 4/25/8 وَبِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿138﴾ع	اور رات کو (بھی) تو کیا تم سمجھتے نہیں؟۔ ﴿138﴾
وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿139﴾ؕ	اور بیشک یونس بھی یقیناً رسولوں میں سے تھا۔ ﴿139﴾
اِذْ اَبَقَ	جب وہ بھاگ کر گیا
اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿140﴾ۙ	بھری ہوئی کشتی کی طرف۔ ﴿140﴾
فَسَاهَمَ	پھر قرعہ میں شریک ہوا
فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿141﴾ج	تو وہ ہارنے والوں میں سے ہو گیا۔ ﴿141﴾
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ	پھر مچھلی نے اُسے نگل لیا
وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿142﴾	اس حال میں کہ وہ (خود کو) ملامت کرنے والا تھا۔ ﴿142﴾
فَلَوْلَآ اَنَّهٗ	پھر اگر (ایسا) نہ ہوتا کہ بے شک وہ
كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿143﴾ۙ	تسبیح کرنے والوں میں سے تھا۔ ﴿143﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

سَلٰمٌ	: سلام، امن وسلامتی۔
عَلٰٓى	: علی الاعلان، علی العموم۔
كَذٰلِكَ	: کماحقہ، کالعدم، عوام کالانعام
نَجْزِى	: جزاوسزا، جزاک اللہ۔
الْمُحْسِنِيْنَ	: احسن جزا، احسان، محسن۔
مِنْ	: منجانب، من حیث القوم۔
عِبَادِنَا	: عباد الرحمن، عباد اللہ۔
الْمُؤْمِنِيْنَ	: ایمان، مومن، امن۔
الْمُرْسَلِيْنَ	: رسول، مرسل، رسالت۔
نَجَّيْنٰهُ	: فرقہ ناجیہ، نجات دہندہ۔
اَهْلَهٗٓ	: اہل وعیال، اہل خانہ، اہلیہ۔
اَجْمَعِيْنَ	: جمع، جامع، مجمع، اجتماع۔
اِلَّا	: اِلَّاماشاءاللہ، اِلَّایہ کہ۔
فِى	: فی الحال، فی الفور، فی سبیل اللہ۔
وَ	: لیل ونہار، شان وشوکت۔
لَتَمُرُّوْنَ	: مرورِ زمانہ، مرور ایام۔
مُّصْبِحِيْنَ	: صبح، علی الصبح، صبح صادق۔
وَ	: لیل ونہار، شان وشوکت۔
بِالَّيْلِ	: لیل ونہار، لیلۃ القدر۔
اَفَلَا	: لاتعداد، لاجواب، لاعلم۔
تَعْقِلُوْنَ	: عقل، عاقل، معقول۔
لَمِنَ	: منجانب، من حیث القوم۔
الْمُرْسَلِيْنَ	: رسول، مرسل، رسالت
اِلَى	: مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
مِنَ	: منجانب، من حیث القوم۔
فَالْتَقَمَهُ	: لقمہ، لقمہ اجل۔
مُلِيْمٌ	: ملامت۔
الْمُسَبِّحِيْنَ	: تسبیح، تسبیحات، سبحان اللہ۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

لَلَبِثَ	فِيْ بَطْنِهٖٓ [1]	اِلٰى يَوْمِ	يُبْعَثُوْنَ [2] (144)
(تو) یقیناً وہ رہتا	اسکے پیٹ میں	(اس) دن تک	(جس میں) وہ سب زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے

فَنَبَذْنٰهُ	بِالْعَرَآءِ [3]	وَ [4]	هُوَ	سَقِيْمٌ (145)
پھر ہم نے ڈال دیا اسے	چٹیل میدان میں	جبکہ	وہ	بیمار (تھا)

وَ	اَنْۢبَتْنَا	عَلَيْهِ	شَجَرَةً [5]	مِّنْ يَّقْطِيْنٍ [6] (146)
اور	ہم نے اگا دیا	اس پر	ایک پودا	بیل دار

وَ	اَرْسَلْنٰهُ	اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ	اَوْ	يَزِيْدُوْنَ (147)
اور	ہم نے بھیجا اسے	سو ہزار (ایک لاکھ) کی طرف	یا	وہ سب زیادہ ہوں گے

فَاٰمَنُوْا	فَمَتَّعْنٰهُمْ	اِلٰى حِيْنٍ [5] (148)	فَاسْتَفْتِهِمْ
پس وہ سب ایمان لے آئے	تو ہم نے فائدہ دیا انہیں	ایک وقت (مقرر) تک	سو آپ پوچھیے ان سے

اَ [7]	لِرَبِّكَ [8]	الْبَنَاتُ	وَ	لَهُمُ [9]
کیا	آپ کے رب کے لیے	(تو) بیٹیاں (ہیں)	اور	ان کے لیے

الْبَنُوْنَ [10] (149)	اَمْ [11]	خَلَقْنَا	الْمَلٰٓئِكَةَ [12]	اِنَاثًا
بیٹے	کیا	ہم نے پیدا کیا	فرشتوں کو	مونث

وَّ	هُمْ	شٰهِدُوْنَ (150)	اَلَآ [13]	اِنَّهُمْ
اور	وہ سب	سب موجود (تھے)	خبردار	بے شک وہ

مِّنْ اِفْكِهِمْ	لَيَقُوْلُوْنَ (151)	وَلَدَ اللّٰهُ	وَ
اپنے جھوٹ (ہی) سے	یقیناً وہ سب کہتے ہیں	(کہ) اللہ نے اولاد جنی	اور

اِنَّهُمْ	لَكٰذِبُوْنَ (152)	اَصْطَفَى [14]	الْبَنَاتِ
بے شک وہ	یقیناً سب جھوٹے ہیں	کیا اس نے پسند کیا (چن لیا)	بیٹیوں کو

عَلَى الْبَنِيْنَ (153)	مَا	لَكُمْ [9]	كَيْفَ	تَحْكُمُوْنَ (154)
بیٹوں پر	کیا (ہے)	تم کو؟	کیسے	تم سب فیصلہ کر رہے ہو

اَفَلَا	تَذَكَّرُوْنَ [15] (155)	اَمْ [11]	لَكُمْ [9]	سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ [5] (156)
تو کیا نہیں	تم سب غور کرتے	کیا	تمہارے لیے	کوئی واضح دلیل (ہے)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 ہٗ یا ہٖ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

2 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

3 یہاں علامت بِ کا ترجمہ ضرورتاً میں کیا گیا ہے۔

4 وَ کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے، کبھی اس کا ترجمہ حالانکہ یا جبکہ بھی ہوتا ہے۔

5 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

6 یہاں پر علامت مِنْ کے الگ ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

7 علامت "اَ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے۔

8 اسم کے شروع میں "لِ" کا ترجمہ کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

9 لَهُمْ اور لَكُمْ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

10 یہاں پر علامت وْنَ کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

11 اَمْ جب جملے کے شروع میں ہو تو ترجمہ کیا اور جب درمیان میں آئے تو ترجمہ یا کیا جاتا ہے۔

12 الْمَلٰٓئِكَةُ کے آخر میں ۃ واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ یہ جمع کے لیے ہے۔

13 اَلَآ حرف تنبیہ ہے اسکا ترجمہ سنو، آگاہ رہو یا خبردار ہوتا ہے۔

14 یہ دراصل أَاصْطَفَى ہے، تخفیف کے لیے ایک ہمزہ حذف ہوا ہے۔

15 یہ دراصل تَتَذَكَّرُوْنَ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے ایک تَ کو حذف کیا گیا ہے۔

النصف

لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِہٖٓ اِلٰی یَوْمِ	(تو) یقیناً وہ اسکے پیٹ میں اس دن تک رہتا
یُبْعَثُوْنَ ﴿144﴾	(جس میں لوگ) زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ ﴿144﴾
فَنَبَذْنٰہُ بِالْعَرَآءِ	پھر ہم نے اسے چٹیل میدان میں ڈال دیا
وَھُوَ سَقِیْمٌ ﴿145﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْہِ	جبکہ وہ بیمار تھا۔ ﴿145﴾ اور ہم نے اس پر اگا دیا
شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿146﴾	ایک بیل دار پودا۔ ﴿146﴾
وَاَرْسَلْنٰہُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ	اور ہم نے اسے ایک لاکھ کی طرف بھیجا
اَوْ یَزِیْدُوْنَ ﴿147﴾	یا وہ (اس سے بھی) زیادہ ہوں گے۔ ﴿147﴾
فَاٰمَنُوْا	پس وہ ایمان لے آئے
فَمَتَّعْنٰھُمْ اِلٰی حِیْنٍ ﴿148﴾	تو ہم نے انہیں ایک وقت (مقرر) تک فائدہ دیا ﴿148﴾
فَاسْتَفْتِھِمْ اَلِرَبِّكَ	سو آپ پوچھیے ان سے کیا آپ کے رب کے لیے
الْبَنَاتُ وَلَھُمُ الْبَنُوْنَ ﴿149﴾	(تو) بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے؟ ﴿149﴾
اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا	یا ہم نے فرشتوں کو مونث پیدا کیا
وَّھُمْ شٰھِدُوْنَ ﴿150﴾	اور وہ (اس وقت) موجود تھے۔ ﴿150﴾
اَلَآ اِنَّھُمْ مِّنْ اِفْكِھِمْ	خبردار بے شک وہ اپنے جھوٹ (ہی) سے
لَیَقُوْلُوْنَ ﴿151﴾ وَلَدَ اللّٰہُ	یقیناً کہتے ہیں۔ ﴿151﴾ (کہ) اللہ نے اولاد جنی
وَاِنَّھُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿152﴾	اور بے شک وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ ﴿152﴾
اَصْطَفَی الْبَنَاتِ عَلَی الْبَنِیْنَ ﴿153﴾	کیا اس نے بیٹیوں کو بیٹوں پر پسند کیا (ترجیح دی)۔ ﴿153﴾
مَا لَكُمْ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿154﴾	کیا ہے تم کو؟ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو۔ ﴿154﴾
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿155﴾	تو کیا تم غور نہیں کرتے۔ ﴿155﴾
اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿156﴾	یا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے۔ ﴿156﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فِیْ : فی الحال، اظہار مافی الضمیر۔
بَطْنِہٖٓ : بطنِ مادر۔
یَوْمِ : یوم آخرت، یوم آزادی۔
یُبْعَثُوْنَ : بعث بعد الموت، مبعوث۔
سَقِیْمٌ : سُقم، سقیم، سقیم الحال۔
اَنْۢبَتْنَا : نباتات وجمادات۔
عَلَیْہِ : علی العموم، علی الاعلان۔
شَجَرَةً : حجر و شجر، شجرکاری مہم۔
اَرْسَلْنٰہُ : رسول، مرسل، ترسیل، رسالت۔
یَزِیْدُوْنَ : زیادہ، مزید، زائد۔
فَاٰمَنُوْا : امن، ایمان، مؤمن۔
فَمَتَّعْنٰھُمْ : متاعِ کارواں، مال ومتاع۔
فَاسْتَفْتِھِمْ : فتویٰ، مفتی، دارالافتاء، استفتاء۔
اَلِرَبِّكَ : رب کائنات، ربوبیت۔
الْبَنَاتُ : بنت حوا، مدرسۃ البنات۔
الْبَنُوْنَ : ابنائے جامعہ، عیسیٰ ابن مریم۔
خَلَقْنَا : خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
الْمَلٰٓئِكَةَ : ملک الموت، ملائکہ۔
اِنَاثًا : مونث ومذکر، تذکیر وتانیث۔
شٰھِدُوْنَ : شاہد، شہید، شہادت، مشہود۔
لَیَقُوْلُوْنَ : قول، مقولہ، اقوال زرّیں۔
وَلَدَ : ولادت، ولد، اولاد، مولود۔
لَكٰذِبُوْنَ : کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
اَصْطَفَی : مصطفیٰ، مصطفوی۔
الْبَنِیْنَ : ابنائے جامعہ، عیسیٰ ابن مریم۔
كَیْفَ : کیفیت، بہر کیف، کوائف۔
تَذَكَّرُوْنَ : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ، تذکیر
مُّبِیْنٌ : بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَاْتُوْا [1]	بِكِتٰبِكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ (157)	وَ
تو تم سب لاؤ	اپنی کتاب کو	اگر	ہو تم	سب سچے	اور
جَعَلُوْا	بَيْنَهٗ	وَ	بَيْنَ الْجِنَّةِ [2]	نَسَبًا [3] ط	وَ
اُنہوں نے بنادی	اس (اللہ) کے درمیان	اور	جنوں کے درمیان	رشتہ داری	اور
لَقَدْ	عَلِمَتِ [4]	الْجِنَّةُ [2]	اِنَّهُمْ	لَمُحْضَرُوْنَ [5] (158) لا	
بلاشبہ یقیناً	جان لیا	جنوں نے	کہ بیشک وہ	ضرور سب حاضر کیے جانیوالے (ہیں)	
سُبْحٰنَ اللّٰهِ	عَمَّا [6]	يَصِفُوْنَ (159) لا	اِلَّا	عِبَادَ اللّٰهِ	
پاک ہے اللہ	(اُن باتوں) سے جو	وہ سب بیان کرتے ہیں	سوائے	اللہ کے بندوں	
الْمُخْلَصِيْنَ [5] (160)	فَاِنَّكُمْ	وَمَا [6]	تَعْبُدُوْنَ (161) لا		
(جو) سب خالص کیے ہوئے (ہیں)	پس بے شک تم	اور جن کی	تم سب عبادت کرتے ہو		
مَآ [6]	اَنْتُمْ	عَلَيْهِ	بِفٰتِنِيْنَ [7] (162) لا	اِلَّا	
نہیں (ہو)	تم	اس پر (یعنی اللہ کے خلاف)	ہرگز سب بہکانے والے	مگر	
مَنْ [8]	هُوَ	صَالِ [9]	الْجَحِيْمِ (163)	وَمَا [6]	
(اسے) جو	وہ	داخل ہونے والا	بھڑکتی آگ (میں)	اور نہیں	
مِنَّآ	اِلَّا	لَهٗ	مَقَامٌ	مَّعْلُوْمٌ (164) لا	
ہم میں سے (کوئی)	مگر	اس کے لیے	ایک مقام (ہے)	مقرر	
وَّ	اِنَّا [10]	لَنَحْنُ	الصَّآفُّوْنَ [11] (165) ج	وَ	
اور	بے شک ہم	یقیناً ہم	سب صف باندھے کھڑے رہنے والے	اور	
اِنَّا [10]	لَنَحْنُ	الْمُسَبِّحُوْنَ (166)	وَاِنْ [12]	كَانُوْا	
بے شک ہم	یقیناً ہم	سب تسبیح کرنے والے ہیں	اور بے شک	وہ سب (کفار) تھے	
لَيَقُوْلُوْنَ (167) لا	لَوْ	اَنَّ	عِنْدَنَا	ذِكْرًا	
یقیناً وہ سب کہا کرتے	اگر	بے شک	ہمارے پاس (ہوتی)	کوئی نصیحت (کتاب)	
مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ [13] (168) لا	لَكُنَّا	عِبَادَ اللّٰهِ	الْمُخْلَصِيْنَ (169)		
پہلے لوگوں کی	(تو) ضرور ہم ہوتے	اللہ کے بندے	سب چنے ہوئے		

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 فَاْتُوْا کا اصل ترجمہ تم سب آؤ لیکن جب اسکے بعد بِ ہو تو ترجمہ تم سب لاؤ ہوتا ہے۔

2 یہاں ۃ واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ یہ اسم جمع ہے۔

3 مشرکین جس طرح فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں اسی طرح جنوں کو اللہ کے بیٹے کہتے ہیں گویا اس طرح وہ اللہ اور جنوں کے درمیان نسب (رشتہ داری) قرار دیتے ہیں جو کہ اللہ پر بہتان ہے۔

4 یہ دراصل عَلِمَتْ تھا تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اسے زیر دیتے ہیں۔

5 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا یا کیا جانیوالے کا مفہوم ہوتا ہے۔

6 مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

7 بِ سے پہلے اگر مَا گزرا ہو تو اس بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ اس سے جملے میں تاکید کا مفہوم شامل ہوجاتا ہے اسی لیے ترجمہ میں بالکل یا ہرگز کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

8 مَنْ کا ترجمہ عموماً جو، جس اور کبھی کون یا کس بھی کیا جاتا ہے۔

9 یہ دراصل صَالِيٌ تھا، بروزن فَاعِلٌ جبکہ آخر سے "ی" گرامر کے اصول کے مطابق حذف ہے۔

10 اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون حذف ہے۔

12 الصَّآفُّوْنَ دراصل الصَّآفِفُوْنَ تھا ایک ف کو دوسری میں شامل کرکے شد دی گئی ہے

12 اِنْ دراصل اِنَّ تھا، تخفیف کے لیے اِنْ استعمال ہوا ہے۔

13 یہاں مِنْ کا ترجمہ ضرورتاً کی کیا گیا ہے

فَأْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿157﴾ اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب لاؤ۔ ﴿157﴾

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ	اور انہوں نے بنادی اس (اللہ) کے درمیان
وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ	اور جنوں کے درمیان رشتہ داری،
وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ	اور بلاشبہ یقیناً جنوں نے جان لیا ہے کہ بیشک وہ
لَمُحْضَرُوْنَ ۙ﴿158﴾	(اللہ کے سامنے) ضرور حاضر کیے جانیوالے ہیں۔ ﴿158﴾
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ﴿159﴾	پاک ہے اللہ (ان باتوں) سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ ﴿159﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ	سوائے اللہ کے (ان) بندوں کے (جو)
الْمُخْلَصِيْنَ ﴿160﴾	خالص کیے (چنے) ہوئے ہیں۔ ﴿160﴾
فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿161﴾	پس بیشک تم اور (وہ) جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ ﴿161﴾
مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۙ﴿162﴾	تم اس پر (یعنی اللہ کے خلاف) ہرگز بہکانے والے نہیں ہو ﴿162﴾
اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿163﴾	مگر (اسے) جو بھڑکتی آگ میں داخل ہونیوالا ہے۔ ﴿163﴾
وَمَا مِنَّاۤ	اور نہیں ہے ہم (فرشتوں) میں سے (کوئی)
اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۙ﴿164﴾	مگر اس کے لیے ایک مقام مقرر ہے۔ ﴿164﴾
وَّاِنَّا لَنَحْنُ	اور بے شک ہم یقیناً (اللہ کی عبادت کے لیے)
الصَّآفُّوْنَ ۚ﴿165﴾	صف باندھے کھڑے رہنے والے ہیں۔ ﴿165﴾
وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿166﴾	اور بے شک ہم یقیناً تسبیح کرنے والے ہیں۔ ﴿166﴾
وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۙ﴿167﴾	اور بے شک وہ (کفار) یقیناً کہا کرتے تھے۔ ﴿167﴾
لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا	اگر بے شک ہمارے پاس ہوتی
ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿168﴾	پہلے لوگوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب)۔ ﴿168﴾

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿169﴾ (تو) ضرور ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے۔ ﴿169﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

بِكِتٰبِكُمْ : کتاب، کتابت، مکتوب۔
صٰدِقِيْنَ : صداقت، صادق وامین۔
بَيْنَهٗ : بین السطور، بین الاقوامی۔
الْجِنَّةِ : جن، جنات، جن وانس۔
نَسَبًا : نسبت، نسب نامہ، سلسلہ نسب۔
عَلِمَتِ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
لَمُحْضَرُوْنَ : حاضر، حاضری، استحضار۔
سُبْحٰنَ : تسبیح، تسبیحات، سبحان اللہ۔
عَمَّا : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
يَصِفُوْنَ : وصف، موصوف، اوصاف۔
اِلَّا : اِلّاماشاءاللہ، اِلّا قلیل، اِلّا یہ کہ۔
عِبَادَ : عبد، عابد، عبادالرحمن۔
الْمُخْلَصِيْنَ : خالص، خلوص، مخلص۔
تَعْبُدُوْنَ : معبود، عبادت، عبادت گاہ۔
بِفٰتِنِيْنَ : فتنہ، فتّان۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الا قلیل۔
مَا : ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
مِنَّاۤ : منجانب، من حیث القوم۔
مَقَامٌ : مقام ومرتبہ، مقام محمود۔
مَّعْلُوْمٌ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
الصَّآفُّوْنَ : صف بندی، صف اوّل۔
الْمُسَبِّحُوْنَ : تسبیح، تسبیحات، سبحان اللہ۔
لَيَقُوْلُوْنَ : قول، قائل، مقولہ، اقوال زرّیں۔
عِنْدَنَا : عندالطلب، عنداللہ ماجور ہوں۔
ذِكْرًا : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
مِّنَ : منجانب، من حیث القوم۔
الْاَوَّلِيْنَ : اوّل درجہ، اوّلین فرصت۔
عِبَادَ : عبد، عابد، عبادالرحمن۔
الْمُخْلَصِيْنَ : خالص، خلوص، مخلص۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَكَفَرُوْا	بِهٖ [1]	فَسَوْفَ	يَعْلَمُوْنَ (170)
تو انہوں نے انکار کر دیا	اس کا	سو جلد ہی	وہ سب جان لیں گے

وَ	لَقَدْ [2]	سَبَقَتْ [3]	كَلِمَتُنَا [4]	لِعِبَادِنَا [4]
اور	بلاشبہ یقیناً	پہلے طے ہو چکی	ہماری بات	ہمارے بندوں کے لیے

الْمُرْسَلِيْنَ [5] ۚۖ (171)	اِنَّهُمْ	لَهُمُ	الْمَنْصُوْرُوْنَ [6] ۖ (172)	وَ
بھیجے گئے ہوئے	(کہ) بلاشبہ وہ	یقیناً وہ	سب مدد کیے جانے والے (ہیں)	اور

اِنَّ	جُنْدَنَا [4]	لَهُمُ	الْغٰلِبُوْنَ [7] (173)	فَتَوَلَّ [8]
بے شک	ہمارے لشکر	یقیناً وہ	سب غالب ہونے والے (ہیں)	سو آپ منہ موڑ لیجیے

عَنْهُمْ	حَتّٰى حِيْنٍ [9] ۙ (174)	وَّ	اَبْصِرْهُمْ
ان سے	ایک وقت تک	اور	دیکھیے انہیں

فَسَوْفَ	يُبْصِرُوْنَ (175)	اَفَبِعَذَابِنَا [10] [4] [1]	يَسْتَعْجِلُوْنَ [11] (176)
پس عنقریب	وہ سب دیکھ لیں گے	تو کیا ہمارے عذاب کو	وہ سب جلدی مانگتے ہیں

فَاِذَا	نَزَلَ [12]	بِسَاحَتِهِمْ [13]	فَسَآءَ
پھر جب	وہ نازل ہوگا	ان کے صحن میں	تو بری ہوگی

صَبَاحُ	الْمُنْذَرِيْنَ [5] (177)	وَ	تَوَلَّ [8]	عَنْهُمْ
صبح	سب ڈرائے جانے والوں (کی)	اور	آپ منہ موڑ لیں	ان سے

حَتّٰى حِيْنٍ [9] ۙ (178)	وَّ	اَبْصِرْ	فَسَوْفَ [14]
ایک وقت تک	اور	آپ دیکھیں	پس عنقریب

يُبْصِرُوْنَ (179)	سُبْحٰنَ	رَبِّكَ	رَبِّ الْعِزَّةِ
وہ سب دیکھ لیں گے	پاک (ہے)	آپ کا رب	عزت کا رب

عَمَّا [15]	يَصِفُوْنَ ۚ (180)	وَسَلٰمٌ	عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۚ (181)
(اُن باتوں) سے جو	وہ سب بیان کرتے ہیں	اور سلام (ہے)	تمام رسولوں پر

وَ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ع (182)
اور	(سب) تعریف	اللہ کے لیے	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)

ع 5 44 9

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

2 لَ اور قَدْ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

3 تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

4 نَا اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ہمارا، ہماری، ہمارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

5 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا گیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

6 مَفْعُوْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

7 فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

8 علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

9 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

10 "أ" کے بعد اگر وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

11 فعل کے شروع میں اِسْتَ میں طلب کرنے، مانگنے یا چاہنے کا مفہوم ہوتا ہے اور اگر شروع میں کوئی اور علامت ہو تو "اِ" گر جاتا ہے۔

12 اِذَا کے بعد فعل ماضی کا ترجمہ عموماً مستقبل اور کبھی حال میں کیا جاتا ہے۔

13 علامت بِ کا ترجمہ ضرورتاً میں کیا گیا ہے

14 سَوْفَ جب فعل کے شروع میں ہو تو اُس فعل میں مستقبل بعید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ کبھی عنقریب اور کبھی کچھ دیر بعد ہوتا ہے۔

15 عَمَّا دراصل عَنْ + مَا مجموعہ ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

فَكَفَرُوْا بِهٖ	تو (اب) انہوں نے اس (قرآن) کا انکار کر دیا
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿170﴾	سو جلد ہی وہ (اس کا نتیجہ) جان لیں گے۔ ﴿170﴾
وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا	اور بلاشبہ یقیناً ہماری بات پہلے (ہی) طے ہو چکی
لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿171﴾	ہمارے بھیجے ہوئے بندوں (یعنی رسولوں) کے لیے۔ ﴿171﴾
اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿172﴾	(کہ) بلاشبہ یقیناً وہی مدد کیے جانے والے ہیں۔ ﴿172﴾
وَاِنَّ جُنْدَنَا	اور بے شک ہمارا لشکر
لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿173﴾	یقیناً وہی غالب ہونے والا ہے۔ ﴿173﴾
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿174﴾	سو آپ ان سے ایک وقت تک منہ موڑ لیجیے۔ ﴿174﴾
وَّاَبْصِرْهُمْ	اور آپ دیکھیے انہیں
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿175﴾	پس عنقریب وہ بھی (کفر کا انجام) دیکھ لیں گے۔ ﴿175﴾
اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿176﴾	تو (بھلا) کیا وہ ہمارا عذاب جلدی مانگتے ہیں۔ ﴿176﴾
فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ	پھر جب وہ ان کے صحن میں نازل ہوگا
فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿177﴾	تو ڈرائے جانے والوں کی صبح بری ہوگی۔ ﴿177﴾
وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿178﴾	اور آپ ان سے ایک وقت تک منہ موڑ لیں۔ ﴿178﴾
وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿179﴾	اور دیکھیں پس عنقریب وہ (بھی نتیجہ) دیکھ لیں گے ﴿179﴾
سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ	پاک ہے آپ کا رب (جو) عزت کا رب (مالک)
عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿180﴾	(ان باتوں) سے جو وہ (مشرک) بیان کرتے ہیں۔ ﴿180﴾
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿181﴾	اور (تمام) رسولوں پر سلام ہے۔ ﴿181﴾
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ	اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے
ع 5 44 9 رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿182﴾	(جو) تمام جہانوں کا رب ہے۔ ﴿182﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فَكَفَرُوْا : کفر، کافر، کفار، کفارِ مکہ۔
يَعْلَمُوْنَ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
سَبَقَتْ : سبقت، سابقہ، حسبِ سابق۔
كَلِمَتُنَا : کلمہ طیبہ، کلام، مکالمہ۔
لِعِبَادِنَا : لہٰذا، علیٰ ہذا القیاس۔
لِعِبَادِنَا : عبد، عابد، عباد الرحمٰن۔
الْمُرْسَلِيْنَ : رسول، مرسل، ترسیل، رسالت۔
الْمَنْصُوْرُوْنَ: نصرت، ناصر، نصیر، انصار۔
الْغٰلِبُوْنَ : غالب، غلبہ، ظنِ غالب۔
حَتّٰى : حتی کہ، حتی الامکان۔
وَ : شان و شوکت، سحر و افطار۔
اَبْصِرْهُمْ : سمع و بصر، بصارت۔
اَفَبِعَذَابِنَا : عذابِ الیم، عذابِ آخرت۔
يَسْتَعْجِلُوْنَ: عجلت، مہرِ معجّل۔
نَزَلَ : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
فَسَآءَ : علمائے سوء، اعمالِ سیئہ۔
صَبَاحُ : صبح، علی الصبح، صبحِ صادق۔
الْمُنْذَرِيْنَ: بشارت و انذار، نذیر۔
حَتّٰى : حتی الامکان، حتی الوسعت۔
اَبْصِرْ : صبر، صابر و شاکر۔
سُبْحٰنَ : تسبیح، تسبیحات، سبحان اللہ۔
الْعِزَّةِ : عزت، معزز، عزت و آبرو۔
عَمَّا : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
يَصِفُوْنَ : وصف، موصوف، اوصاف۔
سَلٰمٌ : سلام، سلامتی، سلامت۔
عَلَى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
الْمُرْسَلِيْنَ: رسول، مرسل، ترسیل، رسالت
الْحَمْدُ : حمد و ثناء، حامد، محمود، حماد، حمید
الْعٰلَمِيْنَ : الٰہ العالمین، رحمۃ للعلمین۔

اٰيَاتُهَا: 88	38 سُوۡرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ 38	رُكُوۡعَاتُهَا: 5

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

صٓ	وَ [1]	الۡقُرۡاٰنِ	ذِی الذِّكۡرِ [2] ﴿1﴾	بَلِ
ص	قسم ہے	قرآن کی	نصیحت والے	بلکہ

الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	فِیۡ عِزَّةٍ [3]	وَّشِقَاقٍ ﴿2﴾	كَمۡ
(وہ لوگ) جن	سب نے کفر کیا	تکبر میں	اور مخالفت (میں ہیں)	کتنی

اَهۡلَكۡنَا	مِنۡ قَبۡلِهِمۡ [4]	مِّنۡ قَرۡنٍ [4]	فَنَادَوۡا	وَّلَاتَ [5]
ہم نے ہلاک کر دیں	ان (سے) پہلے	قومیں	تو اُن سب نے پکارا	جبکہ نہیں (تھا)

حِيۡنَ	مَنَاصٍ ﴿3﴾	وَ	عَجِبُوۡۤا	اَنۡ	جَآءَهُمۡ
(وہ) وقت	بچ نکلنے کا	اور	اُن سب نے تعجب کیا	کہ	آیا انکے پاس

مُّنۡذِرٌ [6][7]	مِّنۡهُمۡ	وَقَالَ	الۡكٰفِرُوۡنَ	هٰذَا سٰحِرٌ
ایک ڈرانے والا	اُن میں سے	اور کہا	کافروں نے	یہ جادوگر ہے

كَذَّابٌ ۖ ﴿4﴾	اَ [8]	جَعَلَ	الۡاٰلِهَةَ [9]	اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ
انتہائی جھوٹا	کیا	اس نے بنا دیا	تمام معبودوں (کو)	ایک معبود

اِنَّ هٰذَا	لَشَیۡءٌ [10]	عُجَابٌ [11] ﴿5﴾	وَانۡطَلَقَ	الۡمَلَاُ
بے شک یہ	یقیناً چیز (ہے)	بڑی عجیب	اور چل کھڑے ہوئے	سردار

مِنۡهُمۡ	اَنِ [12]	امۡشُوۡا	وَاصۡبِرُوۡا	عَلٰۤی اٰلِهَتِكُمۡ ۚۖ
ان میں سے	کہ	تم سب چلو	اور تم سب ڈٹے رہو	اپنے معبودوں پر

اِنَّ	هٰذَا	لَشَیۡءٌ [7][10]	يُّرَادُ [13][14] ۖ ﴿6﴾	مَا سَمِعۡنَا
بے شک	یہ	یقیناً ایک چیز (ہے)	(جس کا) ارادہ کیا جاتا ہے	نہیں ہم نے سنا

بِهٰذَا	فِی الۡمِلَّةِ الۡاٰخِرَةِ [3][15] ۚۖ	اِنۡ [16]	هٰذَاۤ	اِلَّا اخۡتِلَاقٌ [7] ۖ ﴿7﴾
اس (بات) کو	پچھلے دین میں	نہیں (ہے)	یہ	مگر ایک گھڑی ہوئی بات

ءَ [8]	اُنۡزِلَ [17]	عَلَيۡهِ	الذِّكۡرُ	مِنۡۢ بَيۡنِنَا ؕ
کیا	نازل کی گئی ہے	اسی پر	نصیحت	ہمارے درمیان میں سے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

2 ذِیۡ اور ذُوۡ واحد مذکر کی علامت ہے اور ترجمہ والا کیا جاتا ہے۔

3 ة واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

4 یہاں مِنۡ کے الگ ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

5 یہاں لَاتَ میں لَا نفی والا ہے اور نفی میں مبالغہ کے لیے تَ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

6 اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

7 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

8 علامت "أ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے قرآنی کتابت میں "أ" کو کبھی "ء" بھی لکھا جاتا ہے۔

9 یہاں آخر میں ة جمع کے لیے ہے۔

10 لَـ لفظ کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جسکا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

11 اس اسم میں مبالغے کا مفہوم ہے۔

12 یہ دراصل اَنۡ تھا اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے زیر دی گئی ہے۔

13 یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

14 یعنی یہ اپنے پیچھے لگا کر فضیلت شرف اور قیادت چاہتا ہے۔

15 یعنی اس توحید کی دعوت کو اس سے پہلے ہم نے کبھی کسی دین میں نہیں سُنا۔

16 اِنۡ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آرہا ہو تو اس اِنۡ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

17 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اٰیاتُھا: 88 | 38 سُوْرَۃُ صٓ مَکِّیَّۃٌ 38 | رُکُوعَاتُھا: 5

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ۟ (1)	صٓ، قسم ہے نصیحت والے قرآن کی۔ (1)
بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا	بلکہ (وہ لوگ) جنہوں نے کفر کیا
فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ (2)	(وہ) تکبر اور مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ (2)
کَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ	ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا
فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ (3)	تو انہوں نے پکارا جبکہ وہ وقت بچ نکلنے کا نہیں تھا (3)
وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ	اور انہوں نے (اس پر) تعجب کیا کہ ان کے پاس آیا
مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ز وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ	ایک ڈرانے والا انہی میں سے اور کافروں نے کہا
هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۚ (4)	یہ انتہائی جھوٹا جادو گر ہے۔ (4)
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ	کیا اس نے تمام معبودوں کو ایک (ہی) معبود بنادیا
اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ (5)	بے شک یہ یقیناً بڑی عجیب چیز ہے۔ (5)
وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ	اور ان کے سردار (یہ کہتے ہوئے) چل کھڑے ہوئے
اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ ۚ	کہ تم چلو اور اپنے معبودوں (کی پوجا) پر ڈٹے رہو
اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ	بے شک یہ یقیناً (ایسی) چیز ہے
يُّرَادُ ۚ (6)	(کہ جس میں کسی غرض کا) ارادہ کیا جاتا ہے۔ (6)
مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ	ہم نے اس (بات) کو پچھلے دین میں (کبھی) نہیں سنا
اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۚ (7)	نہیں ہے یہ مگر ایک گھڑی ہوئی بات۔ (7)
ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ	کیا نصیحت اسی پر نازل کی گئی ہے
مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ	ہمارے درمیان میں سے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

ذِی	: ذیشان، ذی وقار، ذی روح۔
الذِّکْرِ	: ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
بَلِ	: بلکہ۔
کَفَرُوْا	: کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
اَهْلَكْنَا	: ہلاک، ہلاکت، مہلک بیماریاں۔
قَبْلِهِمْ	: قبل از وقت، قبل الکلام۔
قَرْنٍ	: قرون اولی۔
فَنَادَوْا	: نداء، منادی، ندائے ملت۔
عَجِبُوْٓا	: عجب، عجیب، تعجب، عجائب گھر۔
مُّنْذِرٌ	: بشارت وانذار، نذیر۔
الْكٰفِرُوْنَ	: کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
هٰذَا	: لہٰذا، علیٰ ہذا القیاس۔
سٰحِرٌ	: ساحر، سحر بیانی، مسحور کن آواز۔
كَذَّابٌ	: کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
الْاٰلِهَةَ	: الٰہ العالمین، توحید اُلوہیت۔
وَّاحِدًا	: وحدت، جسد واحد، واحدانیت۔
لَشَیْءٌ	: شئے، اشیائے خورد ونوش۔
عُجَابٌ	: عجیب، تعجب، عجائبات۔
مِنْهُمْ	: منجانب، من حیث القوم۔
اصْبِرُوْا	: صبر جمیل، صبر وتحمل، صابر۔
عَلٰٓی	: علی الاعلان، علی العموم۔
يُّرَادُ	: ارادہ، مرید، مراد۔
سَمِعْنَا	: سمع وبصر، آلۂ سماعت۔
فِی	: فی الفور، فی سبیل اللہ۔
الْمِلَّةِ	: ملت ابراہیم، ملت اسلامیہ۔
الْاٰخِرَةِ	: اخروی زندگی، اول وآخر، آخرت
اِلَّا	: اِلَّا ماشاء اللہ، اِلَّا قلیل، اِلَّا یہ کہ۔
اُنْزِلَ	: نازل، نزول، انزال۔
الذِّكْرُ	: ذکر، اذکار، تذکرہ۔
بَيْنِنَا	: بین السطور، بین الاقوامی۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

بَلۡ	هُمۡ	فِيۡ شَكٍّ	مِّنۡ ذِكۡرِيۡ ج	بَلۡ	لَّمَّا [1]
بلکہ	وہ سب	(تو)شک میں (ہیں)	میری نصیحت سے	بلکہ	ابھی تک نہیں
يَذُوۡقُوۡا [2]	عَذَابِ [3] ط (8)	اَمۡ [4]	عِنۡدَهُمۡ	خَزَآئِنُ	
اُن سب نے چکھا	میرا عذاب	کیا	ان کے پاس	خزانے ہیں	
رَحۡمَةِ رَبِّكَ [5]	الۡعَزِيۡزِ	الۡوَهَّابِ ج (9)	اَمۡ [4]	لَهُمۡ	
تیرے رب کی رحمت کے	(جو) نہایت غالب	بہت عطا کرنے والا (ہے)	یا	ان کے لیے	
مُّلۡكُ	السَّمٰوٰتِ [5]	وَالۡاَرۡضِ	وَمَا	بَيۡنَهُمَا قف	
بادشاہی (ہے)	آسمانوں کی	اور زمین (کی)	اور جو	ان دونوں کے درمیان (ہے)	
فَلۡيَرۡتَقُوۡا [6]	فِي الۡاَسۡبَابِ [7] (10)	جُنۡدٌ مَّا [8]	هُنَالِكَ		
تو چاہیے کہ وہ سب اُوپر چڑھ جائیں	سیڑھیوں میں	ایک لشکر ہے حقیر سا	اس جگہ		
مَهۡزُوۡمٌ [9]	مِّنَ الۡاَحۡزَابِ (11)	كَذَّبَتۡ [5]	قَبۡلَهُمۡ	قَوۡمُ نُوۡحٍ	
شکست دیا ہوا	لشکروں میں سے	جھٹلایا	ان (سے) پہلے	قومِ نوح نے	
وَّعَادٌ	وَّفِرۡعَوۡنُ	ذُو الۡاَوۡتَادِ لا (12)	وَثَمُوۡدُ	وَقَوۡمُ لُوۡطٍ	
اور عاد	اور فرعون (نے)	(جو) میخوں والا (تھا)	اور ثمود	اور قومِ لوط	
وَ	اَصۡحٰبُ لۡـَٔيۡكَةِ [10][5] ط	اُولٰٓئِكَ [11]	الۡاَحۡزَابُ (13)	اِنۡ [12]	
اور	ایکہ (جنگل) والوں نے	یہی (لوگ)	(بڑے) گروہ (ہیں)	نہیں ہے (ان میں سے)	
كُلٌّ	اِلَّا	كَذَّبَ	الرُّسُلَ	فَحَقَّ	عِقَابِ [3] ع (14)
کوئی بھی	مگر	اس نے جھٹلایا	رسولوں کو	تو واقع ہو گیا	(میرا) عذاب
وَمَا	يَنۡظُرُ	هٰٓؤُلَآءِ	اِلَّا	صَيۡحَةً وَّاحِدَةً [5]	
اور نہیں	وہ انتظار کر رہے	یہ (لوگ)	مگر	ایک سخت چیخ کا	
مَّا	لَهَا	مِنۡ فَوَاقٍ [13] (15)	وَ	قَالُوۡا	
نہیں	اس کے لیے (یعنی درمیان میں)	کوئی وقفہ	اور	اُنھوں نے کہا	
رَبَّنَا	عَجِّلۡ	لَّنَا	قِطَّنَا	قَبۡلَ يَوۡمِ الۡحِسَابِ (16)	
(اے) ہمارے رب	تو جلدی دے	ہم کو	ہمارا حصہ	یومِ حساب سے پہلے	

ع 1 14 10

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لَمَّا کا ترجمہ عموماً جب کیا جاتا ہے اور کبھی ابھی تک نہیں کیا جاتا ہے۔

[2] لَمَّا کے بعد فعل کا ترجمہ ماضی میں کیا جاتا ہے اسی لیے ی کا ترجمہ اُن کیا گیا ہے۔

[3] یہ دراصل عَذَابِي اور عِقَابِي تھا تخفیف کے لیے آخر سے ی حذف ہو چکی ہے۔

[4] اگر قریب قریب دو مرتبہ اَمۡ آئے تو عموماً پہلے اَمۡ کا ترجمہ کیا اور دوسرے اَمۡ کا ترجمہ یا کیا جاتا ہے۔

[5] ۃ، ات اور تْ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[6] فعل کے شروع میں لِ سے پہلے وَ یا فَ ہو تو پھر یہ "لْ" سے تبدیل ہو جاتا ہے اور ترجمہ چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

[7] یعنی آسمان پر چڑھ کر وحی کا یہ سلسلہ منقطع کر دیں۔

[8] جُنۡدٌ مَّا میں ڈبل حرکت تحقیر و تقلیل کے لیے ہے اور مَا اس میں مزید تاکید کے لیے آیا ہے یعنی مشرکین اللہ اور اُس کے رسول کے مقابلے میں حقیر سے لشکر ہیں جن کی بساط ہی کیا ہے یہ شکست کھائیں گے اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے آپ ان کی ہرگز پرواہ نہ کریں۔

[9] مَفۡعُوۡلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[10] اصحاب الایکہ سے مراد سیدنا شعیب علیہ السلام کی قوم ہے۔

[11] اُولٰٓئِكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔

[12] اِنۡ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اس اِنۡ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[13] یہاں مِنۡ کے الگ ترجمہ کی ضرورت نہیں۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ج	بلکہ وہ (تو) میری نصیحت سے شک میں ہیں
بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ط ﴿8﴾	بلکہ انہوں نے ابھی تک (میرا) عذاب نہیں چکھا۔ ﴿8﴾
اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ	کیا اسکے پاس آپکے رب کی رحمت کے خزانے ہیں
الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ج ﴿9﴾	(جو) نہایت غالب بہت عطا کرنے والا ہے۔ ﴿9﴾
اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ	یا انہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا قف	اور (اس کی بادشاہی) جو ان دونوں کے درمیان ہے
فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ﴿10﴾	تو چاہیے کہ وہ سیڑھیوں میں اُوپر چڑھ جائیں۔ ﴿10﴾
جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ	(وہ) ایک حقیر سا لشکر ہے (جو) اس جگہ
مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿11﴾	(شکست خوردہ) لشکروں میں سے شکست کھایا ہوا ہے ﴿11﴾
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ	ان سے پہلے قوم نوح اور عاد نے جھٹلایا
وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ لا ﴿12﴾	اور میخوں والے فرعون نے۔ ﴿12﴾
وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ	اور ثمود اور قوم لوط
وَّاَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ ط	اور اَیکہ (جنگل) والوں نے (بھی جھٹلایا)
اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿13﴾	یہی لوگ وہ گروہ (لشکر) ہیں۔ ﴿13﴾
اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ	نہیں ہے (ان میں سے کوئی) مگر سب نے رسولوں کو جھٹلایا
ع 1 14 10 فَحَقَّ عِقَابِ ع ﴿14﴾ وَمَا	تو (ان پر) میرا عذاب واقع ہو گیا ﴿14﴾ اور نہیں
يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً	انتظار کر رہے یہ لوگ مگر ایک سخت چیخ کا
مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿15﴾	اس کے لیے (درمیان میں) کوئی وقفہ نہیں ہو گا۔ ﴿15﴾
وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا	اور انہوں نے کہا اے ہمارے رب تو ہمیں جلدی دے
قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿16﴾	ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے۔ ﴿16﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فِيْ : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
شَكٍّ : بے شک، مشکوک، شک وشبہ۔
يَذُوْقُوْا : ذائقہ، خوش ذائقہ، بدذائقہ، ذوق
عِنْدَهُمْ : عند الطلب، عند اللہ ماجور۔
خَزَآئِنُ : خزانہ، خزانے، خزائن۔
رَحْمَةِ : رحمت، رحم، رحیم، رحمٰن، مرحوم۔
الْوَهَّابِ : ہبہ کرنا، کسبی اور وہبی۔
مُّلْكُ : مالک المُلک، مُلک وملت۔
السَّمٰوٰتِ : کتبِ سماویہ، ارض وسماء۔
الْاَرْضِ : ارض وسماء، قطعہ اَراضی۔
فَلْيَرْتَقُوْا : ارتقا، ارتقائی عمل۔
الْاَحْزَابِ : حزب اللہ، حزب الشیطان۔
كَذَّبَتْ : کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
قَبْلَهُمْ : قبل از وقت، قبل الکلام۔
قَوْمُ : قوم، اقوام، قومیت۔
ذُوْ : ذوالجلال، ذومعنی، ذومال، ذوالحجہ۔
وَ : شام وسحر، شان وشوکت۔
اَصْحٰبُ : اصحاب صفہ، اصحاب بدر۔
الْاَحْزَابُ : حزب مخالف، حزب اللہ۔
كُلٌّ : کل نمبر، کل کائنات، کل جہان۔
اِلَّا : اِلَّا ماشاء اللہ، اِلَّا قلیل، اِلَّا یہ کہ۔
الرُّسُلَ : رسول، مرسل، ترسیل، رسالت۔
فَحَقَّ : حق وباطل، حقیقت، حق گوئی۔
عِقَابِ : عالم عقبیٰ، عاقبت نااندیش۔
يَنْظُرُ : انتظار، منتظر، انتظار گاہ۔
قَالُوْا : قول، قائل، مقولہ، اقوال زرّیں۔
عَجِّلْ : عجلت، مہر معجّل۔
قَبْلَ : قبل از وقت، قبل الکلام۔
يَوْمِ : یوم آخرت، چند یوم کی رخصت۔
الْحِسَابِ : حساب وکتاب، یوم حساب۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اِصْبِرْ [1]	عَلٰى مَا	يَقُوْلُوْنَ	وَاذْكُرْ [1]	عَبْدَنَا
آپ صبر کریں	(اس) پر جو	وہ سب کہتے ہیں	اور آپ یاد کیجیے	ہمارے بندے
دَاوٗدَ	ذَا الْاَيْدِ ج [2]	اِنَّهٗٓ	اَوَّابٌ [3] ﴿17﴾	اِنَّا
داود کو	(جو) قوت والا (تھا)	بیشک وہ	بہت رجوع کرنے والا (تھا)	بیشک ہم نے
سَخَّرْنَا [4]	الْجِبَالَ [5]	مَعَهٗ	يُسَبِّحْنَ [6]	بِالْعَشِيِّ [7]
ہم نے تابع کر دیا	پہاڑوں کو	اس کے ساتھ	وہ (پہاڑ) تسبیح کرتے (تھے)	شام کو
وَالْاِشْرَاقِ ﴿18﴾ لا	وَالطَّيْرَ	مَحْشُوْرَةً ط [8]	كُلٌّ	لَّهٗٓ
اور صبح (کو)	اور پرندوں (کو تابع کر دیا)	اکٹھے کیے ہوئے	سب	اسی کے لیے
اَوَّابٌ [3] ﴿19﴾	وَشَدَدْنَا [4]	مُلْكَهٗ [9]	وَ	اٰتَيْنٰهُ [4][9]
بہت رجوع کرنیوالے (تھے)	اور ہم نے مضبوط کر دی	اسکی بادشاہی	اور	ہم نے دی اسے
الْحِكْمَةَ [8][5]	وَ	فَصْلَ الْخِطَابِ ﴿20﴾	وَ	هَلْ
حکمت	اور	فیصلہ کن گفتگو	اور	کیا
اَتٰىكَ	نَبَؤُا	الْخَصْمِ م [10]	اِذْ	تَسَوَّرُوا [11]
آئی آپ کے پاس	خبر	جھگڑا کرنے والوں کی	جب	وہ سب دیوار پھاند کر آ گئے
الْمِحْرَابَ [5] ﴿21﴾ لا	اِذْ	دَخَلُوْا	عَلٰى دَاوٗدَ	فَفَزِعَ
عبادت خانہ (میں)	جب	وہ سب داخل ہوئے	داؤد پر	تو وہ گھبرا گیا
مِنْهُمْ	قَالُوْا	لَا تَخَفْ ج [12]	خَصْمٰنِ [13]	بَغٰى
ان سے	اُنھوں نے کہا	آپ نہ ڈریں	دو جھگڑنے والے (ہیں)	زیادتی کی ہے
بَعْضُنَا	عَلٰى بَعْضٍ	فَاحْكُمْ [1]	بَيْنَنَا	
ہمارے بعض نے	بعض پر	تو آپ فیصلہ فرمائیں	ہمارے درمیان	
بِالْحَقِّ [7]	وَ	لَا تُشْطِطْ [12]	وَ	اهْدِنَآ [14]
حق کے ساتھ	اور	آپ بے انصافی نہ کیجیے	اور	ہدایت دے ہمیں
اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿22﴾	اِنَّ	هٰذَآ	اَخِيْ قف	
سیدھے راستے کی طرف	بے شک	یہ	میرا بھائی (ہے)	

وقف لازم

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فعل کے شروع میں "اِ" اور آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[2] ذَا، ذُوْ اور ذِيْ یہ تمام علامتیں واحد مذکر کے لیے ہیں اور ترجمہ والا ہے۔

[3] اس اسم میں مبالغے کا مفہوم ہے۔

[4] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[5] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[6] ـْنَ فعل کے آخر میں جمع مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[7] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[8] ة اسم کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[9] ہٗ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے اور فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُسے یا اس کو کیا جاتا ہے۔

[10] الْخَصْمِ یہ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر ومؤنث سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

[11] علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[12] لَا کے بعد فعل کے آخر میں سکون ہو تو واحد مذکر کو کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[13] "ان" میں کسی چیز کے تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[14] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر زبر یا زیر ہو تو ترجمہ ہمیں کیا جاتا ہے۔

اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ	آپ اس پر صبر کریں جو وہ کہتے ہیں
وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ	اور یاد کیجیے ہمارے صاحبِ قوت بندے داؤد کو
اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿17﴾	بے شک وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔ ﴿17﴾
اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ	بیشک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو تابع کر دیا
یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿18﴾	وہ شام اور صبح کو تسبیح کرتے تھے۔ ﴿18﴾
وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ	اور پرندوں کو (بھی تابع کر دیا) جبکہ وہ اکٹھے کیے ہوئے ہوتے
كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿19﴾	سب اسی کے لیے بہت رجوع کرنے والے تھے ﴿19﴾
وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ	اور ہم نے اس کی بادشاہی مضبوط کر دی
وَاٰتَیْنٰهُ الْحِكْمَةَ	اور ہم نے اسے حکمت دی
وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿20﴾	اور فیصلہ کن گفتگو (کی صلاحیت دی)۔ ﴿20﴾
وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ	اور کیا آپکے پاس جھگڑنے والوں کی خبر آئی؟
اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿21﴾	جب وہ دیوار پھاند کر عبادت خانہ میں آ گئے۔ ﴿21﴾
اِذْ دَخَلُوْا عَلٰی دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ	جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ اُن سے گھبرا گئے
قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ	انہوں نے کہا آپ نہ ڈریں
خَصْمٰنِ	(ہم) دو جھگڑنے والے ہیں
بَغٰی بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ	ہمارے بعض نے بعض پر (یعنی ایک نے دوسرے پر) زیادتی کی ہے
فَاحْكُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ	تو آپ ہمارے درمیان حق کیساتھ فیصلہ فرمائیں
وَلَا تُشْطِطْ	اور بے انصافی نہ کیجیے
وَاهْدِنَاۤ اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿22﴾	اور ہمیں سیدھے راستے کی طرف رہنمائی دیجیے۔ ﴿22﴾
اِنَّ هٰذَاۤ اَخِیْ ۗ	بے شک یہ میرا بھائی ہے

وقف لازم

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- اِصْبِرْ : صبر، صبرِ جمیل، صابر شاکر۔
- ذَا : ذوالجلال، ذومال ذی شان۔
- الْاَیْدِ : ید بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
- سَخَّرْنَا : مسخر، تسخیر۔
- الْجِبَالَ : جبلِ اُحد، جبلِ رحمت۔
- مَعَهٗ : مع اہل وعیال، معیّت۔
- یُسَبِّحْنَ : تسبیح، تسبیحات، سبحان اللہ۔
- بِالْعَشِیِّ : نماز عشاء، عشائیہ۔
- الْاِشْرَاقِ : اشراق، نماز اشراق، وقت اشراق۔
- الطَّیْرَ : طائر، طیور، اے طائر لاہوتی۔
- مَحْشُوْرَةً : حشر، روزِ محشر، حشر و نشر۔
- شَدَدْنَا : شدید، شدت، مشدد، تشدد۔
- مُلْكَهٗ : مالک المُلک، مُلک و ملت، ملوکیت
- الْحِكْمَةَ : حکیم، حکمت، حکیم الامت۔
- فَصْلَ : فیصلہ، فیصل۔
- الْخِطَابِ : خطاب، خطبہ، خطیب، مخاطب۔
- نَبَؤُا : نبی، نبوت، انبیاء۔
- دَخَلُوْا : دخل، داخل، دخول، مداخلت۔
- قَالُوْا : قول، قائل، مقولہ، اقوال زرّیں
- تَخَفْ : خوف، خائف، خوف وہراس۔
- خَصْمٰنِ : مخاصمت۔
- بَغٰی : باغی، بغاوت، باغیانہ رویہ۔
- بَعْضُنَا : بعض اوقات، بعض دفعہ۔
- فَاحْكُمْ : حکم، احکام، حاکم، محکوم، حکومت۔
- بِالْحَقِّ : بالکل، بلاوجہ / حق، حقیقت۔
- اهْدِنَا : ہدایت، ہادی برحق، ہادی کائنات
- سَوَآءِ : مساوی، مساوات، خط استواء۔
- الصِّرَاطِ : صراط مستقیم، پل صراط۔
- هٰذَا : لہٰذا، علیٰ ہذا القیاس۔
- اَخِیْ : اخوت، مواخات، اخوان۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

لَهٗ [1]	تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ	نَعْجَةً [2]	وَّلِيَ	نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ قف [2]
اس کے لیے	نو اور نوے (ننانوے)	دنبیاں	اور میرے پاس	ایک دنبی (ہے)

فَقَالَ	اَكْفِلْنِيْهَا [3][4]	وَ	عَزَّنِيْ [4]	فِي الْخِطَابِ ۝23
تو اس نے کہا	میرے سپرد کر دے اسے	اور	وہ غالب آگیا ہے مجھ پر	گفتگو میں

قَالَ	لَقَدْ [5]	ظَلَمَكَ	بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ [6]
اس نے فرمایا	بلاشبہ یقیناً	اس نے ظلم کیا تجھ پر	تیری دنبی کا مطالبہ کر کے

اِلٰى نِعَاجِهٖ ط [7]	وَ	اِنَّ [8]	كَثِيْرًا	مِّنَ الْخُلَطَآءِ
اپنی دنبیوں کے ساتھ	اور	بے شک	بہت (سے)	شرکاء میں سے

لَيَبْغِيْ [5]	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	اِلَّا	الَّذِيْنَ
واقعی وہ زیادتی کرتا ہے	ان کا بعض	بعض پر	سوائے	(ان لوگوں کے) جو

اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ [2]	وَ	قَلِيْلٌ مَّا [9]
سب ایمان لائے	اور	اُنہوں نے نیک اعمال کیے	اور	بہت کم

هُمْ ط [10]	وَظَنَّ	دَاوٗدُ [11]	اَنَّمَا [12]	فَتَنّٰهُ
وہ سب	اور سمجھ گئے	داؤد علیہ السلام	کہ بے شک صرف	ہم نے آزمایا ہے اسے

فَاسْتَغْفَرَ [13]	رَبَّهٗ	وَ	خَرَّ	رَاكِعًا
تو اس نے بخشش مانگی	اپنے رب (سے)	اور	گر پڑے	رکوع (میں)

وَّ	اَنَابَ ۝24 السجدة	فَغَفَرْنَا	لَهٗ [1]	ذٰلِكَ ط [14]
اور	اس نے رجوع کیا	تو ہم نے معاف کر دیا	اس کو	یہ (قصور)

وَ	اِنَّ [8]	لَهٗ [1]	عِنْدَنَا	لَزُلْفٰى	وَحُسْنَ
اور	بے شک	اس کے لیے	ہمارے پاس	یقیناً بڑا قرب	اور اچھا

مَاٰبٍ ۝25 [15]	يٰدَاوٗدُ	اِنَّا	جَعَلْنٰكَ	خَلِيْفَةً [2]
ٹھکانا (ہے)	اے داؤد	بے شک ہم	ہم نے بنایا ہے تجھے	خلیفہ

فِي الْاَرْضِ	فَاحْكُمْ	بَيْنَ النَّاسِ	بِالْحَقِّ [6]
زمین میں	تو آپ فیصلہ کریں	لوگوں کے درمیان	حق کے ساتھ

اَلسَّجْدَةُ 10

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 لَهٗ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

2 ۃ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں ۔

3 یہ دراصل اَكْفِلْ + نِ + یْ + هَا ہے

4 جب فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور یْ کے درمیان میں نِ کا اضافہ ہوتا ہے۔

5 لَ ہر لفظ کے شروع میں اور قَدْ فعل کے شروع میں تاکید کی علامتیں ہیں ترجمہ بلاشبہ، یقیناً ہے۔

6 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

7 اِلٰى کا اصل ترجمہ طرف یا تک ہے، یہاں ضرورتاً ترجمہ کے ساتھ کیا گیا ہے۔

8 اِنَّ اسم کے شروع میں تاکید کی علامت ہے۔

9 یہاں مَا زائد ہے جو درحقیقت قلت میں تاکید کے لیے آیا ہے۔

10 علامت هُمْ اگر الگ استعمال ہو تو ترجمہ وہ سب کیا جاتا ہے ۔

11 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

12 اَنَّ کے ساتھ اگر مَا آجائے تو اس میں بے شک صرف کا مفہوم ہوتا ہے۔

13 فعل کے شروع میں اِسْتَ میں طلب کرنے، مانگنے یا چاہنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

14 ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے ۔

15 اس مذکورہ واقعہ کی مکمل وضاحت کتاب وسنت کے مطابق کسی بھی تفسیر میں دیکھی جائے اور بعض مفسرین کی بیان کردہ اسرائیلی روایات جن سے اللہ کے محبوب و مقرب پیغمبر کی عصمت پر حرف آئے ان پر اعتماد جائز نہیں

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً	اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں
وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۣ قف	اور میرے پاس ایک ہی دُنبی ہے
فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا	تو اس نے کہا ہے اسے (بھی) میرے سپرد کر دے
وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿23﴾	اور اس نے گفتگو میں مجھ پر زبردستی کی ہے۔ ﴿23﴾
قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ	انہوں نے کہا بلاشبہ یقیناً اس نے تجھ پر ظلم کیا
بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ	تیری دُنبی کو اپنی دُنبیوں کیساتھ ملانے کا مطالبہ کر کے
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاۗءِ	اور بیشک بہت سے شریک (حصہ دار ایسے ہوتے ہیں)
لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ	انکا بعض بعض پر واقعی زیادتی کرتا ہے
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	سوائے (ان لوگوں کے) جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور انہوں نے نیک اعمال کیے
وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ	اور وہ (لوگ) بہت ہی کم ہیں
وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ	اور داوٗد سمجھ گئے کہ بیشک ہم نے اُسے آزمایا ہے
فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ	تو اس نے اپنے رب سے بخشش مانگی
وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿24﴾ السجدة	اور رکوع میں گر پڑے اور (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔ ﴿24﴾
فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۭ	تو ہم نے اس کو یہ (قصور) معاف کر دیا
وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا	اور بے شک اس کے لیے ہمارے پاس
لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿25﴾	یقیناً بڑا قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔ ﴿25﴾
يٰدَاوٗدُ	اے داوٗد!
اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ	بے شک ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے
فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ	تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر

السجدة 10

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَّاحِدَةٌ	واحد، احد، توحید، موحّد۔
فَقَالَ	قول، مقولہ، اقوالِ زریں۔
اَكْفِلْنِيْهَا	کفیل، کفالت۔
فِي	فی الحال، اظہار مافی الضمیر۔
الْخِطَابِ	خطبہ، خطیب، مخاطب۔
ظَلَمَكَ	ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
بِسُؤَالِ	مکتوب الیہ، الداعی الی الخیر۔
اِلٰى	سوال، سائل، مسئول۔
كَثِيْرًا	کثرت، اکثر، کثیر۔
لَيَبْغِيْ	بغاوت، باغی۔
اِلَّا	اِلّاماشاءاللہ، اِلّا قلیل، اِلّا یہ کہ۔
اٰمَنُوْا	ایمان، مومن، امن۔
عَمِلُوْا	عمل، اعمال، اعمال صالحہ۔
الصّٰلِحٰتِ	اصلاح، اعمال صالحہ، صلح۔
قَلِيْلٌ	قلیل، قلت، قلیل مدت۔
وَ	شان وشوکت، رحم وکرم۔
ظَنَّ	ظن سوء، بدظن، ظن غالب۔
فَتَنّٰهُ	فتنہ وفساد، فتنہ پرور۔
فَاسْتَغْفَرَ	مغفرت، استغفار، استغفر اللہ۔
رَاكِعًا	رکوع، رکوع وسجود۔
اَنَابَ	انابت الی اللہ۔
عِنْدَنَا	عندالطلب، عنداللہ ماجور۔
حُسْنَ	احسن جزاء، احسان، محسن۔
خَلِيْفَةً	خلیفہ، خلافت، خلف۔
فِي	فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
الْاَرْضِ	ارض وسماء، قطعہ اراضی۔
فَاحْكُمْ	حکم، احکام، حاکم، محکوم۔
بَيْنَ	بین السطور، بین الاقوامی۔
النَّاسِ	عوام الناس، بعض الناس۔
بِالْحَقِّ	بالکل، بالمقابل / حق، حقیقت۔

وَلَا	تَتَّبِعِ	الْهَوٰى	فَيُضِلَّكَ [1]	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط
اور نہ	تو پیروی کر	خواہشِ (نفس) کی	ورنہ وہ گمراہ کر دے گی تجھے	اللہ کی راہ سے

اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَضِلُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَهُمْ [2]
بے شک	(وہ لوگ) جو	وہ سب گمراہ ہوتے ہیں	اللہ کی راہ سے	ان کے لیے

ع 2 12 11

عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ	بِمَا [3]	نَسُوْا	يَوْمَ الْحِسَابِ ع (26)
سخت عذاب (ہے)	اس وجہ سے جو	اُنہوں نے بھلادیا	حساب کے دن (کو)

وَمَا [3]	خَلَقْنَا [4]	السَّمَآءَ [5]	وَ	الْاَرْضَ [5]	وَمَا [3]
اور نہیں	ہم نے پیدا کیا	آسمان	اور	زمین کو	اور جو (کچھ)

بَيْنَهُمَا	بَاطِلًا ط	ذٰلِكَ [6]	ظَنُّ	الَّذِيْنَ
ان دونوں کے درمیان (ہے)	بے کار	یہ	گمان (ہے)	(ان لوگوں کا) جن

كَفَرُوْا ج	فَوَيْلٌ [1]	لِّلَّذِيْنَ [7]	كَفَرُوْا	مِنَ النَّارِ ط (27)
سب نے کفر کیا	سو ہلاکت (ہے)	(ان لوگوں) کے لیے جن	سب نے کفر کیا	آگ سے

اَمْ [8]	نَجْعَلُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
کیا	ہم کر دینگے	(اُن لوگوں کو) جو	سب ایمان لائے	اور	اُنہوں نے اعمال کیے

الصّٰلِحٰتِ	كَالْمُفْسِدِيْنَ [10] [9]	فِي الْاَرْضِ ز	اَمْ [8]	نَجْعَلُ
نیک	فساد کرنے والوں کی طرح	زمین میں	یا	ہم کر دیں گے

الْمُتَّقِيْنَ	كَالْفُجَّارِ [9] (28)	كِتٰبٌ [11]	اَنْزَلْنٰهُ [4]
پرہیز گاروں (کو)	بدکاروں کی طرح	ایک کتاب (ہے)	ہم نے نازل کیا ہے اسے

اِلَيْكَ	مُبٰرَكٌ [12]	لِّيَدَّبَّرُوْٓا [13]	اٰيٰتِهٖ	وَ
آپ کی طرف	برکت کی گئی ہوئی	تاکہ وہ سب غور و فکر کریں	اس کی آیات (میں)	اور

لِيَتَذَكَّرَ [13]	اُولُوا الْاَلْبَابِ (29)	وَ	وَهَبْنَا [4]	لِدَاوٗدَ [7]
تاکہ وہ نصیحت پکڑیں	عقلوں والے	اور	ہم نے عطا کیا	داوٗد کو

سُلَيْمٰنَ ط	نِعْمَ الْعَبْدُ ط [14]	اِنَّهٗٓ	اَوَّابٌ ط [15] (30)
سلیمان	بہت ہی اچھا بندہ (تھا)	بیشک وہ (اللہ کی طرف)	بہت رجوع کرنے والا (تھا)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر کبھی سو، ورنہ اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے

[2] لَهُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[3] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[4] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[5] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[6] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔

[7] اسم کے شروع میں "لِ" کا ترجمہ کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

[8] اگر قریب قریب دو مرتبہ اَمْ آئے تو عموماً پہلے اَمْ کا ترجمہ کیا اور دوسرے اَمْ کا ترجمہ یا کیا جاتا ہے۔

[9] "كَ" اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے ہوتا ہے، ترجمہ مثل، مانند، جیسے یا کی طرح کیا جاتا ہے۔

[10] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[11] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[12] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا گیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] فعل کے شروع میں لِ کا ترجمہ عموماً تاکہ اور کبھی چاہیے کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[14] نِعْمَ کسی بھی چیز کی انتہائی اچھی خصلت بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

[15] اَوَّابٌ فَعَّالٌ کے سانچے میں ڈھلا ہوا اسم ہے جس میں مبالغے کا مفہوم ہے اسی لیے ترجمہ بہت کیا گیا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ — اور خواہش (نفس) کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تجھے گمراہ کردیگی

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ — اللہ کی راہ سے، بیشک (وہ لوگ) جو

يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ — اللہ کی راہ سے گمراہ ہوتے ہیں

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ — ان کے لیے سخت عذاب ہے

ع 2 12 11 بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿26﴾ — اس وجہ سے جو انہوں نے یوم حساب کو بھلادیا۔ ﴿26﴾

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ — اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمان اور زمین کو

وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ — اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے کار

ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ — یہ (ان لوگوں کا) گمان ہے جنہوں نے کفر کیا

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا — سو ہلاکت ہے ان (لوگوں) کے لیے جنہوں نے کفر کیا

مِنَ النَّارِ ﴿27﴾ ؕ اَمْ نَجْعَلُ — آگ سے (یعنی آگ کے ذریعے)۔ ﴿27﴾ کیا ہم کردیں گے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — (ان کو) جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے

كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ — زمین میں فساد کرنے والوں کی طرح

اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿28﴾ — یا ہم کردیں گے پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح؟ ﴿28﴾

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ — (یہ) ایک کتاب ہے ہم نے اسے نازل کیا ہے

اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ — آپ کی طرف، بہت بابرکت ہے

لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ — تاکہ وہ اس کی آیات میں غوروفکر کریں

وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿29﴾ — اور تاکہ عقلوں والے نصیحت پکڑیں۔ ﴿29﴾

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ — اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ — (جو) بہت اچھا بندہ تھا بے شک وہ

اَوَّابٌ ﴿30﴾ ؕ — (اللہ کی طرف) بہت رجوع کرنے والا تھا۔ ﴿30﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
- تَتَّبِعِ : اتباع، تابع، متبع سنت۔
- الْهَوٰى : ہوائے نفس۔
- فَيُضِلَّكَ : ضلالت وگمراہی۔
- سَبِيْلِ : فی سبیل اللہ۔
- يَضِلُّوْنَ : ضلالت وگمراہی۔
- شَدِيْدٌ : شدید، شدت، مشدد، تشدد۔
- بِمَا : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
- نَسُوْا : نسیان، نسیاً منسیاً۔
- خَلَقْنَا : خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
- السَّمَآءَ : کتب سماویہ، ارض وسماء۔
- بَيْنَهُمَا : بین السطور، بین الاقوامی۔
- بَاطِلًا : حق وباطل، ادیان باطلہ۔
- ظَنُّ : ظن سوء، بدظن، ظن غالب۔
- النَّارِ : نوری ناری مخلوق۔
- عَمِلُوْا : عمل، اعمال، معمول۔
- الصّٰلِحٰتِ : اصلاح، اعمال صالحہ، صلح۔
- كَالْمُفْسِدِيْنَ : فساد، فسادی، مفسد۔
- الْاَرْضِ : ارض وسماء، کرہ ارض، اَراضی۔
- الْمُتَّقِيْنَ : تقویٰ، متقی۔
- كَالْفُجَّارِ : کالعدم، کماحقہ / فسق وفجور۔
- كِتٰبٌ : کتاب، کتابیں، کتب۔
- اَنْزَلْنٰهُ : نازل، نزول، انزال۔
- مُبٰرَكٌ : برکت، برکات، مبارک۔
- لِّيَدَّبَّرُوْٓا : مدبر، تدبر، مدبر کائنات۔
- لِيَتَذَكَّرَ : ذکر، اذکار، تذکرہ، تذکیر۔
- اُولُوا : اولوالعزم، اولوالعلم۔
- وَهَبْنَا : ہبہ کرنا، کسبی اور وہبی۔
- نِعْمَ : نعمت، انعام، منعم حقیقی۔
- الْعَبْدُ : عبد، عابد، عباد الرحمن۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

إِذْ [1]	عُرِضَ [2]	عَلَيْهِ	بِالْعَشِيِّ
جب	پیش کیے گئے	اس پر	شام کو

الصّٰفِنٰتُ [3][4]	الْجِيَادُ (31)	فَقَالَ	اِنِّيْٓ	اَحْبَبْتُ
اصیل تیز رفتار	عمدہ(گھوڑے)	تو اس نے کہا	بیشک میں	میں نے محبوب رکھا ہے

حُبَّ الْخَيْرِ	عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ [5]	حَتّٰى	تَوَارَتْ [3][6]
مال(گھوڑوں) کی محبت (کو)	اپنے رب کی یاد سے	یہاں تک کہ	وہ(گھوڑے) چھپ گئے

بِالْحِجَابِ [7] (32)	رُدُّوْهَا	عَلَيَّ	فَطَفِقَ
اوٹ میں	(اس نے کہا) تم سب واپس لاؤ ان کو	مجھ پر	پھر وہ لگے

مَسْحًا	بِالسُّوْقِ	وَ	الْاَعْنَاقِ [8] (33)	وَ	لَقَدْ [9]
ہاتھ پھیرنے	(انکی) پنڈلیوں پر	اور	گردنوں (پر)	اور	بلاشبہ یقیناً

فَتَنَّا	سُلَيْمٰنَ	وَ	اَلْقَيْنَا	عَلٰى كُرْسِيِّهٖ
ہم نے آزمایا	سلیمان کو	اور	ہم نے ڈالا	اس کی کرسی (تخت) پر

جَسَدًا [10][11]	ثُمَّ	اَنَابَ (34)	قَالَ	رَبِّ [12]
ایک دھڑ	پھر	اس نے رجوع کیا	کہا	(اے میرے) رب

اغْفِرْ	لِيْ	وَ	هَبْ	لِيْ	مُلْكًا [11]
تو بخش دے	مجھ کو	اور	تو عطا کر	مجھ کو	ایک (ایسی) بادشاہی

لَّا يَنْۢبَغِيْ	لِاَحَدٍ [11]	مِّنْۢ بَعْدِيْ [13]	اِنَّكَ
نہ وہ لائق ہو	کسی ایک کے لیے	میرے بعد	بے شک تو

اَنْتَ	الْوَهَّابُ (35)	فَسَخَّرْنَا	لَهُ	الرِّيْحَ
تو (ہی)	بہت عطا کرنے والا (ہے)	پس ہم نے تابع کر دیا	اس کے لیے	ہوا کو

تَجْرِيْ [3]	بِاَمْرِهٖ	رُخَآءً	حَيْثُ	اَصَابَ (36)
وہ چلتی تھی	اس کے حکم سے	نرمی سے	جہاں	وہ پہنچنا چاہتا

وَ	الشَّيٰطِيْنَ	كُلَّ	بَنَّآءٍ	وَّ	غَوَّاصٍ (37)
اور	شیطانوں کو	ہر (طرح کے)	عمارت بنانے والے	اور	غوطہ لگانے والے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] اِذْ اور اِذَا کا ترجمہ جب ہوتا ہے اِذْ عموماً ماضی کے لیے اور اِذَا عموماً مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

[2] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[3] ـٰت، تْ، تَا اور ۃ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[4] یہ صَافِنٌ کی جمع ہے وہ گھوڑا جو کھڑا ہو تو تین پاؤں کو پوری طرح زمین پر رکھے اور چوتھے سُم کا سرا زمین کیساتھ لگائے یہ صفت عموماً اعلیٰ نسل کے گھوڑوں میں پائی جاتی ہے

[5] اس جملے کا بعض مفسرین نے یہ ترجمہ بھی کیا ہے میں نے اپنے رب کی یاد کی وجہ سے مال کی محبت کو دوست رکھا ہے کیونکہ ان گھوڑوں کے ذریعے اللہ کی راہ میں جہاد ہوتا ہے۔

[6] تَوَارَتْ سے بعض مفسرین نے سورج کا چھپنا مراد لیا ہے یعنی سورج غروب ہو گیا

[7] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ ہوتا ہے یہاں ضرورتاً ترجمہ میں کیا گیا ہے۔

[8] بعض مفسرین نے گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرنے سے گھوڑوں کو قتل کرنا مراد لیا ہے اور بعض نے گردنوں اور پنڈلیوں پر پیار و محبت سے ہاتھ پھیرنے کا ذکر کیا ہے۔

[9] لَ اور قَدْ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

[10] یہ کیا آزمائش تھی اور کرسی پر کس چیز کا جسم ڈالا گیا تھا کسی صحیح حدیث میں واضح کچھ ذکر نہیں ہے بعض مفسرین نے ایک صحیح حدیث سے ثابت شدہ واقعہ اس سے جوڑا ہے

[11] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[12] یہ دراصل یَا رَبِّیْ تھا، شروع سے یَا اور آخر سے یْ تخفیف کے لیے حذف ہیں۔

[13] یہاں مِنْ کے الگ ترجمہ کی ضرورت نہیں

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ	جب شام کو اس پر پیش کیے گئے
الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۙ﴿31﴾	اصیل تیز رفتار عمدہ (گھوڑے)۔ ﴿31﴾
فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ	تو اس نے کہا بے شک میں نے محبوب رکھا ہے
حُبَّ الْخَيْرِ	مال (یعنی گھوڑوں) کی محبت کو
عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ	اپنے رب کی یاد سے (غافل ہو کر پھر انہیں دوڑایا)
حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿32﴾ وقفة	یہاں تک کہ وہ (گھوڑے) اوٹ میں چھپ گئے۔ ﴿32﴾
رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ	(اس نے کہا) اُن کو میرے پاس واپس لاؤ
فَطَفِقَ مَسْحًۢا	پھر وہ ہاتھ پھیرنے لگے
بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿33﴾	(انکی) پنڈلیوں اور گردنوں پر۔ ﴿33﴾
وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے سلیمان کو آزمایا
وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا	اور ہم نے اس کی کرسی (تخت) پر ایک جسم ڈال دیا
ثُمَّ اَنَابَ ﴿34﴾	پھر اس نے (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔ ﴿34﴾
قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ	کہا اے میرے رب تو مجھے بخش دے
وَهَبْ لِيْ مُلْكًا	اور تو مجھے (ایسی) بادشاہی عطا کر
لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ	(کہ) میرے بعد کسی ایک کے لیے لائق نہ ہو
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿35﴾	بے شک تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔ ﴿35﴾
فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ	پس ہم نے اس کے لیے ہوا کو تابع کر دیا
تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاۗءً حَيْثُ	وہ اس کے حکم سے نرمی سے چلتی تھی جہاں
اَصَابَ ۙ﴿36﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ	وہ پہنچنا چاہتا۔ ﴿36﴾ اور (ہم نے تابع کر دیا) شیطانوں (جنات) کو
كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّغَوَّاصٍ ۙ﴿37﴾	(جو) ہر طرح کی عمارت بنانیوالے اور غوطہ خور تھے ﴿37﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

عُرِضَ	: عرض، معروضات۔
عَلَيْهِ، عَلَيَّ	: علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
بِالْعَشِيِّ	: نماز عشاء، عشائیہ۔
فَقَالَ	: قول، مقولہ، اقوال زرّیں۔
اَحْبَبْتُ	: حب، حبیب، احباب، محبت۔
ذِكْرِ	: ذکر، اذکار، تذکرہ۔
حَتّٰى	: حتیٰ کہ، حتی الامکان۔
بِالْحِجَابِ	: حجاب، بے حجابی۔
رُدُّوْهَا	: رد، مردود، تردید، مرتد۔
مَسْحًا	: مسح کرنا۔
فَتَنَّا	: فتنہ وفساد، فتنہ پرور۔
وَ	: شان وشوکت، رحم وکرم۔
اَلْقَيْنَا	: القاء کرنا۔
عَلٰي	: علی الاعلان، علی العموم۔
كُرْسِيِّهٖ	: کرسی۔
جَسَدًا	: جسد، اجساد، جسد خاکی۔
اَنَابَ	: انابت الی اللہ۔
قَالَ	: قول، مقولہ، اقوال زرّیں۔
اغْفِرْ	: مغفرت، استغفار، استغفر اللہ۔
هَبْ	: ہبہ کرنا، کسبی اور وہبی۔
مُلْكًا	: مالک المُلک، مُلک وملت۔
لَّا	: لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
لِاَحَدٍ	: الہٰذا، الحمد للہ / واحد، وحدت۔
مِّنْ	: منجانب، من حیث القوم۔
بَعْدِيْ	: بعد از طعام، بعد از نماز۔
فَسَخَّرْنَا	: مسخر، تسخیر۔
الرِّيْحَ	: ریح، ریح المسک، ریح بادی۔
تَجْرِيْ	: جاری، اجرا۔
بِاَمْرِهٖ	: امر، آمر، مامور، امور۔
حَيْثُ	: حیثیت، من حیث القوم۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَّ	اٰخَرِيْنَ	مُقَرَّنِيْنَ [1]	فِي الْاَصْفَادِ (38)
اور	(کچھ) دوسروں کو	(جو) سب جکڑے ہوئے	زنجیروں میں

هٰذَا	عَطَآؤُنَا [2]	فَامْنُنْ	اَوْ	اَمْسِكْ
یہ	ہماری عطا (بخشش)	پس (چاہو تو) احسان کرو	یا	روک رکھو

بِغَيْرِ حِسَابٍ [3] (39)	وَاِنَّ	لَهٗ [4]	عِنْدَنَا [2]	لَزُلْفٰى [5]
بغیر کسی حساب کے	اور بے شک	اس کے لیے	ہمارے ہاں	یقیناً بڑا قرب

وَحُسْنَ	مَاٰبٍ (40) ع	وَ	اذْكُرْ	عَبْدَنَآ [2]
اور اچھا	ٹھکانا (ہے)	اور	آپ یاد کیجیے	ہمارے بندے

اَيُّوْبَ	اِذْ	نَادٰى	رَبَّهٗٓ [6]	اَنِّيْ [7]
ایوب (کو)	جب	اس نے پکارا	اپنے رب کو	کہ بے شک میں

مَسَّنِيَ [8]	الشَّيْطٰنُ [9]	بِنُصْبٍ [10]	وَّ	عَذَابٍ (41) ط
چھوا ہے مجھے	شیطان نے	دکھ سے	اور	تکلیف (سے)

اُرْكُضْ	بِرِجْلِكَ [11] [10] ج	هٰذَا	مُغْتَسَلٌۢ	بَارِدٌ
(تو اللہ نے فرمایا) تو مار	اپنے پاؤں کو	یہ	نہانے (کو)	ٹھنڈا

وَّشَرَابٌ (42)	وَ	وَهَبْنَا	لَهٗٓ [4]	اَهْلَهٗ [6]	وَ
اور پینے کو (ہے)	اور	ہم نے عطا کر دیے	اس کو	اس کے گھر والے	اور

مِثْلَهُمْ	مَّعَهُمْ	رَحْمَةً مِّنَّا [12]	وَ	ذِكْرٰى
ان جیسے	ان کے ساتھ	اپنی طرف سے (بطورِ) رحمت	اور	نصیحت

لِاُولِي الْاَلْبَابِ (43)	وَخُذْ	بِيَدِكَ [11] [13]	ضِغْثًا [3]	فَاضْرِبْ
عقل والوں کے لیے	اور تو پکڑ	اپنے ہاتھ میں	ایک مٹھا تنکوں کا	پس تو مار

بِّهٖ [10]	وَلَا	تَحْنَثْ [14] ط	اِنَّا	وَجَدْنٰهُ
اس کے ساتھ	اور نہ	تو قسم توڑ	بے شک ہم	ہم نے پایا ہے اُسے

صَابِرًا ط	نِعْمَ [15]	الْعَبْدُ ط	اِنَّهٗٓ	اَوَّابٌ (44)
صبر کرنے والا	(وہ) بہت ہی اچھا	بندہ (تھا)	یقیناً وہ	بہت رجوع کرنے والا (تھا)

ع 14/3 12

وقف لازم

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا گیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] نَا اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ہمارا، ہماری، ہمارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[3] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ کسی، ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[4] لَهٗ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[5] لَ لفظ کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جسکا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

[6] ہٗ یا ہٖ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[7] اَنِّيْ دراصل اَنَّ + نِيْ کا مجموعہ ہے ایک نون گرا ہوا ہے۔

[8] اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اسے زبر دی گئی ہے۔

[9] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[10] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[11] كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[12] مِنَّا دراصل مِنْ + نَا کا مجموعہ ہے۔

[13] یہاں علامت بِ کا ترجمہ ضرورتاً میں کیا گیا ہے۔

[14] لَا کے بعد فعل کے آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں واحد مذکر کو کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے

[15] نِعْمَ کسی بھی چیز کی انتہائی اچھی خصلت بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

• سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے • نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے • کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَّاٰخَرِيْنَ	اور کچھ دوسروں کو
مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿38﴾	(جو) زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ﴿38﴾
هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ	(ہم نے کہا) یہ ہماری عطا ہے پس (چاہو تو) احسان کرو
اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿39﴾	یا (چاہو تو) روکے رکھو (تم سے) کچھ حساب نہیں ہے۔ ﴿39﴾
وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا	اور بے شک اس کے لیے ہمارے ہاں
لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿40﴾ ع 3 14 12	یقیناً بڑا قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔ ﴿40﴾
وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ (وقف لازم)	اور یاد کیجیے ہمارے بندے ایوب کو
اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ	جب اس نے اپنے رب کو پکارا
اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ	کہ بے شک مجھے شیطان نے پہنچایا ہے
بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿41﴾ ؕ	دکھ اور تکلیف۔ ﴿41﴾
اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ	(تو اللہ نے فرمایا) تو اپنا پاؤں (زمین پر) مار
هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿42﴾	یہ (پانی) ہے نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو (شیریں)۔ ﴿42﴾
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ	اور ہم نے اُسے اس کے گھر والے عطا کر دیے
وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ	اور ان جیسے ان کے ساتھ (اور بھی)
رَحْمَةً مِّنَّا	ہماری طرف سے (خاص) رحمت تھی
وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿43﴾	اور عقل والوں کے لیے نصیحت تھی۔ ﴿43﴾
وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا	اور پکڑ اپنے ہاتھ میں ایک مُٹھا تنکوں کا (یعنی جھاڑو)
فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ	پس اس کے ساتھ (اپنی بیوی کو) مار اور قسم نہ توڑ
اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ	بے شک ہم نے اسے صبر کرنے والا پایا ہے
نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿44﴾	(وہ) اچھا بندہ تھا یقیناً وہ بہت رجوع کرنے والا تھا ﴿44﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- اٰخَرِيْنَ : آخرت، یومِ آخرت، آخری۔
- فِي : فی الحال، اظہار مافی الضمیر۔
- هٰذَا : لہٰذا، علیٰ ہذا القیاس۔
- عَطَآؤُنَا : عطیہ، عطاء، عطیات۔
- فَامْنُنْ : ممنون، امتنان۔
- اَمْسِكْ : امساک۔
- حِسَابٍ : حساب، بغیر حساب۔
- عِنْدَنَا : عند الطلب، عنداللہ ماجور ہوں۔
- حُسْنَ : احسن جزاء، حسن، احسان، محسن۔
- اُذْكُرْ : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
- عَبْدَنَآ : عبد، عابد، عباد الرحمٰن۔
- نَادٰى : ندا، منادی، ندائے ملت۔
- مَسَّنِيَ : مس، مساس۔
- عَذَابٍ : عذابِ قبر، عذابِ آخرت۔
- هٰذَا : مسجد ہٰذا، حامل رقعہ ہٰذا۔
- مُغْتَسَلٌۢ : غسیل الملائکہ، غسل خانہ۔
- شَرَابٌ : شربت، مشروب۔
- وَهَبْنَا : ہبہ کرنا، کسبی اور وہبی۔
- اَهْلَهٗ : اہل و عیال، اہلِ خانہ، اہلیہ۔
- مِثْلَهُمْ : مثل، مثال، امثلہ۔
- مَّعَهُمْ : مع اہل و عیال، معیّت۔
- رَحْمَةً : رحمت، رحیم، رحمٰن۔
- مِّنَّا : منجانب، من حیث القوم۔
- لِاُولِي : اولوا العزم، اولوا العلم۔
- خُذْ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
- بِيَدِكَ : یدِ بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
- فَاضْرِبْ : ضرب کاری، مضروب۔
- وَجَدْنٰهُ : وجود، موجود، ایجاد۔
- صَابِرًا : صبر، صابر و شاکر، صبر و تحمل۔
- نِعْمَ : نعمت، انعام، منعم حقیقی۔

وَ	اذْكُرْ [1]	عِبٰدَنَآ [2]	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	اِسْحٰقَ
اور	آپ یاد کیجیے	ہمارے بندوں (میں سے)	ابراہیم	اور	اسحاق

وَ	يَعْقُوْبَ	اُولِي الْاَيْدِيْ [3]	وَ	الْاَبْصَارِ [3] (45)
اور	یعقوب (کو)	ہاتھوں والے	اور	آنکھوں (والے)

اِنَّآ [4]	اَخْلَصْنٰهُمْ [5]	بِخَالِصَةٍ [6] [7]	ذِكْرَى الدَّارِ (46) ج
بے شک ہم	ہم نے چن لیا انہیں	ایک خاص صفت کے ساتھ	(آخرت کے) گھر کی یاد

وَ	اِنَّهُمْ	عِنْدَنَا [2]	لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ [8]	الْاَخْيَارِ (47) ط
اور	بے شک وہ	ہمارے نزدیک	یقیناً چنے ہوئے لوگوں میں سے	بہترین (تھے)

وَ	اذْكُرْ [1]	اِسْمٰعِيْلَ	وَالْيَسَعَ	وَ	ذَا الْكِفْلِ ط
اور	آپ یاد کیجیے	اسماعیل	اور یسع	اور	ذوالکفل (کو)

وَكُلٌّ	مِّنَ الْاَخْيَارِ (48) ط	هٰذَا	ذِكْرٌ ط [7]
اور (یہ) سب	بہترین لوگوں میں سے (تھے)	یہ	ایک نصیحت ہے

وَ	اِنَّ	لِلْمُتَّقِيْنَ [9]	لَحُسْنَ [8]	مَاٰبٍ (49) لا
اور	بے شک	متقی لوگوں کے لیے	یقیناً بہترین	ٹھکانا (ہے)

جَنّٰتِ عَدْنٍ [6]	مُّفَتَّحَةً [10] [11]	لَّهُمُ [12]	الْاَبْوَابُ (50) ج
ہمیشہ رہنے کے باغات	کھلے ہوں گے	ان کے لیے	دروازے

مُتَّكِـِٕيْنَ [10]	فِيْهَا	يَدْعُوْنَ	فِيْهَا
سب تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)	ان میں	وہ سب منگوا رہے ہوں گے	ان میں

بِفَاكِهَةٍ [6] [13]	كَثِيْرَةٍ [6]	وَّ	شَرَابٍ (51)	وَ
پھل	بہت سے	اور	مشروب	اور

عِنْدَهُمْ [14]	قٰصِرٰتُ [6]	الطَّرْفِ	اَتْرَابٌ (52)
ان کے پاس (ہوں گی)	نیچی رکھنے والی	نگاہ	ہم عمر (بیویاں)

هٰذَا	مَا	تُوْعَدُوْنَ [15]	لِيَوْمِ الْحِسَابِ [9] (53) الثلثة
یہ (ہے)	جو	تم سب وعدہ دیے جاتے تھے	یوم حساب کے لیے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فعل کے شروع میں "أ" اور آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[2] نَا اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ہمارا، ہماری، ہمارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[3] ہاتھوں والوں سے مراد طاقت والے اور آنکھوں والے مراد بصیرت والے ہیں۔

[4] اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون حذف ہے۔

[5] هُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُنہیں یا ان کو کیا جاتا ہے۔

[6] ة اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[7] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[8] شروع میں "لَ" تاکید کی علامت ہے جس کا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

[9] اسم کے شروع میں لِ کا عموماً ترجمہ کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو بھی ہوتا ہے۔

[10] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر ہو تو کیا ہوا کا اور اگر زیر ہو تو اس میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[11] مُفَتَّحَةً میں شد کی وجہ سے کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[12] لَهُمْ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہوا ہے۔

[13] یہاں علامت بِ کا الگ ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

[14] هُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے ہوتا ہے۔

[15] فعل کے شروع میں علامت یـ، تـ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ	اور یاد کیجیے ہمارے بندوں ابراہیم
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ	اور اسحاق اور یعقوب کو
اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿45﴾	(وہ) ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے۔ ﴿45﴾
اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ	بے شک ہم نے انہیں چن لیا
بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿46﴾	ایک خاص صفت (آخرت کے) گھر کی یاد کیساتھ ﴿46﴾
وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا	اور بے شک وہ ہمارے نزدیک
لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿47﴾	یقیناً چنے ہوئے بہترین لوگوں میں سے تھے۔ ﴿47﴾
وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ	اور یاد کیجیے اسماعیل اور یسع
وَذَا الْكِفْلِ	اور ذوالکفل کو
وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿48﴾	اور (یہ) سب بہترین لوگوں میں سے تھے۔ ﴿48﴾
هٰذَا ذِكْرٌ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ	یہ ایک نصیحت ہے، اور بیشک متقی لوگوں کے لیے
لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿49﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ	یقیناً بہترین ٹھکانا ہے ﴿49﴾ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں
مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿50﴾	ان کے لیے (ان کے) دروازے کھلے ہونگے۔ ﴿50﴾
مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا	ان میں تکیہ لگائے ہوئے ہونگے
يَدْعُوْنَ فِيْهَا	وہ ان میں منگوارہے ہوں گے
بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿51﴾	بہت سے پھل اور مشروب۔ ﴿51﴾
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ	اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والیاں
اَتْرَابٌ ﴿52﴾	ہم عمر عورتیں ہوں گی۔ ﴿52﴾
هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ	یہ ہے جن کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا
لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿53﴾	یوم حساب کے لیے۔ ﴿53﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- عِبٰدَنَا: عبد، عابد، عبادالرحمٰن۔
- الْاَيْدِيْ: یدبیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
- الْاَبْصَارِ: سمع وبصر، بصارت۔
- اَخْلَصْنٰهُمْ: خالص، خلوص، مخلص، اخلاص۔
- الدَّارِ: دار فانی، دارالکتب، دیار غیر۔
- عِنْدَنَا: عندالطلب، عنداللہ ماجور ہوں۔
- الْمُصْطَفَيْنَ: مصطفیٰ، نظامِ مصطفوی۔
- الْاَخْيَارِ: خیرخواہی، صبح بخیر، خیروشر۔
- اذْكُرْ: ذکر، اذکار۔ تذکرہ، مذکورہ۔
- ذَا: ذوالجلال، ذومعنی، ذوالحجہ۔
- وَ: شان وشوکت، رحم وکرم۔
- كُلٌّ: کل نمبر، کل تعداد، کلی طور پر۔
- مِّنَ: منجانب، من حیث القوم۔
- الْاَخْيَارِ: خیر، خیریت، خیروعافیت۔
- هٰذَا: لہٰذا، علیٰ ہذاالقیاس۔
- ذِكْرٌ: ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
- لِلْمُتَّقِيْنَ: الحمدللہ، لہٰذا / تقویٰ، متقی۔
- لَحُسْنَ: حسن اخلاق، حسنِ معاملہ۔
- مُّفَتَّحَةً: افتتاح، فتح، فاتح، مفتوح۔
- الْاَبْوَابُ: باب، ابواب، باب خیبر۔
- مُتَّكِـِٕيْنَ: تکیہ۔
- فِيْهَا: فی الحال، فی سبیل اللہ۔
- يَدْعُوْنَ: دعا، داعی، مدعی، مدعو، دعوت۔
- كَثِيْرَةٍ: کثیر، اکثر، کثرت۔
- شَرَابٍ: شراب، شربت، مشروب۔
- عِنْدَهُمْ: عندالطلب، عنداللہ ماجور ہوں۔
- مَا: ماحول، ماتحت، ماجرا۔
- تُوْعَدُوْنَ: وعدہ، وعید، مسیح موعود۔
- لِيَوْمِ: یوم، ایام، یوم آخرت۔
- الْحِسَابِ: حساب وکتاب، محتسب۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اِنَّ	هٰذَا	لَرِزْقُنَا	مَا [1]	لَهٗ
بے شک	یہ	یقیناً ہمارا رزق (ہے)	نہیں (ہے)	اس کے لیے

مِنْ نَّفَادٍ [2] (54) صلے	هٰذَا ط	وَاِنَّ	لِلطّٰغِيْنَ	لَشَرَّ
(کبھی) ختم ہونا	یہ	اور بے شک	سرکشوں کے لیے	یقیناً بہت بُرا

مَاٰبٍ (55) لا	جَهَنَّمَ ج	يَصْلَوْنَهَا ج	فَبِئْسَ	الْمِهَادُ (56)
ٹھکانا (ہے)	جہنم	وہ سب داخل ہوں گے اس میں	پس وہ بری ہے	آرام گاہ

هٰذَا لا	فَلْيَذُوْقُوْهُ [4][3]	حَمِيْمٌ	وَّ	غَسَّاقٌ (57) لا
یہ (سزا ہے)	تو چاہیے کہ وہ سب چکھیں اسے	کھولتا ہوا پانی	اور	پیپ

وَّ	اٰخَرُ	مِنْ شَكْلِهٖٓ [4]	اَزْوَاجٌ [5] (58) ط	هٰذَا
اور	دوسرے (عذاب)	اس کی شکل سے	کئی قسموں کے	یہ

فَوْجٌ [6]	مُّقْتَحِمٌ [7]	مَّعَكُمْ ج	لَا مَرْحَبًا [8]	بِهِمْ ط
ایک گروہ	داخل ہونے والے	تمہارے ساتھ	کوئی خوش آمدید نہیں	ان کو

اِنَّهُمْ	صَالُوا [9]	النَّارِ (59)	قَالُوْا [10]	بَلْ
بیشک وہ	وہ سب داخل ہونے والے (ہیں)	آگ (میں)	وہ سب کہیں گے	بلکہ

اَنْتُمْ قف	لَا مَرْحَبًا [8]	بِكُمْ ط	اَنْتُمْ	قَدَّمْتُمُوْهُ [11][4]
تم	کوئی خوش آمدید نہیں	تم کو	تم	تم آگے لائے ہو اس کو

لَنَا ج	فَبِئْسَ	الْقَرَارُ (60)	قَالُوْا [10]	رَبَّنَا [12]
ہمارے لیے	پس برا ہے	ٹھکانا	وہ سب کہیں گے	(اے) ہمارے رب

مَنْ	قَدَّمَ	لَنَا [13]	هٰذَا	فَزِدْهُ [4]	عَذَابًا ضِعْفًا
جو	آگے لایا ہے	ہمارے	یہ (عذاب)	پس زیادہ کر اسے	دُگنا عذاب

فِي النَّارِ (61)	وَقَالُوْا [10]	مَا	لَنَا	لَا نَرٰى
آگ میں	اور وہ سب کہیں گے	کیا (ہوا)	ہم کو	(کہ) نہیں ہم دیکھ رہے

رِجَالًا	كُنَّا [14]	نَعُدُّهُمْ	مِّنَ الْاَشْرَارِ (62) ط
(ان) آدمیوں (کو)	ہم تھے	ہم شمار کرتے انہیں	برے لوگوں میں سے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[2] یہاں مِنْ کے ترجمہ کی ضرورت نہیں۔

[3] وَ یا فَ کے بعد "لْ" کا ترجمہ چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

[4] ہٗ، ہٖ یا ہُ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اسکا، اسکی، اسکے یا اپنا، اپنی، اپنے اور فعل کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اسے کیا جاتا ہے۔

[5] اَزْوَاجٌ زوج کی جمع ہے زوج کا لفظ عموماً میاں بیوی دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے لیکن یہاں اس سے مراد قسم ہے۔

[6] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک کیا گیا ہے۔

[7] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[8] یہ جملہ بددعا کے لیے آتا ہے جسکا مفہوم ہے کہ خدا کرے انکے لیے جگہ تنگ ہو۔

[9] صَالُوا دراصل صَالِيُوْنَ تھا قاعدے کے مطابق ی کی پیش پچھلے حرف لِ کو دے کر اُسے اور جمع کے نون کو بھی گرایا گیا ہے۔

[10] قَالُوْا فعل ماضی ہے ضرورتاً مستقبل میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

[11] تُمْ کے بعد کوئی اور علامت لگانی ہو تو تُمْ اور اس علامت کے درمیان "وْ" کا اضافہ کر کے مْ پر پیش دی جاتی ہے۔

[12] رَبَّنَا کے شروع میں یَا محذوف ہے جس کا ترجمہ اے کیا گیا ہے۔

[13] یہاں لَنَا کے شروع میں لَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[14] كُنَّا دراصل كَوَنْنَا تھا گرامر کے اصول کے مطابق وَ کو ہٹا کر كَ کو پیش دی گئی ہے اور نْ کو نَ میں مدغم کیا گیا ہے۔

إِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا	بے شک یہ یقیناً ہمارا (دیا ہوا) رزق ہے
مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۚ﴿54﴾	اس کے لیے کبھی ختم ہونا نہیں ہے۔ ﴿54﴾
هٰذَا ۭ وَإِنَّ	یہ (نعمتیں تو فرمانبرداروں کے لیے ہیں) اور بے شک
لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۙ﴿55﴾	سرکشوں کے لیے یقیناً بہت بُرا ٹھکانا ہے۔ ﴿55﴾
جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ	(یعنی) جہنم، وہ اس میں داخل ہوں گے
فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿56﴾	پس وہ بُری آرام گاہ ہے۔ ﴿56﴾
هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ	یہ ہے (سزا) تو وہ چکھیں اس کو
حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۙ﴿57﴾	کھولتا ہوا پانی اور پیپ۔ ﴿57﴾
وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ۭ﴿58﴾	اور اسکی مثل کئی قسم کے دوسرے (عذاب بھی)۔ ﴿58﴾
هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ	یہ ایک گروہ ہے (جو) داخل ہونے والا ہے تمہارے ساتھ
لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ	ان کو کوئی خوش آمدید نہیں
اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿59﴾	بیشک وہ آگ میں داخل ہونے والے ہیں۔ ﴿59﴾
قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۣ	وہ کہیں گے بلکہ تم ہو (ایسے کہ)
لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ	تمہارے لیے کوئی خوش آمدید نہیں
اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ	تم ہی اس (عذاب) کو ہمارے سامنے لائے ہو
فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿60﴾ قَالُوْا رَبَّنَا	پس (یہ) بُرا ٹھکانا ہے ﴿60﴾ وہ کہیں گے اے ہمارے رب
مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ	جو اسکو ہمارے سامنے لایا ہے پس زیادہ کر اسکے لیے
عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿61﴾ وَقَالُوْا	آگ میں دُگنا عذاب۔ ﴿61﴾ اور وہ کہیں گے
مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا	کیا ہوا ہمیں (کہ) ہم ان آدمیوں کو نہیں دیکھ رہے
كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۭ﴿62﴾	(کہ) جنہیں ہم بُرے لوگوں میں سے شمار کرتے تھے ﴿62﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

هٰذَا	: ہٰذا من فضل ربی، لہٰذا۔
لَرِزْقُنَا	: رزق، رازق، رزاق۔
لِلطّٰغِيْنَ	: الحمدللہ، لہٰذا / طغیانی
لَشَرَّ	: خیر و شر، شریر، شرارت۔
هٰذَا	: لہٰذا، علیٰ ہٰذا القیاس۔
فَلْيَذُوْقُوْهُ	: خوش ذائقہ، ذائقہ دار، ذوق۔
وَ	: شان و شوکت، رحم و کرم۔
اٰخَرُ	: اُخروی زندگی، اول و آخر۔
مِنْ	: منجانب، من حیث القوم۔
شَكْلِهٖ	: شکل و صورت، بیضوی شکل۔
اَزْوَاجٌ	: زوجہ، زوجیت، ازدواجی زندگی۔
فَوْجٌ	: فوج، افواج، فوجی۔
مَّعَكُمْ	: مع اہل و عیال، معیّت۔
لَا	: لاتعداد، لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
مَرْحَبًا	: مرحبا، اہلاً و سہلاً و مرحبا۔
النَّارِ	: نوری ناری مخلوق، نار جہنم۔
قَالُوْا	: قول، مقولہ، اقوال زرّیں۔
بَلْ	: بلکہ۔
لَا	: لاتعداد، لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
مَرْحَبًا	: مرحبا، اہلاً و سہلاً و مرحبا۔
قَدَّمْتُمُوْهُ	: مقدّم، تقدیم، اقدام، قدم۔
الْقَرَارُ	: جائے قرار، استقرار، بے قرار۔
فَزِدْهُ	: زیادہ، مزید، زائد۔
ضِعْفًا	: ذواضعاف اقل۔
فِي	: فی الفور، فی سبیل اللہ، فی نفسہ۔
نَرٰى	: رویت ہلال، مرئی و غیر مرئی اشیاء۔
رِجَالًا	: رجال کار، قحط الرجال۔
نَعُدُّهُمْ	: عدد، متعدد، تعداد، اعداد و شمار۔
مِّنَ	: منجانب، من جملہ، من وعن۔
الْاَشْرَارِ	: خیر و شر، شریر، شرارت۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اَتَّخَذْنٰهُمْ [1][2]	سِخْرِيًّا	اَمْ [3]	زَاغَتْ [4]	عَنْهُمُ
کیا ہم نے بنائے رکھا اُنہیں	مذاق	یا	پھر گئیں ہیں	ان سے

الْاَبْصَارُ (63)	اِنَّ	ذٰلِكَ	لَحَقٌّ	تَخَاصُمُ [5]
(ہماری) نگاہیں	بے شک	یہ	یقیناً حق (ہے)	باہم جھگڑنا

ع 4 24 13

اَهْلِ النَّارِ (64) ع	قُلْ	اِنَّمَآ [6]	اَنَا	مُنْذِرٌ ۖ [7][8]
اہل دوزخ کا	آپ کہہ دیجیے	بیشک صرف	میں (تو)	ایک ڈرانے والا (ہوں)

وَّمَا	مِنْ اِلٰهٍ [8][9]	اِلَّا اللّٰهُ	الْوَاحِدُ	الْقَهَّارُ (65) ج
اور نہیں	کوئی سچا معبود	مگر اللہ (جو)	ایک (ہے)	بہت غالب (ہے)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَمَا	بَيْنَهُمَا	الْعَزِيْزُ
آسمانوں کا رب	اور زمین (کا)	اور جو	ان دونوں کے درمیان (ہے)	بہت غالب

الْغَفَّارُ (66)	قُلْ	هُوَ	نَبَؤٌا عَظِيْمٌ [8][10] (67) لا	اَنْتُمْ
بہت بخشنے والا (ہے)	آپ کہہ دیجیے	وہ	ایک عظیم خبر (ہے)	تم

عَنْهُ	مُعْرِضُوْنَ [7] (68)	مَا	كَانَ	لِيَ
اس سے	سب اعراض کرنے والے (ہو)	نہیں	تھا	مجھ کو

مِنْ عِلْمٍ [8][9]	بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى	اِذْ	يَخْتَصِمُوْنَ [11] (69)	اِنْ [12]
کوئی علم	مجلس بالا کا	جب	وہ سب آپس میں جھگڑ رہے تھے	نہیں

يُّوْحٰٓى [13]	اِلَيَّ	اِلَّآ	اَنَّمَآ [6]	اَنَا	نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (70)
وحی کی جاتی	میری طرف	مگر	بیشک صرف (یہ کہ)	میں	کھول کر ڈرانے والا

اِذْ	قَالَ	رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اِنِّيْ	خَالِقٌۢ
جب	کہا	آپ کے رب نے	فرشتوں سے	بیشک میں	پیدا کرنے والا (ہوں)

بَشَرًا [8]	مِّنْ طِيْنٍ (71)	فَاِذَا	سَوَّيْتُهٗ	وَ	نَفَخْتُ
ایک انسان	مٹی سے	تو جب	میں درست کر لوں اسے	اور	میں پھونک دوں

فِيْهِ	مِنْ رُّوْحِيْ	فَقَعُوْا [14]	لَهٗ	سٰجِدِيْنَ (72)
اس میں	اپنی روح سے	تو تم سب گر جاؤ	اس کے لیے	سب سجدہ کرتے ہوئے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. اَتَّخَذْنٰهُمْ دراصل أَاِتَّخَذْنٰهُمْ تھا، پڑھنے میں آسانی کے لیے دوسرا اِ حذف کیا گیا ہے۔
2. نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔
3. اَمْ جب جملے کے شروع میں ہو تو ترجمہ عموماً کیا اور جب درمیان میں آئے تو ترجمہ عموماً یا کیا جاتا ہے۔
4. تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
5. اس لفظ میں "تَ" اور "ا" میں کام کو باہم کرنے کا مفہوم ہے۔
6. اِنَّ یا اَنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں بیشک صرف، محض یا بس کا مفہوم ہوتا ہے
7. اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنیوالے کا مفہوم ہوتا ہے۔
8. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔
9. یہاں مِنْ کے الگ ترجمہ کی ضرورت نہیں۔
10. قیامت اور آخرت کے عذاب کی خبر مراد ہے۔
11. یعنی اگر وحی نہ ہوتی تو مجھے آسمانوں پر فرشتوں کی مجلس میں ہونے والی بحث کا کچھ علم نہ ہوتا۔
12. اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اس اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔
13. يُوْحٰى دراصل يُوْحَيُ تھا علامت يُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے یہ قاعدے کے مطابق يُوْحٰى ہو گیا ہے۔
14. قَعُوْا دراصل اِوْقَعُوْا تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے شروع سے اِ اور وْ کو حذف کیا گیا ہے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

ع 4 24 13

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا	کیا ہم نے انہیں (غلط طور پر) مذاق بنائے رکھا	اَتَّخَذْنٰهُمْ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿63﴾	یا (ہماری) نگاہیں ان سے پھر گئیں ہیں۔ ﴿63﴾	سِخْرِيًّا : تمسخر، مسخرہ پن۔
اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ	بے شک یہ یقیناً حق ہے	الْاَبْصَارُ : سمع و بصر، بصارت، بصیرت۔
تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿64﴾ قُلْ اِنَّمَآ	اہل دوزخ کا باہم جھگڑنا۔ ﴿64﴾ آپ کہہ دیجیے بیشک	لَحَقٌّ : حق گوئی، حقانیت دین اسلام۔
اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ	میں تو صرف ایک ڈرانیوالا ہوں، اور نہیں کوئی (سچا) معبود	تَخَاصُمُ : مخاصمت، خصومت۔
اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿65﴾	مگر اللہ (جو) اکیلا ہے بہت دبدبے والا ہے۔ ﴿65﴾	اَهْلِ : اہل و عیال، اہل خانہ، اہل بیت۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	آسمانوں اور زمین کا رب ہے	النَّارِ : نوری و ناری مخلوق۔
وَمَا بَيْنَهُمَا	اور (اس کا بھی) جو ان دونوں کے درمیان ہے	اِلٰهٍ : الہ العالمین، توحید الوہیت، یاالٰہی۔
الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿66﴾	بہت غالب بہت بخشنے والا ہے۔ ﴿66﴾	اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الا یہ کہ۔
قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿67﴾	آپ کہہ دیجیے وہ ایک بڑی (ہولناک) خبر ہے۔ ﴿67﴾	الْوَاحِدُ : واحد، احد، توحید، مواحد۔
اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿68﴾	تم اس سے اعراض کرنے والے ہو۔ ﴿68﴾	الْقَهَّارُ : قہر، قاہر، قہار۔
مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى	مجھے مجلس بالا کا کچھ علم نہیں تھا	السَّمٰوٰتِ : کتب سماویہ، ارض و سما۔
اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿69﴾	جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ ﴿69﴾	الْاَرْضِ : ارض و سما، قطعہ ارض۔
اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا	میری طرف وحی نہیں کی جاتی مگر بیشک میں تو صرف	بَيْنَهُمَا : بین السطور، بین الاقوامی۔
نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿70﴾	کھول کر ڈرانے والا ہوں۔ ﴿70﴾	الْغَفَّارُ : مغفرت، استغفار، استغفر اللہ۔
اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ	جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا بیشک میں	نَبَؤٌا : نبی، نبوت، انبیاء۔
خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿71﴾	مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں ﴿71﴾	عَظِيْمٌ : اجر عظیم، معظم، تعظیم۔
فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ	تو جب میں اسے درست کر لوں (یعنی پورا بنالوں)	مُعْرِضُوْنَ : اعراض کرنا۔
وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ	اور میں اس میں اپنی روح سے پھونک دوں	عِلْمٍ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿72﴾	تو تم اس کے لیے سجدہ کرتے ہوئے گر جاؤ۔ ﴿72﴾	الْاَعْلٰى : اعلیٰ و ارفع، وزیر اعلیٰ، عالی شان۔

يَخْتَصِمُوْنَ : مخاصمت۔
يُوْحٰٓى : وحی، وحی متلو، وحی الٰہی۔
مُّبِيْنٌ : بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر۔
لِلْمَلٰٓئِكَةِ : ملائکہ، ملک الموت۔
خَالِقٌ : خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
بَشَرًا : بشر، بشری تقاضا، نور و بشر۔
سَوَّيْتُهٗ : مساوی، مساوات، خط استوا۔
نَفَخْتُ : نفخہ اولیٰ، نفّاخ، نفخ۔
فِيْهِ : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
سٰجِدِيْنَ : سجدہ، مسجود ملائکہ، ساجد۔

فَسَجَدَ [1]	الْمَلٰٓئِكَةُ [2][3]	كُلُّهُمْ	اَجْمَعُوْنَ ﴿73﴾ لا
تو سجدہ کیا	فرشتوں نے	ان سب نے	سب اکٹھے

اِلَّآ	اِبْلِيْسَ ط	اِسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ [4]
سوائے	ابلیس کے	اس نے تکبر کیا	اور	وہ ہو گیا

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿74﴾	قَالَ	يٰٓاِبْلِيْسُ	مَا [5]
کافروں میں سے	(اللہ نے) فرمایا	اے ابلیس	کس (چیز) نے

مَنَعَكَ	اَنْ	تَسْجُدَ	لِمَا [5][6]
تجھے منع کیا	کہ	تو سجدہ کرے	(اس) کو جسے

خَلَقْتُ	بِيَدَيَّ ط [7]	اَسْتَكْبَرْتَ [8]	اَمْ [9]
میں نے پیدا کیا	اپنے ہاتھوں سے	کیا تو نے تکبر کیا	یا

كُنْتَ	مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿75﴾	قَالَ	اَنَا	خَيْرٌ
تو تھا	اُونچے لوگوں میں سے	اس نے کہا	میں	بہتر (ہوں)

مِّنْهُ ط	خَلَقْتَنِيْ [10]	مِنْ نَّارٍ	وَّخَلَقْتَهٗ [11]
اس سے	تو نے پیدا کیا ہے مجھے	آگ سے	اور تو نے پیدا کیا اسے

مِنْ طِيْنٍ ﴿76﴾	قَالَ	فَاخْرُجْ [1]	مِنْهَا
مٹی سے	(اللہ نے) فرمایا	پھر تو نکل جا	اس سے

فَاِنَّكَ	رَجِيْمٌ ﴿77﴾ صلے	وَّاِنَّ	عَلَيْكَ
پس بے شک تو	مردود (ہے)	اور بے شک	تجھ پر

لَعْنَتِيْٓ [12]	اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿78﴾	قَالَ	رَبِّ [13]
میری لعنت (ہے)	یوم جزا تک	اس نے کہا	(اے میرے) رب

فَاَنْظِرْنِيْٓ [10]	اِلٰى يَوْمِ	يُبْعَثُوْنَ [14] ﴿79﴾	قَالَ
پھر تو مہلت دے مجھے	(اس) دن تک	(جس میں) وہ سب اٹھائے جائیں گے	(اللہ نے) فرمایا

فَاِنَّكَ [1]	مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿80﴾ لا	اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿81﴾
تو بے شک تو	مہلت دیے جانے والوں میں سے (ہے)	مقرر وقت کے دن تک

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

2 یہاں ۃ واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ یہ جمع کے لیے ہے۔

3 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

4 كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

5 مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا/کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

6 اسم کے شروع میں لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو بھی کیا جاتا ہے۔

7 بِيَدَيَّ اصل میں بِيَدَيْنِ + يْ تھا قاعدے کے مطابق نِ کو گرایا گیا ہے اور ایک جنس کے دو حروف اکٹھے آئے تو انہیں ملا کر شد لگائی گئی ہے۔

8 اَسْتَكْبَرْتَ دراصل أَاِسْتَكْبَرْتَ تھا پڑھنے میں آسانی کیلئے دوسرا اِ محذوف ہے

9 اَمْ جملے کے شروع میں ہو تو عموماً ترجمہ کیا اور درمیان میں آئے تو عموماً ترجمہ یا کیا جاتا ہے۔

10 اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

11 ہٗ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُسے یا اس کو کیا جاتا ہے۔

12 یْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ میرا، میری، میرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

13 رَبِّ دراصل يَارَبِّيْ تھا شروع سے یا اور آخر سے یْ تخفیف کیلئے حذف کی گئی ہے، اسی یْ کا ترجمہ میرے کیا گیا ہے۔

14 فعل کے شروع میں علامت یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ	تو اُن سب فرشتوں نے سجدہ کیا
اَجْمَعُوْنَ ﴿73﴾ ۙ	اکٹھے۔ ﴿73﴾
اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ	سوائے ابلیس کے، اس نے تکبر کیا
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿74﴾ قَالَ	اور وہ کافروں میں سے ہوگیا۔ ﴿74﴾ (اللہ نے) فرمایا
يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ	اے ابلیس کس (چیز) نے تجھے منع کیا کہ تو سجدہ کرے
لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ	اس کو جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا
اَسْتَكْبَرْتَ	کیا تو نے تکبر کیا؟
اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿75﴾	یا تو اونچے لوگوں میں سے تھا؟ ﴿75﴾
قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ	اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں
خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ	(کیونکہ) تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے
وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿76﴾	اور اسے تو نے مٹی سے پیدا کیا۔ ﴿76﴾
قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا	(اللہ نے) فرمایا پھر تو اس (مقام) سے نکل جا
فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿77﴾ ۚۖ	پس بے شک تو مردود ہے۔ ﴿77﴾
وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ	اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے
اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿78﴾ قَالَ	یوم جزا (قیامت) تک۔ ﴿78﴾ اس نے کہا
رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ	اے میرے رب پھر تو مجھے مہلت دے
اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿79﴾	اس دن تک (جس میں) یہ سب اٹھائے جائیں گے۔ ﴿79﴾
قَالَ فَاِنَّكَ	(اللہ نے) فرمایا تو بے شک تو
مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿80﴾ ۙ	مہلت دیے جانے والوں میں سے ہے۔ ﴿80﴾
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿81﴾	مقرر وقت کے دن تک۔ ﴿81﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

الْمَلٰٓئِكَةُ : ملائکہ، ملک الموت۔
كُلُّهُمْ : کل نمبر، کل کائنات، کلی طور پر۔
اَجْمَعُوْنَ : جمع، مجمع، جماعت، اجتماع۔
اِلَّآ : اِلّاماشاءاللہ، اِلّاقلیل، اِلّایہ کہ۔
اِبْلِيْسَ : ابلیس، ذریت ابلیس۔
وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
اِسْتَكْبَرَ : کبیر، اکبر، تکبر، متکبر۔
الْكٰفِرِيْنَ : کفر، کافر، کفار۔
مَنَعَكَ : منع، مانع، ممنوع، ممانعت۔
تَسْجُدَ : سجدہ، ساجد، مسجود۔
لِمَا : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
خَلَقْتُ : خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
بِيَدَيَّ : ید بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
الْعَالِيْنَ : عالی شان، جناب عالی۔
قَالَ : قول، مقولہ، اقوال زرّیں۔
خَيْرٌ : جزائے خیر، خیریت، خیر وشر۔
مِّنْهُ : منجانب، من حیث القوم۔
خَلَقْتَنِيْ : خلق، خالق، مخلوق، خلقت۔
نَّارٍ : نوری ناری مخلوق۔
طِيْنٍ : بد طینت۔
فَاخْرُجْ : خارج، اخراج، وزیر خارجہ۔
رَجِيْمٌ : رجم، رجیم، حد رجم۔
عَلَيْكَ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
لَعْنَتِيْٓ : لعن طعن، لعنت، ملعون۔
اِلٰى : مرسل الیہ، رجوع الی اللہ۔
يَوْمِ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
يُبْعَثُوْنَ : بعث بعد الموت، مبعوث۔
الْوَقْتِ : میقاتِ حج، وقت، اوقات۔
الْمَعْلُوْمِ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

قَالَ	فَبِعِزَّتِكَ [1][2]	لَاُغْوِيَنَّهُمْ [3]	اَجْمَعِيْنَ (82) لا
اس نے کہا	پس تیری عزت کی قسم	میں ضرور بالضرور گمراہ کروں گا انہیں	سب کے سب (کو)

اِلَّا	عِبَادَكَ [2]	مِنْهُمُ	الْمُخْلَصِيْنَ [4] (83)
سوائے	تیرے بندوں کے	ان میں سے	سب خالص کیے (چنے) ہوئے (ہیں)

قَالَ	فَالْحَقُّ ز	وَ	الْحَقَّ	اَقُوْلُ (84) ج
(اللہ نے) فرمایا	تو حق (یہ ہے)	اور	حق بات (ہی)	میں کہتا ہوں

لَاَمْلَئَنَّ [3]	جَهَنَّمَ [5]	مِنْكَ	وَ	مِمَّنْ [6]
(کہ) بلاشبہ ضرور میں بھر دوں گا	جہنم (کو)	تجھ سے	اور	(ان) سے جنہوں نے

تَبِعَكَ [2]	مِنْهُمْ	اَجْمَعِيْنَ (85)	قُلْ [7]
تیری پیروی کی	ان میں سے	سب کے سب	آپ کہہ دیجیے

مَآ [8]	اَسْئَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ [9][10]
نہیں	میں تم سے مانگتا	اس پر	کوئی اُجرت

وَّ	مَآ [8]	اَنَا	مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ [11] (86)
اور	نہ	میں	تکلّف کرنے والوں میں سے (ہوں)

اِنْ [12]	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ [10]	لِّلْعٰلَمِيْنَ (87)
نہیں	وہ (قرآن)	مگر	ایک نصیحت	تمام جہانوں کے لیے

وَ	لَتَعْلَمُنَّ [3]	نَبَاَهٗ	بَعْدَ حِيْنٍ [10] (88) ع
اور	بلاشبہ ضرور تم جان لوگے	اس کی خبر	کچھ وقت کے بعد

ع 5 24 14

اٰيَاتُهَا: 75 | 39 سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ 59 | رُكُوْعَاتُهَا: 8

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَنْزِيْلُ [13]	الْكِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ	الْعَزِيْزِ [14]	الْحَكِيْمِ [14] (1)
اتارا جانا	(اس) کتاب (کا)	اللہ (کی طرف) سے (ہے)	(جو) بہت غالب	کمال حکمت والا (ہے)

اِنَّآ [15]	اَنْزَلْنَآ	اِلَيْكَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ
بلاشبہ ہم	ہم نے نازل کی	آپ کی طرف	کتاب	حق کے ساتھ

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 یہاں علامت بِ قسم کے لیے ہے۔

2 كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

3 لَ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ ضرور بالضرور کیا گیا ہے۔

4 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا گیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

5 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

6 مِمَّنْ دراصل مِنْ + مَنْ کا مجموعہ ہے۔

7 قُلْ قَوْلٌ سے بنا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق درمیان سے "و" محذوف ہے۔

8 مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس، کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

9 یہاں علامت مِنْ کے الگ ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

10 ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، ترجمہ ایک یا کوئی، کچھ کیا جا سکتا ہے۔

11 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

12 اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

13 تَ فعل کے شروع میں مونث کی علامت ہے الگ ترجمہ ممکن نہیں ہے۔

14 اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغ کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ خوب یا بہت کیا گیا ہے۔

15 اِنَّآ دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کیلئے ایک نون حذف ہے۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ	اس نے کہا پس تیری عزت کی قسم
لَاُغْوِيَنَّهُمْ	میں ضرور بالضرور انہیں گمراہ کروں گا
اَجْمَعِيْنَ ﴿82﴾	سب کے سب کو۔ ﴿82﴾
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ	سوائے ان میں سے تیرے (اُن) بندوں کے
الْمُخْلَصِيْنَ ﴿83﴾	(جو) خالص کیے (یعنی چنے) ہوئے ہیں۔ ﴿83﴾
قَالَ فَالْحَقُّ	(اللہ نے) فرمایا تو حق (یہ) ہے
وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿84﴾	اور میں حق بات ہی کہتا ہوں۔ ﴿84﴾
لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ	(کہ) بلاشبہ میں ضرور بھر دونگا جہنم کو تجھ سے
وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ	اور ان سے جنہوں نے ان میں سے تیری پیروی کی
اَجْمَعِيْنَ ﴿85﴾ قُلْ	سب کے سب سے۔ ﴿85﴾ آپ کہہ دیجیے
مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ	میں تم سے اس (دعوت و تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا
وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿86﴾	اور نہ میں تکلّف کرنے والوں میں سے ہوں۔ ﴿86﴾
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿87﴾	نہیں ہے وہ (قرآن) مگر ایک نصیحت تمام جہانوں کے لیے ﴿87﴾
وَلَتَعْلَمُنَّ	اور بلاشبہ ضرور تم جان لو گے
نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿88﴾	اس کی خبر کچھ وقت کے بعد۔ ﴿88﴾

ع 5 24 14

اٰيَاتُهَا: 75 | 39 سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ 59 | رُكُوْعَاتُهَا: 8

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ کتاب کا اتارا جانا اللہ کی طرف سے ہے (جو) بہت غالب

الْحَكِيْمِ ﴿1﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ	کمال حکمت والا ہے۔ ﴿1﴾ بلاشبہ ہم نے نازل کی ہے
اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	آپ کی طرف (یہ) کتاب حق کے ساتھ

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَالَ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
فَبِعِزَّتِكَ : عزت، باعزت، معزز۔
لَاُغْوِيَنَّهُمْ : مغوی، اغوا کار۔
اَجْمَعِيْنَ : جمع، مجمع، جماعت، اجتماع۔
اِلَّا : اِلَّا ماشاءاللہ، اِلَّا قلیل، اِلَّا یہ کہ۔
عِبَادَكَ : عبد، عابد، معبود۔
مِنْهُمْ : منجانب، من حیث القوم۔
الْمُخْلَصِيْنَ : خالص، خلوص، مخلص۔
فَالْحَقُّ : حق، حقیقت، حق وباطل۔
مِنْكَ : من حیث القوم، منجانب۔
تَبِعَكَ : اتباع، تابع، متبع سنت۔
اَجْمَعِيْنَ : جمع، مجمع، جماعت، اجتماع۔
اَسْـَٔلُكُمْ : سوال، سائل، مسئول۔
عَلَيْهِ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
اَجْرٍ : اجر وثواب، اجر عظیم، اجرت۔
الْمُتَكَلِّفِيْنَ : تکلّف، تکلیف، مکلّف۔
اِلَّا : اِلَّا ماشاءاللہ، اِلَّا قلیل۔
ذِكْرٌ : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
لِّلْعٰلَمِيْنَ : الحمدللہ، لہٰذا / اقوام عالم۔
وَ : لیل ونہار، شان وشوکت۔
لَتَعْلَمُنَّ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
نَبَاَهٗ : نبی، نبوت، انبیا۔
بَعْدَ : بعد از طعام، بعد از نماز۔
تَنْزِيْلُ : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
الْكِتٰبِ : کتاب، کُتب، کاتب۔
مِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
الْحَكِيْمِ : حکیم، حکمت، حکما۔
اِلَيْكَ : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
الْكِتٰبَ : کتاب، کتابت، مکتوب۔
بِالْحَقِّ : حق، حقیقت، حق گوئی۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَاعْبُدِ اللّٰهَ [1][2]	مُخْلِصًا	لَّهُ	الدِّيْنَ [3] ﴿2﴾	اَلَا
پس آپ اللہ کی عبادت کیجیے	خالص کرتے ہوئے	اس کے لیے	دین (کو)	خبردار
لِلّٰهِ [4]	الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ [3]	وَالَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِهٖٓ [5]
اللہ کے لیے	خالص عبادت (ہے)	اور جن	سب نے بنا رکھے ہیں	اس کے سوا
اَوْلِيَآءَ ۘ	مَا [6]	نَعْبُدُهُمْ	اِلَّا	لِيُقَرِّبُوْنَآ [7][8]
کارساز	نہیں	ہم عبادت کرتے ان کی	مگر	تاکہ وہ سب ہمیں قریب کر دیں
اِلَى اللّٰهِ	زُلْفٰى ؕ	اِنَّ اللّٰهَ [9]	يَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ
اللہ کی طرف	بہت قریب	بے شک اللہ	وہ فیصلہ کرے گا	ان کے درمیان
فِيْ مَا [6]	هُمْ [10]	فِيْهِ	يَخْتَلِفُوْنَ ؕ	اِنَّ اللّٰهَ [9]
(اُن باتوں) میں جو	وہ سب	اس میں	وہ سب اختلاف کرتے تھے	بے شک اللہ
لَا يَهْدِيْ	مَنْ هُوَ	كٰذِبٌ [11]	كَفَّارٌ ﴿3﴾	لَوْ
نہیں وہ ہدایت دیتا	جو (وہ) وہ	جھوٹ بولنے والا	بہت ناشکرا	اگر
اَرَادَ اللّٰهُ [12]	اَنْ يَّتَّخِذَ	وَلَدًا	لَّاصْطَفٰى	مِمَّا [13]
اللہ ارادہ کرتا	کہ وہ بنائے	اولاد	(تو) ضرور وہ چن لیتا	(اُن) میں سے جنہیں

يَخْلُقُ	مَا [6]	يَشَآءُ ۙ	سُبْحٰنَهٗ ؕ [14]	هُوَ اللّٰهُ	الْوَاحِدُ
وہ پیدا کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا	وہ تو پاک ہے	وہ اللہ	اکیلا
الْقَهَّارُ ﴿4﴾	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ [15]	وَالْاَرْضَ	بِالْحَقِّ ۚ [16]	
بہت غلبے والا (ہے)	اس نے پیدا کیا	آسمانوں کو	اور زمین (کو)	حق کے ساتھ	
يُكَوِّرُ	الَّيْلَ [2]	عَلَى النَّهَارِ	وَ	يُكَوِّرُ	النَّهَارَ [2]
وہ لپیٹ دیتا ہے	رات کو	دن پر	اور	وہ لپیٹ دیتا ہے	دن کو
عَلَى الَّيْلِ	وَسَخَّرَ	الشَّمْسَ [2]	وَالْقَمَرَ ؕ	كُلٌّ	
رات پر	اور اسی نے کام پر لگا رکھا ہے	سورج (کو)	اور چاند (کو)	ہر ایک	
يَّجْرِيْ	لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ [4]	اَلَا	هُوَ الْعَزِيْزُ [17]	الْغَفَّارُ ﴿5﴾	
وہ چل رہا ہے	ایک مقرر مدت کے لیے	خبردار	وہی نہایت غالب	بہت بخشنے والا ہے	

وقف لازم

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 جملے کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، کبھی پھر، کبھی، تو اور کبھی سو کیا جاتا ہے۔

2 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

3 یہاں الدِّیْنَ کا معنی اطاعت، بندگی اور عبادت ہے۔

4 اسم کے ساتھ لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

5 یہاں علامت مِنْ کے الگ ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

6 مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

7 فعل کے شروع میں لِ کا ترجمہ عموماً تاکہ اور کبھی چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

8 وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

9 اِنَّ اسم کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جس کا ترجمہ یقیناً یا بلاشبہ کیا جاتا ہے۔

10 علامت هُمْ اگر الگ استعمال ہو تو ترجمہ وہ سب کیا جاتا ہے۔

11 فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

12 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

13 مِمَّا دراصل مِنْ + مَا کا مجموعہ ہے۔

14 اسکا اصل ترجمہ اسکی پاکی ہے ہوتا ہے۔

15 ات اسم کے آخر میں جمع مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

16 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

17 هُوَ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم اور ترجمہ ہی یا وہی کیا جاتا ہے۔

وقف لازم

فَاعْبُدِ اللّٰهَ	پس اللہ کی عبادت کیجیے
مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝2	اسکے لیے دین (بندگی) کو خالص کرتے ہوئے۔ ۝2
اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ	خبردار (شرک سے پاک) خالص عبادت اللہ ہی کیلئے (زیبا) ہے
وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ	اور جنہوں نے اس کے سوا (اور) کارساز بنا رکھے ہیں
مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا	(اور کہتے ہیں کہ) ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر
لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى	اس لیے کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں بہت قریب
اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ	بیشک اللہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا
فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ	جن (باتوں) میں وہ میں اختلاف کرتے تھے
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ	بے شک اللہ (اسے زبردستی) ہدایت نہیں دیتا
مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝3	وہ جو بہت جھوٹا ناشکرا ہو۔ ۝3
لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا	اگر اللہ ارادہ کرتا (اس کا) کہ وہ اولاد بنائے
لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ	(تو) ضرور وہ ان میں سے چن لیتا جنہیں وہ پیدا کرتا ہے
مَا يَشَآءُ سُبْحٰنَهٗ	جسے وہ چاہتا (لیکن) وہ تو پاک ہے
هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝4	وہ اللہ اکیلا (اور) بہت غلبے والا ہے۔ ۝4
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ	اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا
يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ	وہ رات کو دن پر لپیٹ دیتا ہے
وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ	اور وہی دن کو رات پر لپیٹتا ہے
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ	اور اسی نے سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے
كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى	ہر ایک ایک مقرر مدت کے لیے چل رہا ہے
اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝5	خبردار وہی نہایت غالب بہت بخشنے والا ہے۔ ۝5

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فَاعْبُدِ	: عبد، عابد، معبود، عبادت گاہ۔
مُخْلِصًا	: خالص، خلوص، مخلص۔
اتَّخَذُوْا	: اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
اَوْلِيَآءَ	: ولی، اولیاء کرام، ولایت، مولیٰ۔
اِلَّا	: الّا ماشاءاللہ، الّا قلیل۔
لِيُقَرِّبُوْنَآ	: قربت، قریب، قرابت۔
يَحْكُمُ	: حکم، احکام، حاکم، محکوم۔
بَيْنَهُمْ	: بین الاقوامی، بین السطور۔
مَا	: ماتحت، ماجرا، ماحول۔
يَخْتَلِفُوْنَ	: خلاف، مخالف، اختلاف۔
يَهْدِيْ	: ہدایت، ہادیٔ برحق۔
كٰذِبٌ	: کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
كَفَّارٌ	: کفرانِ نعمت۔
اَرَادَ	: ارادہ، مرید، مراد۔
يَتَّخِذَ	: اخذ، ماخوذ، ماخذہ۔
وَلَدًا	: ولادت، ولد، اولاد، مولود۔
لَّاصْطَفٰى	: مصطفیٰ، نظامِ مصطفوی۔
يَخْلُقُ	: خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
يَشَآءُ	: ماشاءاللہ، ان شاءاللہ۔
سُبْحٰنَهٗ	: تسبیح، تسبیحات، سبحان اللہ۔
الْوَاحِدُ	: واحد، احد، توحید، مواحد۔
السَّمٰوٰتِ	: کتبِ سماویہ، ارض وسما۔
الَّيْلَ	: لیل ونہار، لیلۃ القدر۔
النَّهَارِ	: نہار منہ، لیل ونہار۔
سَخَّرَ	: مسخر، تسخیر۔
يَجْرِيْ	: جاری، اجرا۔
لِاَجَلٍ	: الحمدللہ، لہٰذا۔
لِاَجَلٍ	: فرشتۂ اجل، مہرِ مؤجّل۔
مُسَمًّى	: اسم، اسمِ گرامی، اسمِ بامسمّٰی۔
الْغَفَّارُ	: مغفرت، استغفار، استغفراللہ۔

خَلَقَكُمْ [1]	مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ [2]	ثُمَّ	جَعَلَ	مِنْهَا
اس نے پیدا کیا تمہیں	ایک جان سے	پھر	اس نے بنایا	اس سے
زَوْجَهَا	وَ	اَنْزَلَ	لَكُمْ [3]	مِّنَ الْاَنْعَامِ
اس کا جوڑا	اور	اس نے نازل کیے	تمہارے لیے	چوپاؤں میں سے
ثَمٰنِيَةَ [2]	اَزْوَاجٍ ؕ [4]	يَخْلُقُكُمْ [1]	فِيْ بُطُوْنِ	اُمَّهٰتِكُمْ [1][2]
آٹھ	جوڑے	وہ پیدا کرتا ہے تمہیں	پیٹوں میں	تمہاری ماؤں کے
خَلْقًا [5]	مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ [6]	فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ [7][2]	ذٰلِكُمُ اللّٰهُ [8]	
ایک بناوٹ (میں)	دوسری بناوٹ کے بعد	تین اندھیروں میں	یہ ہے اللہ	

رَبُّكُمْ [1]	لَهُ [3]	الْمُلْكُ ؕ	لَآ اِلٰهَ [9]	اِلَّا هُوَ ۚ	فَاَنّٰى [10]
تمہارا رب	اس کی	بادشاہی ہے	کوئی معبود نہیں	مگر وہی	پھر کہاں

تُصْرَفُوْنَ [11] ۝6	اِنْ	تَكْفُرُوْا	فَاِنَّ اللّٰهَ	
تم سب پھیرے جا رہے ہو	اگر	تم سب ناشکری کرو	تو بے شک اللہ	
غَنِيٌّ	عَنْكُمْ قف	وَلَا	يَرْضٰى	لِعِبَادِهِ
بے پروا (ہے)	تم سے	اور نہیں	وہ پسند کرتا	اپنے بندوں کے لیے
الْكُفْرَ ۚ	وَ	اِنْ	تَشْكُرُوْا	يَرْضَهُ
ناشکری کو	اور	اگر	تم سب شکر کرو	(تو) وہ پسند کرتا ہے اسے
لَكُمْ ؕ [3]	وَ	لَا تَزِرُ [2]	وَازِرَةٌ [5][2]	
تمہارے لیے	اور	نہیں بوجھ اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی	
وِّزْرَ	اُخْرٰى ؕ [2]	ثُمَّ	اِلٰى رَبِّكُمْ [1]	مَّرْجِعُكُمْ [1]
بوجھ	دوسری کا	پھر	تمہارے رب کی طرف	تمہارا لوٹنا ہے
فَيُنَبِّئُكُمْ [1]	بِمَا [12]	كُنْتُمْ	تَعْمَلُوْنَ ؕ	
تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم تھے	تم سب عمل کرتے	
اِنَّهُ	عَلِيْمٌ [13]	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ [12] ۝7		
بے شک وہ	خوب علم رکھنے والا (ہے)	سینوں والی بات کا		

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. فعل کے آخر میں علامت كُمْ ہو تو اس کا ترجمہ تمہیں اور اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔
2. ة، ات، ـٰى اور ت مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
3. لَكُمْ اور لَهٗ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہوتا ہے۔
4. آٹھ جوڑوں سے مراد اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری کے چار نر اور چار مادہ ہیں۔
5. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔
6. مِنْ کے الگ ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے، یعنی انسان ماں کے پیٹ میں کئی حالتوں میں تبدیل ہوتا ہے پہلے قطرہ پھر جما ہوا خون پھر لوتھڑا پھر ہڈیاں پھر ہڈیوں پر گوشت وغیرہ۔
7. تین اندھیروں سے مراد پیٹ کا اندھیرا، رحم کا اندھیرا اور اس جھلی کا اندھیرا مراد ہے جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے۔
8. جنکے لیے اشارہ کیا جا رہا ہو وہ دو سے زیادہ ہوں تو یہ ذٰلِكَ سے ذٰلِكُمْ ہو جاتا ہے۔
9. لَا کے بعد اسم کے آخر میں زبر ہو تو اس میں پوری جنس کی نفی ہوتی ہے اور ترجمہ کوئی نہیں کیا جاتا ہے۔
10. یہ لفظ سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتا اور اس کا ترجمہ کہاں، کیسے، کیونکر یا کس طرح کیا جاتا ہے۔
11. تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔
12. بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔
13. فَعِيْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ	اس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا
ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا	پھر اس نے اس سے اس کا جوڑا بنایا
وَاَنْزَلَ لَكُمْ	اور اس نے نازل (پیدا) کیے تمھارے لیے
مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ	چوپاؤں میں سے آٹھ جوڑے (نر اور مادہ)
يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ	وہی تمھیں پیدا کرتا ہے تمھاری ماؤں کے پیٹوں میں
خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ	ایک بناوٹ کے بعد اور بناوٹ میں
فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ	تین اندھیروں میں، یہ ہے اللہ
رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ	تمھارا رب اسی کی بادشاہی ہے،
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ	کوئی معبود نہیں مگر وہی
فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝6	پھر کہاں تم پھیرے جارہے ہو۔ ۝6
اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ	اگر تم ناشکری کرو تو بے شک اللہ
غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۗ	تم سے بے پرواہ ہے
وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ	اور وہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری کو پسند نہیں کرتا
وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ	اور اگر تم شکر کرو (تو) وہ اسے تمھارے لیے پسند کرتا ہے
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ	اور نہیں بوجھ اٹھائے گی کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان)
وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ	کسی دوسری (جان) کا بوجھ
ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ	پھر تمھارے رب کی طرف ہی تمھارا لوٹنا ہے
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ	تو وہ تمھیں خبر دے گا اس کی جو تم عمل کرتے تھے
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ	بے شک وہ خوب علم رکھنے والا ہے
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝7	سینوں والی بات کا۔ ۝7

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- خَلَقَكُمْ: خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
- نَّفْسٍ: نفسا نفسی، نفس مطمئنہ۔
- اَنْزَلَ: نازل، نزول، منزّل من اللہ۔
- الْاَنْعَامِ: عوام کالانعام۔
- يَخْلُقُكُمْ: خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
- فِيْ: فی الحال، فی سبیل اللہ۔
- بُطُوْنِ: بطن مادر۔
- اُمَّهٰتِكُمْ: اُمّہات المؤمنین۔
- مِّنْۢ: منجانب، من حیث القوم۔
- بَعْدِ: بعد از نماز، بعد از طعام۔
- ظُلُمٰتٍ: ظلمت، بحر ظلمات۔
- ثَلٰثٍ: مثلث، تثلیث، ثلاثہ، ثالثی۔
- الْمُلْكُ: مالک الملک، مُلک وملت۔
- لَاۤ: لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
- اِلٰهَ: الہ العالمین، توحید الوہیت۔
- اِلَّا: اِلّاماشاءاللہ، اِلّا قلیل، اِلّایہ کہ۔
- تُصْرَفُوْنَ: صرف نظر۔
- تَكْفُرُوْا: کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
- غَنِيٌّ: غنی، مستغنی، اغنیاء۔
- يَرْضٰى: راضی، رضا، مرضی۔
- لِعِبَادِهِ: الحمد للہ، لہٰذا / عبد، عابد۔
- الْكُفْرَ: کفران نعمت۔
- تَشْكُرُوْا: شکر، شاکر، اظہار تشکر۔
- تَزِرُ: وزیر، وزارت، وزراء۔
- اُخْرٰى: اخروی زندگی، اول وآخر۔
- مَّرْجِعُكُمْ: رجوع، راجع، رجعت پسندی۔
- فَيُنَبِّئُكُمْ: نبی، انبیاء۔
- تَعْمَلُوْنَ: عمل، عامل، معمول، تعمیل۔
- بِذَاتِ: ذات، ذاتی طور پر، بذات خود۔
- الصُّدُوْرِ: شرح صدر، ضیق الصدر۔

وَاِذَا	مَسَّ [1]	الْاِنْسَانَ [2]	ضُرٌّ [3]	دَعَا [1]
اور جب	پہنچتی ہے	انسان کو	کوئی تکلیف	(تو) وہ پکارتا ہے

رَبَّهٗ	مُنِيْبًا [4]	اِلَيْهِ	ثُمَّ اِذَا	خَوَّلَهٗ [1]
اپنے رب کو	رجوع کرنے والا ہو کر	اس کی طرف	پھر جب	وہ عطا کرے اسے

نِعْمَةً [3][5]	مِّنْهُ	نَسِيَ [1]	مَا	كَانَ	يَدْعُوْٓا [6]
کوئی نعمت	اپنی طرف سے	وہ بھول جاتا ہے	جسے	تھا	وہ پکارتا

اِلَيْهِ	مِنْ قَبْلُ	وَ	جَعَلَ [1]	لِلّٰهِ [7]
اس کی طرف	(اس سے) پہلے	اور	ٹھہراتا ہے	اللہ کے لیے

اَنْدَادًا	لِّيُضِلَّ [7]	عَنْ سَبِيْلِهٖ ط	قُلْ [8]	تَمَتَّعْ [9]
کئی شریک	تاکہ وہ گمراہ کرے	اس کے راستے سے	آپ کہہ دیجیے	فائدہ اٹھا لے

بِكُفْرِكَ	قَلِيْلًا صلے	اِنَّكَ	مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝8
اپنے کفر (ناشکری) سے	تھوڑا سا	بے شک تو	آگ والوں میں سے ہے

اَمَّنْ [10][11]	هُوَ	قَانِتٌ [12]	اٰنَآءَ الَّيْلِ	سَاجِدًا [12]
یا جو	وہ	عبادت کرنے والا (ہے)	رات کے اوقات (میں)	سجدہ کرنے والے ہو کر

وَّ	قَآئِمًا [12]	يَّحْذَرُ	الْاٰخِرَةَ [5]	وَ	يَرْجُوْا [6]
اور	قیام کرنے والے ہو کر	وہ ڈرتا ہے	آخرت سے	اور	وہ اُمید رکھتا ہے

رَحْمَةَ [5]	رَبِّهٖ ط	قُلْ [8]	هَلْ	يَسْتَوِي
رحمت کی	اپنے رب کی	آپ کہہ دیجیے	کیا	وہ برابر ہو سکتے ہیں

الَّذِيْنَ	يَعْلَمُوْنَ	وَالَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ ط [13]
(وہ لوگ) جو	وہ سب علم رکھتے ہیں	اور (وہ لوگ) جو	نہیں وہ سب علم رکھتے

اِنَّمَا [14]	يَتَذَكَّرُ [9]	اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝9 ع	قُلْ [8]
بے شک صرف	وہ نصیحت قبول کرتے ہیں	عقلوں والے (ہی)	آپ کہہ دیجیے

ع 1 9 15

يٰعِبَادِ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوْا	رَبَّكُمْ ط
اے (میرے) بندو	جو	سب ایمان لائے ہو	تم سب ڈرو	اپنے رب سے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 یہ فعل ماضی ہے ضرورتاً ترجمہ حال میں کیا گیا ہے۔

2 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

3 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

4 مُنِیْبًا دراصل مُنْوِبًا تھا شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے قاعدہ کے مطابق و کی زیر پچھلے حرف کو دے کر اسے ی سے بدلا جاتا ہے۔

5 ۃ اسم کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

6 یَدْعُوْٓا اور یَرْجُوْا کے آخر میں وْا جمع کی علامت نہیں بلکہ وْ اصل لفظ کا حصہ ہے اور الف قرآنی کتابت میں زائد ہے۔

7 اسم کے شروع میں لِ کا ترجمہ کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے اور فعل کے شروع میں لِ کا ترجمہ تاکہ کیا جاتا ہے۔

8 قُلْ قَوْلٌ سے بنا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق درمیان سے "و" گرایا گیا ہے

9 فعل میں تَ اور شد ہو تو اس فعل میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

10 اَمَّنْ دراصل اَمْ + مَنْ کا مجموعہ ہے۔

11 اَمْ کا ترجمہ کبھی کیا اور کبھی یا کیا جاتا ہے

12 فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

13 لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

14 اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں بیشک صرف یا بس کا مفہوم ہوتا ہے۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ	اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے
دَعَا رَبَّهٗ	(تو) وہ اپنے رب کو پکارتا ہے
مُنِيْبًا اِلَيْهِ	اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے
ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ	پھر جب وہ عطا کرتا ہے اسے
نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ	اپنی طرف سے کوئی نعمت (تو) وہ بھول جاتا ہے (اس مصیبت کو)
مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ	جس کی طرف وہ اس سے پہلے پکارتا تھا
وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا	اور اللہ کے لیے کئی شریک ٹھہراتا ہے
لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ	تاکہ وہ اس کے راستے سے گمراہ کرے کہہ دیجیے
تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ	تو اپنے کفر (ناشکری) سے تھوڑا سا فائدہ اٹھا لے
اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿8﴾	بے شک تو آگ والوں میں سے ہے۔ ﴿8﴾
اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ	(کیا یہ بہتر ہے) یا وہ شخص جو عبادت کرنے والا ہے
اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا	رات کے اوقات میں سجدہ کرتے ہوئے
وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ	اور قیام کرتے ہوئے (اور) وہ ڈرتا ہے آخرت سے
وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ	اور وہ اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي	کہہ دیجیے کیا برابر ہو سکتے ہیں
الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ	وہ (لوگ) جو علم رکھتے ہیں
وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا	اور وہ (لوگ) جو علم نہیں رکھتے بیشک صرف
ع 1/9 15 يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿9﴾ ع	عقلوں والے ہی نصیحت قبول کرتے ہیں ﴿9﴾
قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	کہہ دیجیے اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو!
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ	اپنے رب سے ڈرو

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مَسَّ	: مس، مساس۔
ضُرٌّ	: مضر صحت، ضرر رساں۔
دَعَا	: دعا، داعی، مدعی، مدعو، دعوت۔
اِلَيْهِ	: مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
نِعْمَةً	: نعمت، انعام، منعم حقیقی۔
نَسِيَ	: نسیان، نسیاً منسیاً۔
مِنْ	: منجانب، من حیث القوم۔
قَبْلُ	: قبل از وقت، قبل از غذا۔
لِّيُضِلَّ	: ضلالت و گمراہی۔
سَبِيْلِهٖ	: اللہ کوئی سبیل نکالے گا۔
قُلْ	: قول، مقولہ، اقوال زریں۔
تَمَتَّعْ	: متاع کارواں، مال و متاع۔
بِكُفْرِكَ	: کفر، کافر، کفار۔
قَلِيْلًا	: قلیل، قلیل مدت، الّا قلیل۔
اَصْحٰبِ	: اصحاب کہف، اصحاب صفہ۔
النَّارِ	: نوری ناری مخلوق۔
الَّيْلِ	: لیل و نہار، لیلۃ القدر۔
سَاجِدًا	: سجدہ، مسجودِ ملائکہ، ساجد۔
قَآئِمًا	: قائم، قیام، مقیم، قیامت، قوم۔
الْاٰخِرَةَ	: آخرت، اخروی زندگی۔
يَرْجُوْا	: امید و رجا، بیم و رجا۔
رَحْمَةَ	: رحمت، رحم، رحیم، رحمٰن، مرحوم
يَسْتَوِي	: مساوی، مساوات، خط استواء۔
يَعْلَمُوْنَ	: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
يَتَذَكَّرُ	: ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ، تذکیر
اُولُوا	: اولوا العزم، اولوا العلم۔
يٰعِبَادِ	: عبد، عابد، عباد الرحمن۔
اٰمَنُوْا	: ایمان، مومن، امن۔
اتَّقُوْا	: تقویٰ، متقی۔
رَبَّكُمْ	: رب العالمین، ربوبیت۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

لِلَّذِيْنَ	اَحْسَنُوْا	فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	حَسَنَةٌ ؕ [1]
(ان لوگوں) کے لیے جن	سب نے اچھے کام کیے	اس دنیا میں	بھلائی (ہے)

وَ	اَرْضُ اللّٰهِ	وَاسِعَةٌ ؕ [1]	اِنَّمَا [2]	يُوَفَّى [3]
اور	اللہ کی زمین	وسیع (ہے)	بے شک صرف	پورا پورا دیا جائے گا

الصّٰبِرُوْنَ	اَجْرَهُمْ [4]	بِغَيْرِ حِسَابٍ (10)	قُلْ [5]
صبر کرنے والوں کو	ان کا اجر	بغیر حساب (کے)	آپ کہہ دیجیے

اِنِّيْٓ [6]	اُمِرْتُ	اَنْ	اَعْبُدَ	اللّٰهَ
بے شک میں	میں حکم دیا گیا ہوں	کہ	میں عبادت کروں	اللہ کی

مُخْلِصًا [7]	لَّهُ	الدِّيْنَ ۙ (11)	وَ	اُمِرْتُ
خالص کرنے والا (بن کر)	اس کے لیے	دین (بندگی) کو	اور	میں حکم دیا گیا ہوں

لِاَنْ [8]	اَكُوْنَ	اَوَّلَ	الْمُسْلِمِيْنَ (12)	قُلْ [5]
(اس) کا کہ	میں ہو جاؤں	پہلا	فرمانبرداروں میں سے	آپ کہہ دیجیے

اِنِّيْٓ [6]	اَخَافُ	اِنْ	عَصَيْتُ	رَبِّيْ [9]
بے شک میں	میں ڈرتا ہوں	اگر	میں نافرمانی کروں	اپنے رب کی

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ [10] (13)	قُلِ [5]	اللّٰهَ	اَعْبُدُ
بڑے دن کے عذاب سے	آپ کہہ دیجیے	اللہ (ہی کی)	میں عبادت کرتا ہوں

مُخْلِصًا [7]	لَّهُ	دِيْنِيْ [9] ۙ (14)	فَاعْبُدُوْا	مَا
خالص کرنیوالا (بن کر)	اس کے لیے	اپنے دین کو	تو تم سب عبادت کرو	جس کی

شِئْتُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ [11]	قُلْ [5]	اِنَّ	الْخٰسِرِيْنَ
تم چاہو	اس کے سوا	آپ کہہ دیجیے	بے شک	سب خسارہ اٹھانے والے

الَّذِيْنَ	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ [4]	وَاَهْلِيْهِمْ [4][12]
(تو وہ ہیں) جن	سب نے خسارے میں ڈالا	اپنے آپ (کو)	اور اپنے گھر والوں کو

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ [1]	اَلَا [13]	ذٰلِكَ [14]	هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ [15] (15)
قیامت کے دن	خبردار	یہ	ہی صریح خسارہ ہے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] ۃ واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[2] اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں بیشک صرف یا بس کا مفہوم ہوتا ہے۔

[3] يُوَفّٰی دراصل يُوَفَّيُ تھا فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[4] هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ انکا، انکی، انکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[5] قُلْ قَوْلٌ سے بنا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق درمیان سے "و" محذوف ہے۔

[6] اِنِّيْٓ دراصل اِنَّ + يْ کا مجموعہ ہے۔

[7] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[8] لِ کا ترجمہ کبھی کا، کی، کے بھی کیا جاتا ہے

[9] يْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ میرا، میری، میرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[10] مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ جو سید ولد آدم اور معصوم عن الخطاء ہیں آپ ﷺ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے اگر شرک کا ارتکاب کر بیٹھیں تو آپ بھی اس عظیم دن کے عذاب سے اللہ سے ڈرتے ہیں تو تم اپنے متعلق خود سوچ لو!

[11] یہاں پر علامت مِنْ کے الگ ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

[12] یہ دراصل اَهْلِيْنَ + هِمْ تھا قاعدے کے مطابق ن کو حذف کیا گیا ہے۔

[13] اَلَا حرف تنبیہ ہے اسکا ترجمہ سنو، آگاہ رہو یا خبردار ہوتا ہے۔

[14] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہوتا ہے کبھی ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

[15] هُوَ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

• سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے • نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے • کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا	(اُن لوگوں) کے لیے جنھوں نے اچھے کام کیے
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ	اس دنیا میں بھلائی ہے
وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا	اور اللہ کی زمین وسیع ہے بے شک صرف
يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ	صبر کرنے والوں کو ہی ان کا اجر پورا پورا دیا جائے گا
بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿10﴾	بغیر حساب کے۔ ﴿10﴾
قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ	کہہ دیجیے بے شک میں حکم دیا گیا ہوں
اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ	کہ میں اللہ کی عبادت کروں
مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۙ﴿11﴾	اس کے لیے دین (بندگی) کو خالص کرتے ہوئے۔ ﴿11﴾
وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ	اور میں حکم دیا گیا ہوں اس کا کہ میں ہو جاؤں
اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿12﴾	فرمانبرداروں میں سے سب سے اوّل۔ ﴿12﴾
قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ	آپ کہہ دیجیے بے شک میں ڈرتا ہوں
اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ	(کہ) اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿13﴾	بڑے دن کے عذاب سے۔ ﴿13﴾
قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ	آپ کہہ دیجیے میں تو اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں
مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۙ﴿14﴾	اسکے لیے اپنے دین (بندگی) کو خالص کرتے ہوئے ﴿14﴾
فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ	تو تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرتے رہو
قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ	کہہ دیجیے بیشک (اصل) خسارہ اٹھانے والے (تو وہ ہیں)
الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ	جنھوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا
وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا	اور اپنے گھر والوں کو (بھی) قیامت کے دن، خبردار
ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿15﴾	یہی وہ واضح خسارہ ہے۔ ﴿15﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اَحْسَنُوْا : احسن جزا، حسن، احسان، محسن۔
فِيْ : فی الحال، فی سبیل اللہ۔
هٰذِهٖ : حامل رقعہ ہٰذا، مسجد ہٰذا۔
الدُّنْيَا : دنیا و آخرت، دین و دنیا۔
اَرْضُ : ارض و سماء، قطعہ اراضی۔
وَاسِعَةٌ : وسعت، توسیع، وسیع و عریض۔
يُوَفّٰى : وفا، ایفائے عہد، وفادار۔
الصّٰبِرُوْنَ : صبر جمیل، صبر و تحمل، صابر۔
اَجْرَهُمْ : اجر و ثواب، اجر عظیم، اجرت۔
بِغَيْرِ : بغیر اجازت، غیر محرم۔
حِسَابٍ : حساب و کتاب، محتسب۔
قُلْ : قول، مقولہ، اقوال زرّیں۔
اُمِرْتُ : امر، آمر، مامور، امور۔
اَعْبُدَ : عبد، عابد، معبود، عبادت گاہ۔
مُخْلِصًا : خالص، خلوص، مخلص۔
اَوَّلَ : اوّل، اوّلین، اوّل و آخر۔
الْمُسْلِمِيْنَ : مسلم، مسلمان، اسلام۔
اَخَافُ : خوف، خائف، خوف و ہراس۔
عَصَيْتُ : معصیت، عاصی، غم عصیاں۔
يَوْمٍ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
عَظِيْمٍ : اجر عظیم، معظم، تعظیم۔
مَا : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
شِئْتُمْ : ماشاء اللہ، ان شاء اللہ۔
الْخٰسِرِيْنَ : خسارہ، خائب و خاسر۔
اَنْفُسَهُمْ : نفس، نفسا نفسی، نفوسِ قدسیہ۔
وَ : شان و شوکت، رحم و کرم۔
اَهْلِيْهِمْ : اہل و عیال، اہل خانہ، اہل بیت
الْقِيٰمَةِ : روز قیامت، قیامت قائم ہونا۔
الْمُبِيْنُ : بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

لَهُمْ [1]	مِّنْ فَوْقِهِمْ [2]	ظُلَلٌ [3]	مِّنَ النَّارِ	وَ
ان کے لیے	ان کے اوپر سے	سائبان (ہوں گے)	آگ سے	اور

مِنْ تَحْتِهِمْ [2]	ظُلَلٌ ط [3]	ذٰلِكَ [4]	يُخَوِّفُ اللّٰهُ [5]
ان کے نیچے سے (بھی)	سائبان (ہوں گے)	یہ (عذاب)	اللہ ڈراتا ہے

بِهٖ	عِبَادَهٗ ط	يٰعِبَادِ	فَاتَّقُوْنِ [6] (16)
اس سے	اپنے بندوں کو	اے (میرے) بندو!	پس تم سب مجھ سے ڈرو

وَ	الَّذِيْنَ	اجْتَنَبُوا	الطَّاغُوْتَ [7][5]	اَنْ
اور	(وہ لوگ) جو	وہ سب بچے رہے	طاغوت سے	کہ

يَّعْبُدُوْهَا	وَ	اَنَابُوْٓا	اِلَى اللّٰهِ	لَهُمُ [1]
وہ سب عبادت کریں اس کی	اور	انہوں نے رجوع کیا	اللہ کی طرف	ان کے لیے

الْبُشْرٰى ج	فَبَشِّرْ	عِبَادِ [8] لا (17)	الَّذِيْنَ
خوشخبری (ہے)	سو خوشخبری دے دیں	(میرے) بندوں (کو)	(وہ لوگ) جو

يَسْتَمِعُوْنَ	الْقَوْلَ [5]	فَيَتَّبِعُوْنَ	اَحْسَنَهٗ ط
وہ سب غور سے سنتے ہیں	بات (کو)	پھر وہ سب پیروی کرتے ہیں	اس میں سے اچھی بات کی

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ [9]	هَدٰىهُمُ اللّٰهُ	وَ	اُولٰٓئِكَ [9]	هُمْ
وہی (لوگ ہیں) جنہیں	ہدایت دی انہیں اللہ نے	اور	وہی (لوگ)	وہ سب

اُولُوا الْاَلْبَابِ (18)	اَفَمَنْ [11][10]	حَقَّ	عَلَيْهِ	كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط [12]
عقلوں والے (ہیں)	پھر (بھلا) کیا جو	ثابت ہو گئی	اس پر	عذاب کی بات

اَفَاَنْتَ [10]	تُنْقِذُ	مَنْ [11]	فِي النَّارِ ج (19)	لٰكِنِ
تو (بھلا) کیا آپ	آپ چھڑا لیں گے	(اسے) جو	آگ میں (ہے)	لیکن

الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ [5][2]	لَهُمْ [1]
(وہ لوگ) جو	وہ سب ڈر گئے	اپنے رب (سے)	ان کے لیے

غُرَفٌ	مِّنْ فَوْقِهَا	غُرَفٌ	مَّبْنِيَّةٌ لا [12]
بالاخانے (ہیں)	ان کے اوپر سے	بالاخانے (ہیں)	بنائے ہوئے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لَهُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[2] هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں تو ترجمہ انکا، انکی، انکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[3] ظُلَلٌ ظُلَّةٌ کی جمع ہے بمعنی سائبان، ڈھانپنے یا سایہ کرنے والی کوئی چیز جس کی دیواریں نہ ہوں یہاں نیچے سائبان سے مراد آگ کا فرش ہے۔

[4] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ ہے ضرورتاً یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔

[5] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے اور فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[6] فَاتَّقُوْنِ دراصل فَاتَّقُوْا + ی تھا اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے جبکہ یہاں آخر سے یْ محذوف ہے۔

[7] طاغوت سے مراد شیطان، بت اور ہر وہ انسان ہے جو اپنی عبادت کی دعوت دے اور ہر وہ چیز جو گمراہی کا منبع ہو۔

[8] یہ دراصل عِبَادِیْ تھا آخر سے یْ کو تخفیف کے لیے حذف کیا گیا ہے۔

[9] اُولٰٓئِكَ کا اصل ترجمہ وہ (لوگ) ہے ضرورتاً کبھی ترجمہ یہ (لوگ) بھی کر دیا جاتا ہے، قرآن مجید میں عموماً بات میں زور پیدا کرنے کے لیے اشارہ بعید استعمال ہوتا ہے۔

[10] "أ" کے بعد اگر وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[11] مَنْ کا ترجمہ عموماً جو، جس اور کبھی کون، کس کیا جاتا ہے۔

[12] ةٌ اسم کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ	ان کے لیے ان کے اوپر سے
ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ	آگ کے سائبان ہوں گے
وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ	اور ان کے نیچے سے (بھی) سائبان (یعنی آگ کے فرش) ہوں گے
ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ	یہ (وہ عذاب ہے) جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے
يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿16﴾	اے (میرے) بندو! پس تم مجھ سے ڈرتے رہو۔ ﴿16﴾
وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ	اور (وہ لوگ) جنہوں نے طاغوت سے اجتناب کیا
اَنْ يَّعْبُدُوْهَا	کہ وہ اس کی عبادت کریں
وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ	اور انہوں نے اللہ کی طرف، رجوع کیا
لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ	ان کے لیے خوشخبری ہے
فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿17﴾	سو آپ (میرے) بندوں کو خوشخبری دے دیں۔ ﴿17﴾
الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ	(وہ لوگ) جو بات کو غور سے سنتے ہیں
فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ	پھر وہ اس میں سے اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ	یہی لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی
وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿18﴾	اور یہی لوگ ہی عقلوں والے ہیں۔ ﴿18﴾
اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ	پھر (بھلا) کیا جس (شخص) پر ثابت ہو گئی
كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ	عذاب کی بات، تو کیا آپ (اُسے) چھڑا لیں گے
مَنْ فِي النَّارِ ﴿19﴾	جو آگ میں ہے۔ ﴿19﴾
لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ	لیکن وہ (لوگ) جو اپنے رب سے ڈر گئے
لَهُمْ غُرَفٌ	ان کے لیے (ایسے) بالاخانے ہیں
مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ	ان کے اوپر سے (اور) بالاخانے بنائے ہوئے ہیں

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
فَوْقِهِمْ : فوق، فوقیت، مافوق الفطرت۔
ظُلَلٌ : ظل سبحانی، ظل ہما۔
وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
مِنْ : منجانب، من وعن، مِنجملہ۔
تَحْتِهِمْ : ماتحت، تحت الثریٰ، تحت العرش
يُخَوِّفُ : خوف، خائف، خوف وہراس۔
عِبَادَهٗ : عبد، عابد، عباد الرحمن۔
فَاتَّقُوْنِ : تقویٰ، متقی۔
اجْتَنَبُوْا : اجتناب۔
الطَّاغُوْتَ : طاغوت، طاغوتی طاقتیں۔
يَّعْبُدُوْهَا : معبود، عبادت گاہ۔
اَنَابُوْٓا : انابت الی اللہ۔
اِلَى : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
الْبُشْرٰى : بشارت، مبشر، بشیر۔
يَسْتَمِعُوْنَ : سمع وبصر، آلۂ سماعت۔
الْقَوْلَ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
فَيَتَّبِعُوْنَ : اتباع، تابع، متبع سنت۔
اَحْسَنَهٗ : احسن جزاء، حسن، احسان، محسن۔
هَدٰىهُمْ : ہدایت، ہادی برحق۔
اُولُوا : اولوا العزم، اولوا العلم۔
حَقَّ : حق، حقیقت، تحقیق۔
كَلِمَةُ : کلمہ، کلام، متکلم، انداز تکلم۔
فِي : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
النَّارِ : نوری ناری مخلوق۔
اتَّقَوْا : تقویٰ، متقی۔
مِّنْ : منجانب، من جملہ، من وعن۔
فَوْقِهَا : فوق، فوقیت، مافوق الفطرت۔
مَّبْنِيَّةٌ : بانی، بِنا (عمارت)، بِنا ڈالنا۔

تَجۡرِيۡ [1]	مِنۡ تَحۡتِهَا	الۡاَنۡهٰرُ ؕ	وَعۡدَ اللّٰهِ ؕ
بہتی ہیں	ان کے نیچے سے	نہریں	اللہ کا وعدہ (ہے)

لَا يُخۡلِفُ	اللّٰهُ [2]	الۡمِيۡعَادَ [2] (20)	اَ [3]	لَمۡ [4]
نہیں وہ خلاف کرتا	اللہ	(اپنے) وعدے (کے)	کیا	نہیں

تَرَ [5]	اَنَّ اللّٰهَ	اَنۡزَلَ [6]	مِنَ السَّمَآءِ
آپ نے دیکھا	کہ بے شک اللہ (نے)	اُتارا	آسمان سے

مَآءً	فَسَلَكَهٗ [7]	يَنَابِيۡعَ [8]	فِي الۡاَرۡضِ
پانی	پھر اس نے چلایا اسے	چشموں (کی صورت میں)	زمین میں

ثُمَّ	يُخۡرِجُ	بِهٖ [9]	زَرۡعًا
پھر	وہ نکالتا ہے	اس کے ذریعے	کھیتی

مُّخۡتَلِفًا	اَلۡوَانُهٗ [7]	ثُمَّ	يَهِيۡجُ
مختلف (ہیں)	اس کے رنگ	پھر	وہ خشک ہو جاتی ہے

فَتَرٰىهُ [7]	مُصۡفَرًّا	ثُمَّ	يَجۡعَلُهٗ [7]	حُطَامًا ؕ
پھر آپ دیکھتے ہیں اُسے	زرد شدہ	پھر	وہ کر دیتا ہے اسے	ریزہ ریزہ

اِنَّ	فِيۡ ذٰلِكَ [10]	لَذِكۡرٰى [11]	لِاُولِي الۡاَلۡبَابِ [12] ع (21)
بے شک	اس میں	یقیناً نصیحت (ہے)	عقلوں والوں کے لیے

ع 2/12/16

اَفَمَنۡ [13]	شَرَحَ	اللّٰهُ [2]	صَدۡرَهٗ [7]
تو (بھلا) کیا (وہ شخص) جس کا	کھول دیا	اللہ نے	اس کا سینہ

لِلۡاِسۡلَامِ [12]	فَهُوَ	عَلٰى نُوۡرٍ	مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ [7]
اسلام کے لیے	پس وہ	روشنی پر (ہو)	اپنے رب (کی طرف) سے

فَوَيۡلٌ	لِّلۡقٰسِيَةِ [11][12]	قُلُوۡبُهُمۡ
پس ہلاکت (ہے)	(ان) کے لیے (کہ) سخت (ہیں)	ان کے دل

مِّنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ	اُولٰٓئِكَ	فِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ (22)
اللہ کے ذکر سے	یہی (لوگ)	واضح گمراہی میں (ہیں)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] تـ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[2] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے اور فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[3] علامت "أ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے۔

[4] لَمۡ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

[5] تَرَ دراصل تَرۡأَيُ تھا۔ گرامر کے اصول کے مطابق أ کی حرکت پچھلے ساکن حرف کو دے کر اسے حذف کیا گیا ہے پھر لَمۡ کی وجہ سے فعل کے آخر سے ی بھی حذف ہو گئی ہے۔

[6] فعل کے شروع میں "أ"، فعل کے معنی میں تبدیلی کے لیے ہے مثلاً: نَزَلَ: وہ خود اترا، اَنۡزَلَ: اس نے کسی کو اُتارا

[7] ہٗ یا ہٖ اگر فعل کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اُسے اور اگر اسم کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اسکا، اسکی، اسکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے

[8] يَنَابِيۡعَ دراصل يَنۡبُوۡعُ کی جمع ہے اور شروع میں یـ اصل لفظ کا حصہ ہے۔

[9] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[10] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہوتا ہے کبھی ضرورتاً یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

[11] ـٰى اور ۃ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[12] اسم کے شروع میں "لِ" کا ترجمہ کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

[13] "أ" کے بعد اگر وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں
وَعْدَ اللّٰهِ	(یہ) اللہ کا وعدہ ہے
لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ (20)	اللہ (اپنے) وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ (20)
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ	کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ نے
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً	آسمان سے پانی اُتارا
فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ	پھر اسے زمین میں چشموں کی صورت میں چلایا
ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا	پھر وہ اس کے ذریعے کھیتی نکالتا ہے
مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ	اس کے رنگ مختلف ہیں
ثُمَّ يَهِيْجُ	پھر (پک کر) وہ خشک (یعنی تیار) ہو جاتی ہے
فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا	پھر آپ اسے زرد شدہ دیکھتے ہیں
ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا	پھر وہ اُسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	بے شک اس میں
لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ (21)	یقیناً عقل والوں کے لیے نصیحت ہے۔ (21)
اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ	تو (بھلا) کیا (وہ شخص) جس کا سینہ اللہ نے کھول دیا ہو
لِلْاِسْلَامِ	اسلام کے لیے
فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ	پس وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی پر ہو
فَوَيْلٌ	(تو کیا وہ سخت دل کافر جیسا ہو سکتا ہے) پس ہلاکت ہے
لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ	اُن کے لیے جن کے دل سخت ہیں
مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ	اللہ کے ذکر سے،
اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (22)	یہی لوگ واضح گمراہی میں ہیں۔ (22)

ع 2 12 16

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

تَجْرِيْ : جاری، اجرا۔
مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
تَحْتِهَا : ماتحت، تحت الثریٰ، تحت العرش
الْاَنْهٰرُ : نہر، انہار، محکمہ انہار۔
وَعْدَ : وعدہ، وعید، مسیح موعود۔
لَا : لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
يُخْلِفُ : خلاف، مخالف، اختلاف۔
تَرَ : رؤیت ہلال، مرئی وغیر مرئی۔
اَنْزَلَ : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
السَّمَآءِ : کتب سماویہ، ارض وسماء۔
مَآءً : ماء الحیات، ماء اللحم۔
فَسَلَكَهٗ : مسالک، مسلک اہل سنت۔
فِي : فی الحال، فی الفور، فی سبیل اللہ۔
الْاَرْضِ : ارض وسماء، کرہ ارض، قطعہ اراضی۔
يُخْرِجُ : خارج، خروج، اخراج۔
زَرْعًا : زراعت، زرعی زمین، مزارع۔
مُّخْتَلِفًا : مختلف، اختلاف۔
اَلْوَانُهٗ : متلون مزاج آدمی۔
فَتَرٰىهُ : رؤیت ہلال، مرئی وغیر مرئی۔
مُصْفَرًّا : صفراوی طبیعت، صفراوی مادہ۔
لَذِكْرٰى : ذکر، اذکار، تذکرہ، تذکیر۔
لِاُولِي : اولوالعزم، اولواالعلم۔
شَرَحَ : شرح وبسط، شرح صدر۔
صَدْرَهٗ : صدری علم، شرح صدر۔
لِلْاِسْلَامِ : الحمدللہ، لہٰذا/ اسلام، سلامتی۔
عَلٰى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
قُلُوْبُهُمْ : قلبی تعلق، امراض قلب۔
ذِكْرِ : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
ضَلٰلٍ : ضلالت وگمراہی۔
مُّبِيْنٍ : بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر۔

اَللّٰهُ	نَزَّلَ	اَحْسَنَ [1]	الْحَدِيْثِ	كِتٰبًا
اللہ نے	نازل کی	سب سے بہترین	بات	(یعنی) کتاب

مُّتَشَابِهًا [2][3]	مَّثَانِيَ ۖ [4]	تَقْشَعِرُّ [5]
(جسکی آیات) باہم مشابہت رکھنے والی	بار بار دہرائی جانے والی (ہیں)	رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں

مِنْهُ	جُلُوْدُ	الَّذِيْنَ	يَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ ۚ
اس سے	(ان لوگوں کے) چمڑوں کے	جو	وہ سب ڈرتے ہیں	اپنے رب سے

ثُمَّ	تَلِيْنُ [5]	جُلُوْدُهُمْ	وَ	قُلُوْبُهُمْ
پھر	نرم ہو جاتے ہیں	ان کے چمڑے (بدن)	اور	ان کے دل

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ	ذٰلِكَ [6]	هُدَى اللّٰهِ	يَهْدِيْ
اللہ کے ذکر کی طرف	یہ	اللہ کی ہدایت (ہے)	وہ ہدایت دیتا ہے

بِهٖ [7]	مَنْ [8]	يَّشَآءُ ۭ	وَ	مَنْ [8]
اس (کے ذریعے) سے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	جسے

يُّضْلِلِ	اللّٰهُ [9]	فَمَا [10]	لَهٗ	مِنْ هَادٍ [11][12] ۝23
وہ گمراہ کر دے	اللہ	تو نہیں (ہے)	اس کو	کوئی ہدایت دینے والا

اَفَمَنْ [8][13]	يَّتَّقِيْ	بِوَجْهِهٖ [7]	سُوْٓءَ الْعَذَابِ
تو (بھلا) کیا جو	وہ بچے گا	اپنے چہرے کے ذریعے	برے عذاب (سے)

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ [14]	وَ	قِيْلَ	لِلظّٰلِمِيْنَ [15]	ذُوْقُوْا
قیامت کے دن	اور	کہا جائے گا	ظالموں سے	تم سب مزا چکھو

مَا [10]	كُنْتُمْ	تَكْسِبُوْنَ ۝24	كَذَّبَ	الَّذِيْنَ
(اس کا) جو	تم تھے	تم سب کماتے	جھٹلایا تھا	(ان لوگوں نے) جو

مِنْ قَبْلِهِمْ	فَاَتٰىهُمُ	الْعَذَابُ [9]	مِنْ حَيْثُ
ان (سے) پہلے (تھے)	تو آیا ان کے پاس	عذاب (ایسی جگہ سے کہ)	جہاں سے

لَا يَشْعُرُوْنَ ۝25	فَاَذَاقَهُمُ	اللّٰهُ [9]	الْخِزْيَ
وہ سب شعور نہیں رکھتے (تھے)	سو مزہ چکھایا انہیں	اللہ نے	رسوائی کا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] اسم کے شروع میں علامت "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[2] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[3] یعنی مضامین کے لحاظ سے آپس میں ملتی جلتی ہیں کوئی آیت دوسری کی تکذیب نہیں کرتی۔

[4] یعنی اس کے واقعات واحکام بار بار دہرا کر پیش کیے جا رہے ہیں۔

[5] تَ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[6] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہوتا ہے کبھی ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

[7] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[8] مَنْ کا ترجمہ عموماً جو، جس اور کبھی کون، کس کیا جاتا ہے۔

[9] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[10] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[11] مِنْ کے الگ ترجمہ کی ضرورت نہیں۔

[12] هَادٍ دراصل هَادِيٌ تھا، پڑھنے میں آسانی کے لیے ی کو حذف کیا گیا ہے اور دِ کو تنوین دی گئی ہے۔

[13] "أ" کے بعد اگر وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[14] دوزخیوں کے ہاتھ کیونکہ اُن کی گردنوں سے بندھے ہونگے تو وہ مجبوراً اپنے چہروں کو ڈھال بنائیں گے۔

[15] قَالَ، يَقُوْلُ، قِيْلَ کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ	اللہ نے بہترین بات (یعنی ایسی) کتاب نازل فرمائی
كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا	(جس کی آیات) باہم ملتی جلتی ہیں
مَّثَانِيَ ۖ	(اور) بار بار دھرائی جانے والی ہیں
تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ	(اس کو پڑھنے سے) رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں (ان لوگوں کے)
جُلُوۡدُ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ	چمڑوں (یعنی بدن) کے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں
ثُمَّ تَلِيۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ وَقُلُوۡبُهُمۡ	پھر انکے چمڑے (بدن) اور انکے دل نرم ہو جاتے ہیں
اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ	اللہ کے ذکر کی طرف
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهۡدِيۡ	یہی اللہ کی ہدایت ہے وہ ہدایت دیتا ہے
بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ	اس (کے ذریعے) سے جسے وہ چاہتا ہے
وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ	اور جسے اللہ گمراہ کر دے
فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ﴿23﴾	تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ ﴿23﴾
اَفَمَنۡ يَّتَّقِيۡ	تو (بھلا) کیا (وہ شخص) جو بچنے کی کوشش کرے گا
بِوَجۡهِهٖ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ	اپنے چہرے (کی ڈھال) کے ذریعے برے عذاب سے
يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ	قیامت کے دن (وہ جنتی جیسا ہو سکتا ہے؟)
وَقِيۡلَ لِلظّٰلِمِيۡنَ	اور ظالموں سے کہا جائے گا
ذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ﴿24﴾	(اس کا مزا) چکھو جو تم کماتے (عمل کرتے) تھے۔ ﴿24﴾
كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	(ان لوگوں نے بھی) جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے تھے
فَاَتٰىهُمُ الۡعَذَابُ	تو ان کے پاس (ایسی جگہ سے) عذاب آیا
مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿25﴾	(کہ) جہاں سے وہ شعور نہیں رکھتے تھے۔ ﴿25﴾
فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الۡخِزۡيَ	سو اللہ نے انہیں رسوائی کا مزہ چکھایا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- نَزَّلَ : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
- اَحۡسَنَ : احسن جزاء، حسن، احسان، محسن۔
- الۡحَدِيۡثِ : حدیث، محدث، تحدیثِ نعمت۔
- كِتٰبًا : کتاب، کتابت، مکتوب۔
- مُّتَشَابِهًا : مشابہ، تشابہ، شباہت۔
- مِنۡهُ : منجانب، من حیث القوم۔
- جُلُوۡدُ : جلد، امراضِ جلد۔
- يَخۡشَوۡنَ : خشیتِ الٰہی۔
- تَلِيۡنُ : ملین غذا۔
- جُلُوۡدُهُمۡ : جلد، امراضِ جلد۔
- قُلُوۡبُهُمۡ : قلبی تعلق، امراضِ قلب۔
- اِلٰى : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
- ذِكۡرِ : ذکر، اذکار، تذکرہ، تذکیر۔
- هُدَى، هَادٍ : ہدایت، ہادیٔ برحق۔
- يَّشَآءُ : ماشاءاللہ، ان شاءاللہ۔
- يُّضۡلِلِ : ضلالت و گمراہی۔
- يَّتَّقِيۡ : تقویٰ، متقی۔
- بِوَجۡهِهٖ : وجہ، متوجہ، توجہ۔
- سُوۡٓءَ : علمائے سوء، اعمال سیئہ۔
- يَوۡمَ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
- الۡقِيٰمَةِ : قائم، قیام، مقیم، قیامت، قوم۔
- قِيۡلَ : قول، قائل، مقولہ، اقوالِ زرّیں
- لِلظّٰلِمِيۡنَ : لہٰذا، الحمدللہ / ظلم، ظالم۔
- ذُوۡقُوۡا : ذائقہ، خوش ذائقہ، بدذائقہ۔
- تَكۡسِبُوۡنَ : کسبِ حلال، کسبی۔
- كَذَّبَ : کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
- قَبۡلِهِمۡ : قبل از وقت، قبل الکلام۔
- حَيۡثُ : حیثیت، من حیث القوم۔
- يَشۡعُرُوۡنَ : عقل و شعور، شعوری طور پر۔
- فَاَذَاقَهُمۡ : ذائقہ، خوش ذائقہ، بدذائقہ۔

وقف لازم

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج [1]	وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ [1]	اَكْبَرُ [2]
دنیاوی زندگی میں	اور	یقیناً آخرت کا عذاب	بہت بڑا ہے
لَوْ	كَانُوْا	يَعْلَمُوْنَ (26)	وَ لَقَدْ [3]
کاش	وہ سب ہوتے	وہ سب جانتے	اور بلاشبہ یقیناً
ضَرَبْنَا [4]	لِلنَّاسِ [5]	فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ [6]
ہم نے بیان کی ہے	لوگوں کے لیے	اس قرآن میں	ہر طرح کی مثال
لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ [7] (27) ج	قُرْاٰنًا	عَرَبِيًّا
تاکہ وہ	وہ سب نصیحت حاصل کریں	قرآن	عربی (واضح) ہے
غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ [8]	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ (28)	ضَرَبَ اللّٰهُ [9]
نہیں کوئی کجی والا	تاکہ وہ	وہ سب ڈر جائیں	بیان کی اللہ نے
مَثَلًا [10]	رَّجُلًا [8]	فِيْهِ	شُرَكَآءُ
مثال	ایک (غلام) آدمی کی	اس میں	کئی شریک (ہیں)
مُتَشٰكِسُوْنَ [11][12]	وَ رَجُلًا [8]	سَلَمًا	لِّرَجُلٍ ط [8][5]
سب بدمزاج باہمی جھگڑنے والے	اور ایک آدمی (کی)	(جو) سالم	کسی ایک ہی آدمی کا (ہے)
هَلْ	يَسْتَوِيٰنِ [13]	مَثَلًا ط	اَلْحَمْدُ
کیا	وہ دونوں برابر ہیں	مثال میں	سب تعریف
لِلّٰهِ ط [5]	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ (29)
اللہ ہی کے لیے (ہے)	بلکہ	ان کے اکثر	نہیں وہ سب علم رکھتے
اِنَّكَ	مَيِّتٌ [14]	وَّ	اِنَّهُمْ
بے شک آپ	فوت ہونے والے	اور	بے شک وہ (بھی)
مَّيِّتُوْنَ [15] (30) ز	ثُمَّ	اِنَّكُمْ	
سب فوت ہونے والے (ہیں)	پھر	بے شک تم	
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [1]	عِنْدَ رَبِّكُمْ	تَخْتَصِمُوْنَ (31) ع	
قیامت کے دن	اپنے رب کے پاس	تم سب جھگڑو گے	

ع 3 10 17

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] ۃ اسم کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[2] اسم کے شروع میں علامت "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[3] لَ اور قَدْ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

[4] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[5] اسم کے ساتھ لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

[6] یہاں مِنْ کے الگ ترجمہ کی ضرورت نہیں

[7] فعل میں موجود تَ اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[8] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[9] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[10] مثال اس لیے بیان کی گئی ہے کہ مثال کے ساتھ بات بیان کرنے بات جلد سمجھ آجاتی ہے اور خوب ذہن نشین ہو جاتی ہے

[11] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] اس فعل میں "تَ" اور "ا" میں کام کو باہمی طور پر کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] علامت اِنِ میں کسی چیز کے تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[14] مَيِّتٌ دراصل مَيْوِتٌ تھا قاعدے کے مطابق و کو ی سے بدل کر ی میں مدغم کیا گیا ہے۔

[15] کافر چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کا رشتہ حیات منقطع ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیشہ نہ آپ کو رہنا ہے اور نہ ان کو، ایک دن سب کو موت آنی ہے ان کا آپ کی موت کی تمنا کرنا نادانی اور بے وقوفی ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ	دنیاوی زندگی میں
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ	اور یقیناً آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿26﴾	کاش وہ جانتے ہوتے۔ ﴿26﴾
وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے لوگوں کے لیے بیان کی ہے
فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	اس قرآن میں ہر طرح کی مثال
لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿27﴾ ۚ	تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ ﴿27﴾
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ	(یہ) قرآنِ عربی (واضح) ہے کسی کجی والا نہیں ہے
لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿28﴾	تاکہ وہ ڈر جائیں (یا بچ جائیں کفر و شرک اور گناہ سے)۔ ﴿28﴾
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا	اللہ نے مثال بیان کی ایک (غلام) آدمی کی
فِيْهِ شُرَكَآءُ	جس میں کئی (مختلف مزاج) شریک ہیں
مُتَشٰكِسُوْنَ	بد مزاج باہم جھگڑنے والے
وَرَجُلًا	اور ایک (ایسے غلام) آدمی کی
سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ	(جو) سالم (خاص) ایک ہی آدمی کا (غلام) ہے
هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ	کیا یہ دونوں مثال (حالت) میں برابر ہیں
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ	اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿29﴾	بلکہ ان کے اکثر علم نہیں رکھتے۔ ﴿29﴾
اِنَّكَ مَيِّتٌ	بے شک آپ (بھی) فوت ہونے والے ہیں
وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿30﴾ ز	اور بے شک وہ (بھی) مرنے والے ہیں۔ ﴿30﴾
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	پھر بے شک تم قیامت کے دن
عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿31﴾ ع	اپنے رب کے پاس جھگڑو گے (اور فیصلہ ہو جائے گا)۔ ﴿31﴾

وقف لازم

ع 3 10 17

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- فِيْ : فی الحال، اظہار مافی الضمیر۔
- الْحَيٰوةِ : موت و حیات، حیات جاوداں۔
- الدُّنْيَا : دنیا و آخرت، دین و دنیا۔
- وَ : شان و شوکت، رحم و کرم۔
- لَعَذَابُ : عذاب قبر، عذاب آخرت۔
- الْاٰخِرَةِ : اخروی زندگی، یوم آخرت۔
- اَكْبَرُ : کبیر، اکبر، تکبر، متکبر۔
- يَعْلَمُوْنَ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- ضَرَبْنَا : ضرب المثل، ضرب الامثال۔
- لِلنَّاسِ : لہٰذا، الحمد للہ / عوام الناس۔
- هٰذَا : مسجد ہٰذا، حامل رقعہ ہٰذا۔
- كُلِّ : کل نمبر، کل تعداد، کلی طور پر۔
- مَثَلٍ : مثال، امثلہ، تمثیل۔
- يَتَذَكَّرُوْنَ : ذکر، اذکار، تذکرہ، تذکیر۔
- غَيْرَ : بغیر، اجازت کے بغیر، اغیار۔
- ذِيْ : ذیشان، ذی وقار، ذی شعور۔
- يَتَّقُوْنَ : تقویٰ، متقی۔
- ضَرَبَ : ضرب المثل، ضرب الامثال۔
- مَثَلًا : مثل، مثالیں، امثلہ، تمثیل۔
- رَّجُلًا : رجال کار، قحط الرجال۔
- شُرَكَآءُ : شرک، شریک، مشرک۔
- سَلَمًا : سلام، سلامتی، سلامت۔
- يَسْتَوِيٰنِ : مساوی، مساوات، خط استواء۔
- اَلْحَمْدُ : حمد و ثناء، حامد، محمود، حماد، حمید۔
- اَكْثَرُ : کثرت، اکثر، کثیر۔
- لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
- يَوْمَ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
- الْقِيٰمَةِ : قائم، قیام، مقیم، قیامت، قوم۔
- عِنْدَ : عندالطلب، عنداللہ ماجور ہوں۔
- تَخْتَصِمُوْنَ : مخاصمت، خصومت، خصم۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

تعارف و مقاصد "بیت القرآن"

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب ہدایت ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے بہت آسان بنایا ہے جس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی بار فرمایا ہے: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر:17)

اور یقیناً ہم نے اس قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان بنادیا ہے، پھر کوئی نصیحت لینے والا ہے۔؟

اب اسے ہر انسان تک پہنچانا اور اس کے متعلق اس تاثر کو دور کرنا کہ یہ بہت مشکل کتاب ہے۔
تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔اسی ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے "بیت القرآن" کی بنیاد رکھی گئی ہے۔
جس کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1 قرآن مجید کے ترجمہ کو آسان فہم بنانے کی کوشش کرنا۔
2 قرآنی تعلیمات پر مبنی ایسی عام فہم کتب کی اشاعت کرنا جن سے قرآن فہمی میں مدد ملے۔
3 قرآنی گرامر کو آسان تر بنانے کی کوشش کرنا۔
4 قرآن مجید سے متعلقہ موضوعات پر مختلف سیمینارز منعقد کرانا۔
5 قرآن فہمی کیلئے شارٹ کورسز کا انعقاد کرانا۔
6 گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے قرآن مجید کا ترجمہ سکھانا۔
7 قرآن فہمی کے لیے ٹیچر ٹریننگ کورسز منعقد کرانا۔
8 انٹرنیٹ کے ذریعے فہم قرآن میں مدد دینا۔(www.bait-ul-quran.org)
9 پاور پوائنٹ سلائیڈز کے ذریعے قرآن فہمی کو آسان بنانا۔(الحمدللہ مکمل قرآن کریم تیار ہے، اساتذہ کرام اسے حاصل کر سکتے ہیں۔)
10 عامۃ المسلمین کو اَحکامِ الٰہی کے مطابق اپنے نبی محترم حضرت محمد ﷺ سے عقیدت و محبت کے ساتھ آپ ﷺ کی مسنون زندگی کو اپنانے اور اس کی سیرت کو دنیا پر غالب کرنے کی کوشش کرنا۔

آپ بھی اس عظیم کارِ خیر میں شریک ہو سکتے ہیں، جس کی بہترین صورت یہ ہے کہ آپ سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور عوامی حلقوں میں "بیت القرآن" کا منفرد اور آسان ترجمہ "مصباح القرآن" اور "تجویدی قاعدہ" متعارف کروائیں، اسے مفت تقسیم فرمائیں اور اس عظیم مشن کو جاری رکھنے کے لیے اَصحابِ خیر ہر ممکن تعاون فرمائیں، جزاکم اللہ خیراً۔

الداعی الی الخیر: "بیت القرآن" (رجسٹرڈ) لاہور، پاکستان